دربیان وفات حضرت اقدس افضل انبیا سرور دو عالم سراپا دو قسمتی

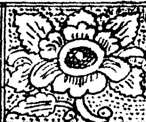


من تصنیف شاعر مشہور زمانہ ناسک ثانی آصف خفی دہلوی جناب مولوی منشی حکیم سید محمد اصغر علی صاحب اصغر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حمید خلاق عالم و نعت رسول افخم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیچمدان کج مج زبان
زلہ ربای مائدہ ارباب معانی خوشہ چین خرمن اصحاب خوش بیانی خاکسار ازلی سید اصغر علی برادر
خلف زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما حکیم سید محمد انور علی حسینی مصطفے آبادی غفر اللہ تعالی
لہ بخدمت صاحبان علم و دانش و فاضلان سراپا بینش کہ خطائے زیر دستان سے
دیدہ و دانستہ اغماض کر کے بہ اعراض پیش آتے ہیں براہ خطا پوشی و عطا پاشی عیب
کو ہنر سمجھتے ہیں عرض پرداز ہے کہ بعہد عدالت مہد غریب پرور عدل گستر سکندر زمان
حاتم دوران خداوند نعمت دارا حشمت ہلال رکاب خورشید قباب ماہ صورت ملائک
سیرت انجم حشم جوزا خدم مریخ صولت مشتری خصلت سلالہ سلسلہ فرمان روائی
زیب اورنگ دولت و بختیاری موجب امن و امان کافہ انام باعث درستی مہام خاص و عام
فاتحہ کتاب کرم مورد الطاف قدم مشید ارکان شرع اسلام ماحی طرق بدع و ظلام متقن
قوانین سنت رسول علیہ الصلوۃ والسلام حرز بازوے حسن انتظام قابل عطا قاتل
جفا حضور فیض معمور لامع النور معدلت نشور ظل الطاف رب غفور رونق بخش

نزدیک و دور، جناب مستطاب معلیٰ القاب، امین الدولہ وزیر الملک
نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ والی
ریاست خداداد محمد آباد عرف **ٹونک** حرسہا اللہ عن ادوار الدہور وفساد الازمنتہ
والشرور، کہ جسکے کلام فصاحت انضمام کا شہرہ دور دور کوس لمن الملکی بجا رہا ہے اور رائحہ مضمون
بلاغت مشحون سے مشام دل و جان اہل سخن معطر ہوتا ہے دریائے سخاوت اوسکا وہ موج زن ہے
کہ ہر ایک طالب گوہر مقصد سے پر دامن ہے، شجاعت مین یہہ کمال دسترس ہے کہ وقت
مقابلہ رستم بشکل بیژن سکین تنے، عدالت کا وہ طرفہ ڈہنگ ہے کہ آہو کا نگہبان پلنگ ہے
شیر بکری ایک گہاٹ پانی پیتے ہین، باز و کبوتر ایک دوسرے کو دیکہکر جیتے ہین، رزم مین ہمان
حیدر کرار، بزم مین مثل سکندر نامدار، مروت مین مشہور دیار و امصار، فنون سپاہگری مین
فرد روزگار، عتاب اوسکا وہ سیلاب ہے جسمین سفینہ دشمن غرقاب ہے، یا الٰہ العالمین
جب تک گنگا جمنا مین پانی ہے یہہ رئیس دریادل آبروبخش فلک رحشش با این اقبال لازال سلامت رہے

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

قصیدہ دعائیہ

فروغ صبح جبتک مطلع خورشید خاور ہو	سواد شام جبتک صورت زلف معنبر ہو
قران مشتری و ماہ جب تک سعد اکبر ہو	درخشان نجم دولت تا بزنگ مہر انور ہو




کف نواب ابراہیم خان گنجینہ زر ہو
ضیائے ماہ حشمت آفتاب ذرہ پرور ہو

ریاض دہر تا جلوہ گہ صناع اکبر ہو	دماغ اہل عالم بوئے گل سے تا معطر ہو
نہال آرزو جب تک جہانمین بارآور ہو	قد خوبان دلجو تا کہ محسود صنوبر ہو

ترا باغ جوانی ابر جوشش عیش سی تر ہو
اُمنگوں پر بہار سبزۂ رخسار انور ہو

دہن مین تا زبان ہے اور زبان مین تا ہی لسانی — کری مخلوق تا وقتیکہ خالق کی ثنا خوانی
فلک پر تا ہین اختر اور اختر مین ہی لمعانی — رہی کونین مین جب تک کہ باقی شان یزدانی

تری حلیہ سے ای مہر عطا عالم منور ہو
حشم کو اوج ہو اور اوج پر طالع کا اختر ہو

چمن مین تا کہ گل ہی اور گل سی رنگ ہے ظاہر — اور اوسپر اشک سے شبنم بچھاوے تا کری گھر
گلونپر والہ و شیدا ہے جبتک بلبل مضطر — جہانمین حسن اور الفت کا چرچا تا کہ ہی گھر گھر

ہوا خواہان دولت کا تری دل تازہ و تر ہو
نہال قد حاسد صورت فرش مشجر ہو

رہی جب تک جبین آسمان تار وشنی پرافشان — رہی طالب ضیا کی مہر کا تا ذرۂ بیجان
رہین افلاک کی تا ہفت اختر تابع فرمان — عروس گل پہ تا باد بہاری زر کری قربان

تری بزم غنا شمع طرب سے نور گستر ہو
ترنم قلقل شیشہ ہو اور پروانہ ساغر ہو

رہی گیسوی سنبل گلستان مین تا کہ جوبن پر — پڑی جب تا کہ چشم نرگس بیمار گلشن پر
لگائی تازیانہ برق تا بادل کی توسن پر — کمان کھینچے ہوئی قوس قزح ہی تا کہ دشمن پر

ترا ہیخواہ دولت فوج عشرت پر مظفر ہو
ترا بدخواہ ابتر ہو ترا ہمسر نگون سر ہو

رہی امرزش ایزد کا جبتک موج زن دریا — سر مخلوق پر تا رحمت خالق کا ہو سایا

رہی تا لحنِ داؤدی کا شہرہ سامعہ پیرا | خلیل اللہ کی مہمان نوازی کا ہی تا چرچا

ترا خوانِ ضیافت خوان گردون سے بہی بڑھکر ہو
ترا جشنِ مبارک جشنِ جمشیدی سی بہتر ہو

رُخِ خوبان پہ تل جبتک برنگِ سنگ اسود ہے | دلِ عشاق تا پابندِ گیسوی معقد ہی
بپا تا عالمِ ہستی مین ذوالقرنین کے سد ہے | عرب مین مشتہر تا برّشِ تیغِ مُہنّد ہے

تری تیغِ دو دم دشمن کی حقمین قہرِ داور ہو
جو ہو سینہ سپر اوسکا معًا وعدہ برابر ہو

دو دستی مہر و مہ کی تا فلک مشعل کرے روشن | دکہائی اوٹہہ کی ہستانہ گہٹا رندونکو تا جوبن
رہین منتِ بادِ بہاری تا رہی گلشن | گُہر ریزی ابرِ تر سی تا ہون جابجا خرمن

تری تیغ لطف مین آبرو بخشنے کا جوہر ہو
تری شمشیر ہمت سے سدا ملک سخا سر ہو

منتخب آبرو کہ تاریخ ترتیب دیوان ہے وخیابان خیال.

تاریخ طبع برآمد ہوتی ہے ۱۳۰۲ھ طبع ہوا ۱۳۰۵ھ آمید ناظرین باتمکین سے یہ ہو کہ اگر کہین غلطی بمصداق
اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ - معائنہ کرین بنظر عیب لعشی تصحیح فرمائین



تعز من تشاء و تذل من تشاء

الحمد للہ والمنت کہ درین ایام سعادت انضمام دیوان بے مثال المسمیٰ بہ

خیابان خیال

سنہ ۱۳۰۵ ہجری

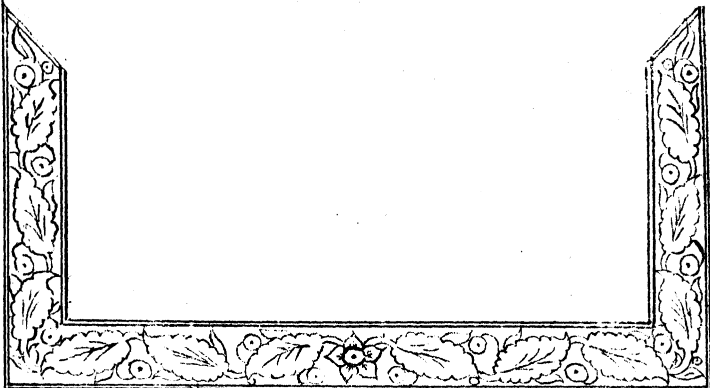
معروف بہ

سنہ ۱۸۸۸ عیسوی

منتخب آبرو

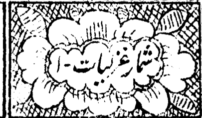
تصنیف شاعر نازک خیال محمد سید اصغر علی صاحب آبرو خلف حکیم سید انور علی صاحب رامپوری نور اللہ مرقدہ

در مطبع محمدی ٹونک باہتمام غالب علیخان طبع شد





بسم اللہ الرحمن الرحیم





ہوا ہی شرق حمد مطلع میرے دیوان کا
بنا ہر نقطہ پرنور ز[illegible] راہِ عرفان کا

کرون مین کس زبان ہی وصف اس محبوب یزدان کا
لقب قوسین او ادنی ہوا [illegible]س کے ایوان کا

رہون مداح جب تک ہی تعلق جسم سے جان کا
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ [illegible]شیر یزدان کا

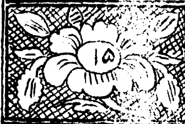
کیا مضمون رقم جنے تمہارے روئے تابان کا
ہوا ہی مطلع خورشید مط[illegible] میرے دیوان کا

پھرا کرتا ہے انکھون مین تصور کوئے جانان کا
نگاہون پر نہین چڑہتا ہے نقشہ باغِ رضوان کا

گیا کونین تو [illegible]ان ہوا جو کوئے جانان کا
نہ دنیا کا نہ وہ دین کا [illegible]ان کا نہ وہ وان کا

تصور حاضر [illegible] ہے مجکو روئے جانان کا
فقط مین ناظرہ خوان [illegible] حافظ ہون قرآن کا

دل [illegible] کیون [illegible] ہے تصور چشم جانان کا
یہہ آہو سے [illegible] نور [illegible] کے بیابان کا



عجب اے آبرو عالم ہے اپنی چشم گریان کا
کہ ہوتا ہے یقین ہر اشک کی قطرہ پہ طوفان کا



رقم ہو جاوے وصف آہین اگر حسن جانان کا
تو چمکے صورت خورشید مطلع میرے دیوان کا

تصور بسکہ دل مین ہے تمھارے دور دامان کا
بہت آسان ہے اب چاک کرنا گریبان کا

گدا وہ ہون کہ تکیہ ہے میرا الفقر فخری پر
نہ خواہان تاج شاہی کا نہ مین تخت سلیمان کا

یہ وقت امتحان ہے ہم کو صبر دکھین تو
گھٹا دیتی ہے کیونکر زور تو اس ابرنیسان کا

خدا لائے نہ چکمون مین بتون کے اپنی بندون کو
کہین ملتا نہین ہے پھر ٹھکانا دین و ایمان کا

جما کر پان کا لاکھا دکھاؤ اپنے ہونٹون کو
لہو پانی کر دیون ایک تم لعل بدخشان کا

تمھاری زلف پیچان نے مجھے بھی مار رکھا ہے
تماشا دیکھتے کیا ہو میرے حال پریشان کا

وہ بیشک حور ہے جنت مکان ہی اوسکے رہنے کا
جہان مین نام ہے مشہور رضوان اوسکے دربان کا

نہ یہہ عشق نہ یہہ غمزہ نہ انداز و ادا اوس مین
فقط اک روشنی سے نام ہے مہر درخشان کا

تصور مین جو اوس مژگان کی مین رہتا ہون سرگردان
تو خوش آتا ہے چبھنا پاؤن مین خار مغیلان کا

پریرویون کی آمد رفت رہتی ہے سدا اسمین
ہمارا خانہ دل ہے در دولت سلیمان کا

ہمیشہ نوک کی اغیار سے لی عشق مژگان مین
گروہ عاشقان مین یون ہوا مشہور مین انکا

نہال آرزو بھی کچھ بھلا ہم بھی تو پھل پائین
ملے او سرو قد بوسہ کوئی سیب زنخدان کا

نہ لے گا کوڑیون کے مول کوئی عود و عنبر کو
جو شانہ ہاتھ آیا اون کی زلف عنبر افشان کا



پریرویون کو تم تقریر سے تسخیر کرتے ہو
پڑا ہے تم پہ سایہ آبرو شاید سلیمان کا



سر دیوان لکھا ہے وصف جو ابرو و مژگان کا
میرے ہر ایک مصرع مین ہے عالم تیغ و پیکان کا

جلاتے ہو مجھے ناحق ہی مہندی گر سیان کرکے
صنم پوچھو نہ مجھسے حال میری سوز ہجران کا

جو مین چشم سیاہ یار کی لکھون صفت ایدل
تو بیشک دائرون پر ہو یقین چشم غزالان کا

دیا بوسہ دہان تنگ کا آج اوس پریوش نے | ملا قسمت سے بارے ہمکو چشمہ آب حیوان کا

نہ پڑتا عکس گر اسپر ترے پائے نگارین کا | تو غنچہ خون مین ڈوبا ہوا ہوتا نہ مرجان کا

اوڑائین دھجیان تیری بدولت ہمنے اے وحشت | نرکھا تار دامن کا نہ ٹکڑا تک گریبان کا

چھڑکتا ہے نمک ان پر اگر وہ غیرت گلشن | دکھاتے ہین تماشا زخم دل گلہائے خندان کا

پلٹ کر پھر نہ آیا قاصد اپنا روز محشر تک | گلی بھی یار کی ناکا ہے کیا شہر خموشان کا

ہمین اوس دشت وحشت ناک مین وحشت نہ پہونچینگی ہے | نشان راہ گم ہے خضر تک سے جس بیابان کا

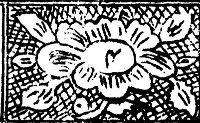
نسیم صبح جنت کو اوڑا لیجائے اک دم مین | سبک تابوت ایسا ہے شہید تیغ ہجران کا

جو روتا ہون خیال عارض گل رنگ جانا مین | تو رنگ گل دکھاتا ہے مجھے تکمہ گریبان کا

اوڑا کر سر سبکدوشی عطا کرتی ہے اک دم مین | الٰہی دم رہے قائم جہان مین تیغ جانان کا

رفوگر بخیہ کرنا زخم دل مین غیر ممکن ہے | رفو تو نے کیا ہوگا کہین چاک گریبان کا

دل عشاق باندہین گے یہ عقدہ کھل گیا ہمکو | وہ جوڑا باندہتے ہین اسلئے گیسوئے پیچان کا



نہ دنیا مین کوئی باقی رہیگا آبرو ہرگز
رہیگا کچھ اگر باقی تو ذکر خیر انسان کا



سراسر ہم میں ہے مضمون رقم زلف پریشان کا | جو دیوانہ بنا چاہے سبق لے میرے دیوان کا

تصور دل مین رہتا ہے کسی زلف پریشان کا | تماشا ہے کہ غنچے مین ہی عالم سنبلستان کا

خبر ملتی ہے اس سے آمد فصل بہاری کی | جنون مین تار برقی ہے ہر اک رشتہ گریبان کا

جو ہین وصاف چشم سرمگین یار کے اے دل | ضرور اک دن وہ لینگے راستہ شہر خموشان کا

تمہارے ہجر مین ہر آن ہی مجھکو تارے ہین | گلے پر چل رہا ہے دیکھہ لو خنجر گریبان کا

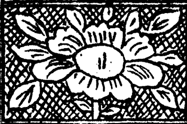
قیامت سر اوٹھایا ہے ہمارے نالہ دل نے | گمان ہے شعلہ ہائے آہ پر برق درخشان کا

نہ کیون صرف رہ خار جنون ہون پانؤ کے چہالی
ہے وقف دست وحشت تار تار اپنے گریبان کا

توہی دست جنون کی وحشت دل دستگیری کر
نہیں یہہ جانتا ہے رستہ کونسے گریبان کا



غزل اک اور بہی ہے آبرو اسطرح مین پڑہیے
یہ وہ صحبت ہے جسمین ذہن کہلتا ہی سخندان کا



لکہا ہے وصف جو امین رخ رنگین جانان کا
جواب باغ رضوان ہی ہر صفحہ دیوان کا

لگاؤ تیر تابوسہ ہان زخم سے لے لون
لگے سوفار کا گاہے سرے کا گاہ پیکان کا

شہیدون کو تمہارے آب خنجر آب کوثر ہے
چمن ترشک ارم ہے جوہر تیغ صفاہان کا

تری خلخال مین شاید صدائے قُم بِاذنی ہے
ہر اک خفتہ ہوا بیدار جو شہر خموشان کا

اولجہتا پاؤن مین سنبل ہے اپنی بیڑیان ہوکر
بعینہ اوس گل کے نقشہ ہے گلستانمین نہی زندان کا

تجلی رخ انور نہین کچہہ مہر سے کم ہے
مقابل روے جانان کی ہو کیا منہہ ماہ تابان کا

بہلا پہر کسطرح سے دین و دل کو نہ مین کوسون
کیا پردہ انہون نے فاش میرے راز پنہان کا

مکان یار مین جاتا تو ہون چہپ چہپکے راتونکو
مگر کہٹکا لگا رہتا ہی دل کو رو دربان کا

گرت دردسر باشد مرا بر گرد سر گردان
کہ صدقی سے مرض ہوتا ہے اکثر دفع انسان کا

بلی کے کارگر باشد سنان خار بر خارا
دل سنگین بت مین کیا اثر ہو آہ سوزان کا



اسد کا مین ہون پیرو آبرو صحرای وحشت مین
مرے نالون سے دل ہلجائیگا شیر نیستان کا



کیا کیا نہ تیرے عشق مین اسے دلربا ہوا
کن کن مصیبتون مین نہ مین مبتلا ہوا

جو دل اسیر حلقۂ زلف دوتا ہوا
گرداب بحر مرگ سے وہ آشنا ہوا

نکلا جو خط وہ پہول سا رخ بدنما ہوا
رنگ بہار باغ خزان سے ہوا ہوا

عاشق ہوئے ہم اوسپہ تو وہ بیوفا ہوا — روزہ رکھا غریب نے تو دن بڑا ہوا

گر آبرو سے کوچ بدار البقا ہوا — سمجھونگا مین بخیر مرا خاتمہ ہوا

جلوہ سے یار کے نہین کوئی بچا ہوا — کعبہ ہوا کنشت ہوا میکدہ ہوا

وحدت کی آنکھ گر ہے تو دیدار کے لیے — کثرت کا درمیان سے ہے پردہ اوٹھا ہوا

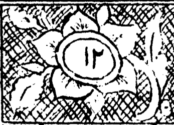
ازخود رفتگی میرا دم اولجھہ گیا — مضمون کمر کا حلقۂ زلف دوتا ہوا

کوئی نکوئی جان پہ کھیلے گا منچلا — رہتا ہے تیغ یار کا ڈورا کھلا ہوا

ہوئے میان یار سے واقف جو گویا — وہ ہم جلیس مجلس اہل فنا ہوا

ساقی کی چشم مست نے مجکو کیا شہید — قسمت سے میکدہ بھی مجھے کربلا ہوا

میری طرف سے دیجئے نذرت کہ خنجر — تصویر کا بھی اون کی ہے نقشہ کھنچا ہوا



اے آبرو نہ ملک عدم سے پھرا کوئی

کیا جانیے کہ اپنے احبا کو کیا ہوا



آئی نظر اگر تو نہ آئے تو کیا ہوا — رہنا نہین ہے کام کسی کا رکا ہوا

ہونا ہے سبب تو یہ ہے دل لگا ہوا — جو شعر حسب حال لکھا مرثیا ہوا

آخر سبب بھی ہے کوئی غصہ کا رنج کا — کیون سن کے بنا سے میٹھی ہو بولو تو کیا ہوا

لوگون سے کہتے ہین وہ مجھے غش مین دیکھکر — فقرا یہ ان کا خوب ہے ہم پر منجھا ہوا

ہوگا یہی کہ جان سے جائینگے جائیے — غصہ ہوا نہ آپ کا قہر خدا ہوا

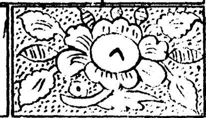
بھولے سے بھی نہ لین گے کبھی نام غیر کا — منجاو خیر جانے دو جو کچھ ہوا ہوا

کی بتکدہ مین عمر بسر سرکشون کی ساتھہ — لو زاہد اپنی جان کو اب پارسا ہوا

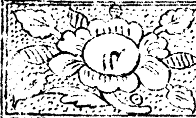
وہ نرم دل ہون بھولتا ہون اپنا درد سر — صندل کو دیکھتا ہون اگر مین گھسا ہوا

عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت است
دولت دران سراست کہ از میہمان پرست
از خویشتن گم ست کرا رہبری کند

مدت کے بعد یار جو تو آشنا ہوا
دل داغہائے عشق سے دولت سرا ہوا
کیا ہے جو خضر کہنے کو یون رہنما ہو



اوٹھ اوٹھ کے جو بیٹھتے ہو زانو کو آبرو
شاید کہ آپ کا ہے کہین دل لگا ہوا

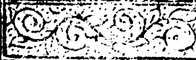


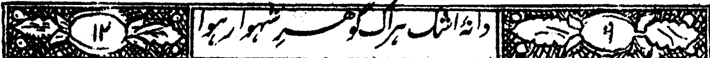
عشق ہوے کمر یار مین بیمار رہوا
مسکن خاص میرا کوچہ دلدار رہوا
وعدۂ وصل کیا یار نے پہر از سر نو
کر چکا جان کو خال نمکین پر صدقے
جہانکنے مین جو پڑا اوس رخ پر نور کا عکس
تپ فرقت سے پہر اک آگ لگی سینے مین
ہنس پڑا دیکہکے وہ غنچہ دہن شکل میری
تیرہ بختی تو ازل سے مری تقدیر مین تہی
نسبت ذرہ بخورشید اسے کہتے ہین
درہم داغ جگر ساتھ ہین یان محشر تک
آنکہہ پڑتے ہی ہوے قلب و جگر دو ٹکڑے
تین تیرہ ہوئی ہوش و خرد و صبر میرے
تم جو پڑہ پڑہکے سناتے ہو ہر اک کو احوال

رونگٹا تن پہ ہر اک کوہ گران بار ہوا
داخل خلد برین آن گنہگار ہوا
بخت خفتہ میرا پہر خواب سے بیدار ہوا
حق خدمت سے ادا آج نمکخوار ہوا
مشرق مہر ہر اک روزن دیوار ہوا
گرم پہر اس دل بیتاب کا بازار ہوا
تن خاکی نہوا قہقہہ دیوار ہوا
چہوکے اوس زلف کو میں باخطا وار ہوا
ہر گدا شہر مین شاہی کے سزاوار ہوا
گل فقط باغ مین دو روز کو زردار ہوا
عشق ابرو کا مرے واسطے تلوار ہوا
عشق خال و خط و گیسو نہ سزاوار ہوا
میرا نامہ نہوا چرچہ اخبار ہوا



آبرو روئی جو ہم یاد دُر دندان مین





کم نگہ سے ہو گئی اوس کی کمر اچھا ہوا
وان نہ پہنچا صدمہ بار نظر اچھا ہوا

یاد مرگ و زیست کا تمکو ہنر اچھا ہوا
چشم سے بیمار ادہر لب سے ادہر اچھا ہوا

لیلی کاکل پہ مجنون ہو گیا جب سے یہ دل
پھر نہ صحرا مین ہوا اچھا نہ گھر اچھا ہوا

روبرو کہتا ہے جو آئینہ رو آئینہ
دیدۂ حیران کا میرے ہان اثر اچھا ہوا

رشک عیسی آپکو جانینگے سب اہل جہان
اک مریض عشق ہی صاحب اگر اچھا ہوا

خار وحشت بن مین دشمن سنگ طفلان شہر مین
پا کبھی اچھے ہوے اپنے نہ سر اچھا ہوا

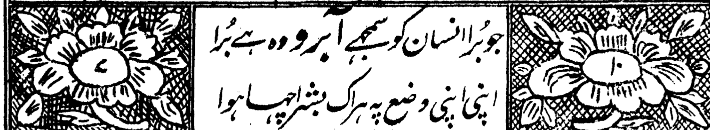
کچھ نہ کچھ آفت رہی تیرے مریض عشق پر
ہوک اوٹھی دل مین اگر درد جگر اچھا ہوا

ہین برے ہمتو اوٹھاتی ہین جو صدمے سیکڑون
سر پہ فرہاد ایک تیشہ مار کر اچھا ہوا

دیکھکر ہوتے خجل بادام و نرگس چشم یار
پر ہوے پیدا یہ دونون بے بصر اچھا ہوا

خون روان ہے جرم گردون سے نہین ہے یہ شفق
وار شمشیر نگہ کا اسے قمر اچھا ہوا

روز نیک از دست دادن نیست کار عاقلان
شام سے چھوڑا نہ ونکو تا سحر اچھا ہوا



لیلیا یون جلد بوسہ ہمنے اوسکے خال کا
جیسے دانہ پر کوئی گرتا ہے ارکال کا

گوہر مضمون بہت ہین وصف دندانین ترے
ذکر کیا رات کے گہر مین موتیون کے کال کا

بعد مردن ہی یہ تاثیر جنون جاتی نہین
ہے ہجوم اب تک ہماری گور پر اطفال کا

خفتگان خاک کیون چونکین نہ تیری چال سے
شور محشر سے زیادہ شور ہے خلخال کا

عمر ہے ظالم کی کوتہ یہ مثل مشہور ہے
پھول گرتا ہے فزون تلوار کا کم ڈھال کا

نامۂ تقدیر بھی ہو پیش گر انصاف ہے
دیکھتے یون کیا ہو نامۂ تم سیہ اعمال کا

جم گیا دل مین خیال اونکی کمر کا آبرو
کہتے ہین معیوب ہے شیشہ مین آنا بال کا

واللہ نہ خنجر کا نہ ہے تیغ کا چرکھا
دل زخمی ہے اوس ترک تیری ترچھی نظر کا

صحرا مین بہلتا ہے نہ گھر مین دل وحشی
رکھا ہے مجھے وحشت نے ادھر کا نہ ادھر کا

غیرت دہ خورشید ہے یہہ دل کا سویدا
جب سے کہ خیال آمین ہے اوس رشک قمر کا

اے درد جگر تجہہ ہی سے تسکین ہے دل کو
مر جاؤنگا پہلو سے اگر تو میرے سرکا

پر نور ہین ہرچند پر اوس رخ کی مقابل
جمتا ہی نہین رنگ کبھی شمس و قمر کا

جاگو تو ذرا نیند سے اے قافلے والو
شب کم ہے چمکتا ہے ستارہ وہ سحر کا

جاؤ گے سوئے بتکدہ یا جانب کعبہ
اے آبرو کہیے تو ارادہ ہے کدھر کا

قاتل عالم ہے دم خم ابروئے خمدار کا
کاٹتی ہے باڑہ ہوتا نام ہے تلوار کا

آب خنجر آب کوثر ہے شہیدون کو ترے
صورت فردوس ہے اون کو چمن تلوار کا

سنگ اسود مردمک ہے چاہ زمزم ہے ذقن
نام کعبہ ہے صنم کی ابروئے خمدار کا

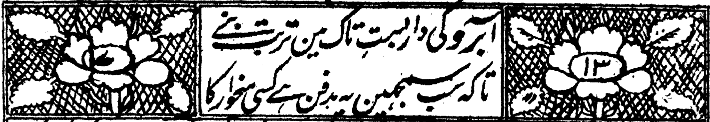
غمزۂ و انداز سے مشہور قاتل ہوا
جیسے لڑتی ہین سپاہی نام ہے سردار کا

واسطے عشاق کے زہر شکر آمیز ہے
گالیان دیدیکے ہنسنا اوس بت عیار کا

ایک کاٹھی مین نہین دیکھا ہے دو شمشیر کو
ہے تصور دل مین کیونکر ابروان یار کا

امتحان کردیم و حال ہر کسی معلوم گشت
ہمنے عالم مین نہ پایا یار کوئی یار کا

غرق دریا شود فرعون موسی پیشوا است
بخت خفتہ ہو نہ پیر و طالع بیدار کا



لپکا ہے دل کو الفتِ چشمانِ یار کا
اس یوز کو ہے شوق ہرن کے شکار کا

گوشہ جو ہاتھ آیا ہے دامانِ یار کا
ملتا نہیں مزاج ہمارے غبار کا

ہے عشق اوسکو طائرِ جان کے شکار کا
رکھتا ہے دام یار نگاہوں کے تار کا

تیرے بگاڑ میں ہی ہزاروں بناؤ ہیں
ہر گل سے ہے رنگ باغ ترے باسی ہار کا

اک مہروش کی عشق میں جلکر ہوا جو خاک
ہر ذرہ آفتاب ہے میرے غبار کا

گہ دلمیں یادِ ہجر گہے شوقِ وصلِ یار
عالم ہے اس چمن میں خزان و بہار کا

پہلو سے اوٹھ کھڑا ہو ہمارے غبارِ دل
پاسِ ادب ضرور ہے ابرِ بہار کا

جنگل میں سر اوٹھاے جو ہی قیس کا غبار
کیا منتظر ہے لیلیٰ محمل سوار کا

چھایا نہیں ہے باغ پہ اُردی میں ابرِ تر
آیا ہے پیش خیمہ یہ فصلِ بہار کا

زیبِ گلو ہے گاہ گہے گوشِ یار میں
ہے اوج پر ستارہ دُرِ آبدار کا

آتی ہی یہاں شباب کے شیب آشکار
جب گل کھلے تو ختم ہے موسم بہار کا

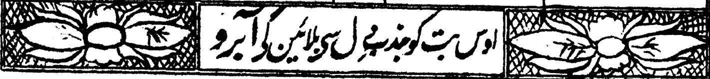
اے زاہدانِ خشک یہ دامان تر میرا
خاکا ہے شکلِ رحمتِ پروردگار کا

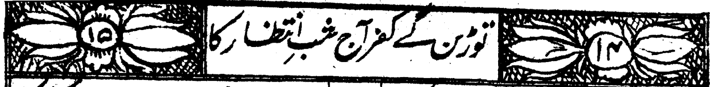
اونکے سمندِ حسن کی اللہ رے گرمیاں
چشمِ فلک میں سرمہ ہی جسکے غبار کا

تاثیر میری آتشِ وحشت کی دیکھنا
چونا ہے بعدِ مرگ بھی پتھر مزار کا

اے نامہ بر کدورتِ دل صاف ہے عیان
عالم ہے خطِ یار میں خطِ غبار کا

وہ بادل آئے جھوم کے اب میکشو چلو
ہے جوشِ بحرِ رحمتِ پروردگار کا





توڑین گے کفر آج شب انتظار کا

یہہ ہی ثمر ہے الفت مژگان یار کا
پہلو مین دل نہین ہیر سے پہل ہے کنار کا

کیونکر سنین وہ نالہ دل داغدار کا
ڈر ہے کہ مدعی نہو خون بہار کا

مرآت دلمین دہیان ہے گیسوئے یار کا
شان خدا کہ آئینہ مسکن ہے مار کا

آئی بہار ہوگیا گلشن ہرا بھرا
طوطی چمن مین بول رہا ہے ہزار کا

کیونکر نہ چشم مہر ہو پایان دید کلیم
ذرہ ہے برق طور ہمارے غبار کا

لیتا ہے آنکھون آنکھون مین دلکو وہ خال چشم
دین ٹرا ہے زنگی ابلق سوار کا

پُر پُر کے پاؤن صاف کیا ہمنے یار کو
توڑا طلسم لوح جبین سے غبار کا

شوخی تو دیکھو سینۂ عاشق پہ رکھکے ہاتھہ
پھر پوچھتے ہین حال دل بیقرار کا

گھر لیتا ہون جماہیان انگڑائیان کبھی
ہے شوق وصل یار مین عالم خمار کا

جو چشم فتنہ زا پہ تمہاری ہے شیفتہ
شاکی نہین وہ گردش لیل و نہار کا

اُس شعلہ رو کے عارض تابان کا ہون شہید
پروانہ مہر ہے میری شمع مزار کا

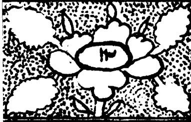
زیور مین ہے گلو نکے یہہ ایسی لدی ہوئی
اوٹھتا نہین ہے پاؤن عروس بہار کا

ہوتا نہین ہے خط کی تعشق مین جسم زار
نقشہ اوتر رہا ہے یہ خط غبار کا

نیرنگیون کا اک بت نوخط کی ہون شہید
مرجھا کے لہلہائے گا سبزہ مزار کا



مشہور شش جہت مین غزلہای آبرو
دیوان وسکا رکھتا ہے حکم اشتہار کا

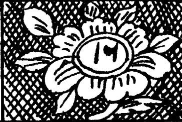


کافر تیرے آنکھون مین وہ سرمہ ہے بلا کا
ہوجائے جسے دیکھکے دم بند قضا کا

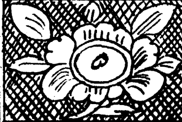
ہے برق تجلی تری تصویر کا خاکا
اور خاک قدم مین ہی اثر خاک شفا کا

ظاہر میں یہ پابند ہے جو حکم خدا ہے
ہے اشک میں تاثیر نہ نالے میں اثر ہے
آغاز و انجام ہے الفت میں برابر
شمشیر ادا کا نہ بچا ایک بھی زخمی
اب خاک گزر کوچہ سفاک میں ہوگا
نالے کو میں روکے ہوں مگر اشک رواں ہیں
تسلیم ہر ایک بات ہے اوس بت کو ہماری
سن کوچہ سفاک کا قاصد یہ پتا ہے
اوس بادشہ حسن کے در کا میں گدا ہوں

از بس ہے گر مسئلہ واعظ کو ریا کا
کچھ نیل ہی بگڑا ہے میری آب و ہوا کا
جبلہ نہیں محتاج ہی یہ شرط و جزا کا
خالی نگیا وار کبھی تیغ قضا کا
روکا ہے وہاں تو ملک الموت نے نا کا
یہہ کاروان محتاج نہیں بانگ درا کا
خالی نہیں جاتا ہے کبھی وار دعا کا
چھڑکاؤ وہاں رہتا ہے خون شہدا کا
گلشن سے جہاں تر ہے کلم بال ہما کا

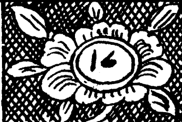


کیوں آبرو یہ اڑ گیا پہلو سے ہمارے
جب دل کے نشانے کو سینے نہیں تا کا

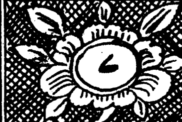


نگینہ کیوں نہو عالم سے ابروپوش نیلم کا
یقین ہو شاخ صندل سی نکل آیا گل سوسن
یہ ایسا ہے کسیکے فندق پائے نگارین کا
پہن کر کان میں مندہ یہہ فرمایا نزاکت سے

مسی مالیں لب نے تیرے کہو یا ہوش نیلم کا
جو ساغر ہاتھ میں لے وہ بت مینوش نیلم کا
کرے اب تذکرہ صاحب میری پاپوش نیلم کا
اوٹھا سکتا نہیں ہے بار میرا گوش نیلم کا



مسی آلیدہ لب ای آبرو اونکے اگر دیکھے
تو اڑ جائے ندامت سی بلا اشک نوش نیلم کا



دم گھٹا دیکھا جو اوس زلف کے سودائی کا
عاشق اوس کان ملاحت پہ ہوا ہوں جب سے

پھر نہ دم مارا مسیحا نے مسیحائی کا
شور ہے خانہ بخانہ میری رسوائی کا

عشق گیسوؤں مین رہے جو یونہین اُلجھن اسکو
شہرہ ہو جائیگا ہر سو تیری سودائی کا

دہیان اسکا بھی رہے ای صنم جامہ زیب
پرزے پرزے ہے گریبان تیری رسوائی کا

اونکی انکھون سے اسے دعوی ہم چشمی ہے
کیا ہے دیدہ ہے بڑا آہوے صحرائی کا

آفتین ڈہاتی ہے کیا کیا یہ دل عاشق پر
کالا موںہہ اور ہو یارب شب تنہائی کا



آبرو آئے گا غیرت مین مقرر رہنا
عشق بدنام کریگا تمہین ہرجائی کا



روپہ تیرا ساتہہ چرخ کہن ہے کسکا
یہ دمکتا ہوا کندن سا بدن ہے کسکا

مثل چلتی ہوئی سیفی کے جہانمین اوترک
تیغ ابرو کی سوا اور چلن ہے کسکا

ہوکے ای حضرت دل مائل چشم ساقی
نشۂ ہوش و خرد کہیئے ہرن ہے کسکا

روبرو جسکے ہے خورشید چراغ سحری
اے پریرو یہ بھبوکا سا بدن ہے کسکا

دیکھہ تو غنچۂ و سوسن کو چمن مین گلچین
یہ زبان کسکی ہے نادان یہ دہن ہے کسکا

یار شاطر کی عوض لکتے ہو بار خاطر
پوچھہ دل پر یہ کہو مشفق من ہے کسکا

اوسکے اقرار کو سچا دل نادان نہ سمجھہ
ہوش مین آ وہ بت عہد شکن ہے کسکا

کسکے چیتون سے ہے گلزار مین نرگس بیمار
وحشی چشم بیابان مین ہرن ہے کسکا

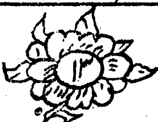
فرق پستی و بلندی کا فقط ہے ورنہ
یہ زمین کسکی ہے یہ چرخ کہن ہے کسکا

روبرو قامت جانان کی قیامت کیسی
چشم فتان کی سوا ساحری فن ہی کسکا

کیون نہ شیرین سخنی کا ہو جہانمین شہرہ
اپنی دیوان مین رقم وصف دہن ہے کسکا



دل ہزارون کے جسے دیکھکے ہین ڈانوان ڈول
آبرو کہیئے تو یہہ چاہ ذقن ہے کسکا



بعد مرے اوس گل نے گجرا غیر سی منگا پھولونکا
طرہ اوس پہ یہ ہی کہ میری پھول نہ دیکھا پھولونکا

مد نظر ہے مجکو جو ای گلفام تماشا پھولون کا
گل کہا کر یہ سلیقہ ہے اپنا ٹنگیا تختا پھولونکا

ڈالی جب وہ رشک گلستان کا ثمین بالا پھولون کا
کیون نہ عنادل سمجھین جی مین رتبہ دو بالا پھولونکا

جامہ اوس گلرو کی طرح یہ کب ہے زیبا پھولون کا
دیکھہ چلی ہم باغ مین جا کر تختہ تختا پھولون کا

کھا کے جو گل عشق گلرو مین جان حزین برباد گئی
باد صبا نی گور پہ میری ڈھیر لگایا پھولون کا

گلچین مین اوس رشک چمن کی کیون نہ گلی کا ہار ہون
عشق مین جسکے اپنا گلون سے جسم ہے گجرا پھولونکا

میرا دل پر داغ نہین ای رشک چمن ہے تیرا عام
سینے مین مینی تیری لئے یہ باغ لگایا پھولون کا

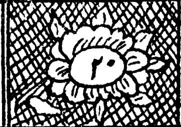
ہاتھہ مین لیکر ای گل خوبی دیکھہ بچشم غور ذرا
کیا ہی گلون سے ہاتھہ مرا ایکدست ہے دستا پھولونکا

خاک بہار زیست ہے اپنی گل کیطرح ہم خندان ہون
ہنستی ہی ہنستی ہو گیا دشمن پتا پتا پھولونکا

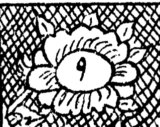
آمد آمد کون ہے گل کے وقت سحر ہی گلشن مین
باد صبا نی جسکے لیئے یہ فرش بچھایا پھولونکا

جب سے نظر آیا ہے اونکو تیرا دہان تنگ صنم
تب سے ابتک باغ مین حیرت سی ہی دہن وا پھولونکا

رکہئی اپنی ہوا خواہی مین میری دل پر داغ کو ہی
آپکو ہو مرغوب جو صاحب لیجیئے پنکھا پھولونکا



کیسی آبرو پھول کہلے تھی کیسا ہجوم بلبل تھا
حیف خزان نے آکی اوجاڑا تختہ کا تختا پھولونکا



عاشق کو سر زلف معنبر نہ ملے گا
افعی سیہ کا کبھی منتر نہ ملی گا

جینے کا مزا مجکو ستمگر نہ ملے گا
جبتک کہ گلے سے ترا خنجر نہ ملی گا

مل جائینگے جو چیز زمانے مین ہے مجکو
پر تیرا مزاج ای بت کافر نہ ملے گا

جو ہم سے صفائی ہے کہان پائی وہ آئینے
آئینہ ترے رخسے مقرر نہ ملے گا

ہم آپ سے اسرار نہ پائین گے ولیکن
ہم سا بھی کوئی آپکو نوکر نہ ملے گا

جز میرے اگر لاکہہ ملا ئی کوئی اوس کو
آتا ہے یہ اپنا دلِ گمراہ اوسے پر
منہہ دیکہہ کے رد دیتی ہین ہم مانگ کے بوسہ

ہرگز نہ ملا ہے وہ ستمگر نہ ملے گا
جس کو کہ سمجہتا ہے مقرر نہ ملے گا
جب کہتی ہو تم صاف یہ ہنسکر نہ ملے گا

۲۱
سب عمر کٹی یاد یہ بیمائی مین صد حیف
اب آبرو جز گور ہمین گہر نہ ملے گا
۹

پہر بہار آئی عنا دل کو چمن یاد آیا
ترے رفتار نے دیوانہ کیا پہر مجکو
دستِ وحشت نے گریبان کی کیئے پہر پرزے
آگئی ہستی مین ہو کے ملک عدم کے خواہان
صید بسمل کی طرح پرین جو تڑپا از خود
رخِ شفّاف یہ دیکہی جو ترے خط کی نمود
پہر ترے غم نے کیا تازہ پرانے غم کو
زورِ وحشت سے سلاسل کے کیئے سو ٹکڑے

پہر ہوا جوشِ جنون پہر مجہے بن یاد آیا
پہر ترے چال سے مجنون کا چلن یاد آیا
پہر کسی شوخ کا بیساختہ پن یاد آیا
جب سفر مین ہوئے تکلیف وطن یاد آیا
مرغِ دل کیا تجہے وہ تیر فگن یاد آیا
مجکو اسے رشکِ قمر چاند گہن یاد آیا
زخم نو سے مجہے پہر زخم کہن یاد آیا
قید خانے مین جو وہ عہد شکن یاد آیا

۲۲
سنکے عنقا ہوئی پہر آبرو ہوش اپنی گم
پہر کسیکا ہمین مضمون دہن یاد آیا
۱۵

شیشۂ دل جو پر چور اسے بندہ پرور ہو گیا
ہجر مین مرنا مجہے جینے سے بہتر ہو گیا
ہے بہارِ حسن بہی سرمایۂ ناز و غرور
عکس رخ کا اون کے بوسہ لیلیا آئینہ مین

دل تمہارا میری جانب سے جو پتہر ہو گیا
میرے گردن پہ ترا احسان خنجر ہو گیا
چار ہی دنہین وہ گل جامی سے باہر ہو گیا
اپنا مطلب دیکہنا اوپر سے اوپر ہو گیا

مرگیا مین دیکھکر چہری آہ جب بکھری وہ زلف
طائر جان کے لیئے ہر بال شہپر ہو گیا

غیر کو بوسہ مجہے دشنام دیکر یہہ کہا
کسلیئے ناخوش ہو تم حصہ برابر ہو گیا

اوس نے جہانکا تو فروغ چہرۂ پرنور سے
روزنِ در یہ ہوا روشن کہ اختر ہو گیا

دیکہکر زلف سیہ تیری یہ رنگ اوسکا اوڑا
سنگ موسیٰ اے پریرو سنگ مرمر ہو گیا

ہمسے آزادون کو جسدم شوقِ مینوشی ہوا
دل صراحی اشک صہبا دیدہ ساغر ہو گیا

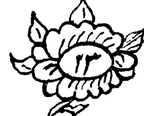
اوڑ گئی رنگت مقابل ہو کی ہونٹون سے ترے
صورتِ الماس اب یاقوت احمر ہو گیا

نام سیہ اوسکی گرزیان ہوتے ہین مار سیہ
ذکر زلف یار بہی کالے کا منتر ہو گیا

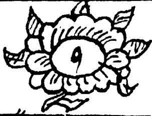
ایک بوسی کی عوض تمنے سنائین سو مجہے
کیون خفا ہو اب تو بدلہ بندہ پرور ہو گیا

درمیان ہوتا نہ یہ تو دیکھتا جی بھر کے مین
مجھہ مین اوسمین آئینہ سد سکندر ہو گیا

روبرو تیرے لب و دندان کے ای خورشیدرو
لعل ہیکا پڑ گیا بے آب گوہر ہو گیا



کچھہ اوسے ظل ہما کے آبرو پروا نہین
جسکے سر پر سایۂ زلف معنبر ہو گیا



عشق ابرو مین مجہے خنجر گریبان ہو گیا
یاد مژگان سے یہ دل سینے مین پیکان ہو گیا

دل مین بسا کر خیال روی جانان ہو گیا
ایک غنچے مین نہان گویا گلستان ہو گیا

دیکھ وحدت سی سیر گلشن عالم جو کے
غنچہ ہر اک میری آنکھون مین گلستان ہو گیا

میری دریائے سرشک چشم طوفان خیز مین
بلبلے کی شکل یہ گردون گردان ہو گیا

اوسنے جو شہرہ میری دیوانگی کا سن لیا
دامن صحرا مین ذکر قیس پنہان ہو گیا

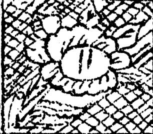
فاتحہ پڑہنے پری پر وآتے ہین ہر سمت سے
تختہ تربت مجہے تخت سلیمان ہو گیا

دل یہ کہائے اسقدر الفت مین اوس گلرو کی غم
رفتہ رفتہ غنچہ یہ رشک گلستان ہو گیا

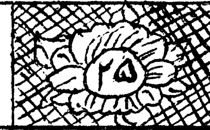
معرکے مین عشق کے ایسا جری ہی میرا دل | شوق سے آیا جگر تا تیر مژگان ہو گیا



سر بسر دیوان مین لکھے وصف کاکل آبرو
اسلئے مجموعۂ خاطر پریشان ہو گیا



میری دلکا کوئی نالہ اگر آتش فشان ہوتا | جہان جلتا تہ و بالا زمین و آسمان ہوتا
باین نامہربانی ہم فدا کرتی ہین جان اپنی | خدا جانے کہ کیا ہوتا اگر تو مہربان ہوتا
ہر بت کعبہ جو ہی بات تجہہ مین ای بت کافر | نہین اوسکا بیان ہوتا نہین اوسکا بیان ہوتا
نہوتا سر بلند اوس سے بھی وہ برگشتہ قسمت ہون | لیسان ہو اگر سر پر ہما کا آشیان ہوتا
یہ ستے سی بہ تنگ آیا ہون ہوتا بس اگر میرا | تو مین کونین سے ملتا نہ یان ہوتا نہ وان ہوتا
سفر راہ عدم کا ہر کسیکو ناگوار ہے | نہوتا یہ تو غم سے زرد کیون برگ خزان ہوتا
مگر تا آئینہ ہر وقت منہ دیکھے اگر باتین | تو رہتا اوسکا ہر دم روبرو تیرے کہان ہوتا
تیرا دیدار ٹھہرا حشر پر یہ بھی غنیمت ہے | غضب ہوتا اگر آنکھون سے تو وان بھی نہان ہوتا
بھلا کیا فائدہ تھا جو مین عرض حال دل کرکے | سبک ہوتا نظر مین غیر کے اونپر گران ہوتا
ہماری روبرو یون آئینہ اگر مقابل ہو | اوسی ہم دیکھتے جو منہ نہ تیرا درمیان ہوتا



پتہ ملتا وہان تنگ کا اونکی تجھے کیونکر
نہ جب تک آبرو کونین مین تو بی نشان ہوتا



خال سے اونکا معرا رخ زیبا دیکھا | یہ وہ قرآن ہے کہ جسمین نہین نقطا دیکھا
ہمنے اولٹا خط تقدیر کا لکھا دیکھا | نامہ واپس کیا اوسنی نہ لفافا دیکھا
اسکے گردش سے جہان کو تہ و بالا دیکھا | طرفہ گردون کا یہ عالم مین ہنڈولا دیکھا
اسنے ایما نگہ یار کا ہے کیا دیکھا | کہ زمانہ کو ہمیشہ تہ و بالا دیکھا

ہمنے چشمِ بتِ خود کام کو گویا دیکھا
اک اشارے مین ہوا حل یہ معما دیکھا

اری بہول گئی ہو گئی ایسے بیہوش
کہی کیا طور پہ ای حضرتِ موسیٰ دیکھا

ہمسر اوس گوہرِ دندان سے ہوا تو لیکن
آیا موتی کی بھی دانتون سے پسینا دیکھا

موجین اوٹھتی رہین اشکونکی بدولت اس سے
خشک ہمنے نہ کبھی چشم کا چشما دیکھا

دسترس بادِ صبا کا بھی نہونے دین گے
ہمنے اک بال جو اوس زلف کا بیکا دیکھا

قیسِ مجنون نے اناللیلی کہا شوق سے خود
دیدۂ دل مین جو پردہ نہ دوئی کا دیکھا

ای خدنگِ نگہ و ناوکِ مژگانِ صنم
تمنے دیکھا نہ مرا دل نہ کلیجا دیکھا

چاہ کہتے ہین جسے کہیل نہین حضرتِ دل
کیا نہ دیکھو گے ابھی اوسنہین کیا کیا دیکھا

اپنی وعدہ پہ نہ وہ ماہِ دو ہفتہ آیا
چودہوین[۱۴] رات کو بہی ہمنے تو غرّا دیکھا

موتی تو نکلا ہوا اشک صاف تر آب ایدل
خندہ زن ہنسی جو اونکو لبِ دریا دیکھا

بت جنازی کو لیئے جاتی ہین کہا تون ہاتہ
ہمنشین خاتمہ بالخیر ہمارا دیکھا

نیل آنکھونکا ڈہلا چہوٹ گئین نبضین تک
اپنی بیمار کو تمنے نہ مسیحا دیکھا

بول اوٹھا جوششِ محبت مین اناالحق منصور
تیری تصویر مین جب اپنا سا نقشا دیکھا

صدمۂ ہجر کا کچھ حال نہ پوچھو صاحب
تمکو کیا اس سے غرض خیر جو دیکھا دیکھا



سارا دن آئینی کاٹا ہی جو رو رو کے یونہین
آبرو کہیں تو منہ آج ہی کس کا دیکھا



عاشق ترا پیوندِ زمین ہو ہی چکا تھا
زندہ رہا وعدے پہ نہین ہو ہی چکا تھا

ہی دیر و حرم مین وہ یقین ہو ہی چکا تھا
برباد مرا ملت و دین ہو ہی چکا تھا

ملجاتا اگر بوسہ خالِ بتِ بی دین
تو ہند مرے زیر نگین ہو ہی چکا تھا

یوسف کا کہا حسن ترے شہرہ سے ورنہ
مشہور عالم مین حسین ہو ہی چکا تھا

دو چار قدم اور جو تم ناز سے چلتے
تو حشر بپا زیر زمین ہو ہی چکا تھا

وحشت نے نکالا مجھے اب گھر سے وگرنہ
مین خانہ نشین مثل نگین ہو ہی چکا تھا

مفتون نہین کچھ آج کا مین روز ازل سے
عاشق ترا ای ماہ جبین ہو ہی چکا تھا

گر ضبط نکرتا مین کبھے نالۂ دل کو
تو زیر و زبر چرخ برین ہو ہی چکا تھا



ای آبرو کیا حاجت تعمیر حرم ہے
اس دل کی مکانین وہ مکین ہو ہی چکا تھا



وفا کو چھوڑ دین یہ اپنی جی سے ہو نہین سکتا
جفا چھوڑی یہ اوس سرو سہی سے ہو نہین سکتا

یہ ذلت لیتی ہین عشاق ہی کچھ تو سبب اسمین
جو ہو یون جانکر رسوا کسی سے ہو نہین سکتا

اگر لطف خدای پاک ای واعظ نہین شامل
تو پھر کچھ بندہ پرور بندگی سے ہو نہین سکتا

نہ جانے دون کہین اونکو نہ آنی دون رقیبونکو
مگر مجبور ہون کچھ بی بسی سے ہو نہین سکتا

اوٹھا کر آنکھ وہ دیکھین بھلا کیونکر مرے جانب
نہایت بار ہے یہ نازکی سے ہو نہین سکتا

ہوا قیس الفت لیلی مین مجنون ورنہ کوئی بھی
ترا ہی مین سڑی اپنے خوشی سے ہو نہین سکتا

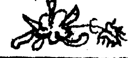
برنگ بدر روشن ماہ نو ہوتا ہے کب صاحب
جو کار منتہی ہے مبتدی سے ہو نہین سکتا

یہ دلکو توڑ جانے وہ کرے اندام کو زخمی
جو ہے کار مژہ ہرگز چھری سے ہو نہین سکتا

باین ریش و عمامہ کرتے ہین باتین بناوٹ کی
سوا شیخی کے کچھ بھی شیخ جی سے ہو نہین سکتا

رہا زندہ ہون جب مین الفت دندان قاتل مین
زیان پھر مجکو ہیری کی کنی سے ہو نہین سکتا

بھلا کیا فائدہ ای دل ہے بی تاثیر آہون سے
کہ کار تیر بی پیکان سری سے ہو نہین سکتا



جو ہے دلمین صفائی آئینہ مین آبرو کب ہے



٢٨	مناسب یہ ہے کہ منصفی سے ہو نہین سکتا	١٢

داغ دل گور مین چمکا پس مردن اپنا
برج خورشید بنا گنبد مدفن اپنا

الفت ابروی قاتل مین گئے جان حزین
چاہئی کوچہ شمشیر مین مدفن اپنا

صف مژگان سے تری ہوگی مری ترکی تمام
وار خالی نہ کبھی دیگی یہ پلٹن اپنا

ہو گئے ہوش و خرد ایک نگہ مین رخصت
نر نا برق سے محفوظ یہ خرمن اپنا

رنگ رخ بنتا ہے گا ہے گھی سینے کا ابھار
حسن ہر طرح دکھا جاتا ہے جوبن اپنا

عشق مژگان کی سبب چاک قبا کرتا ہون
تن عریان نہو کیون صورت سوزن اپنا

کیا ہے دلکش ہے تیری تیغ نگہ کا ڈورا
کہ ملا جاتا ہے تار رگ گردن اپنا

دیکھکر دہوپ کڑی وادی وحشت مین ہوا
سایہ افگن سر ہر خار پہ دامن اپنا

ناز سے کہتے ہین وہ دیکھکی سینی کا اوبھار
چشم بد دور امنگون پہ ہے جوبن اپنا

ہو چکا گرمی خورشید قیامت سے خشک
لوث عصیان کے سبب تر ہے جو دامن اپنا

ہتی نہ چوٹی کے خبر خاک نہ کنگھی کا خیال
مہربان بھول گئے آپ لڑکپن اپنا

ہو زمین شعر کی کیسی ہے اگر ناہموار
کہین رکتا نہین یہ طبع کا توسن اپنا

٢٩

آبرو دل مین بندہا رہتا ہے زلفون کا خیال
دم خفا کرتے ہے رات نکویہ الجھن اپنا

٩

مین دیوانہ یہ سمجھا کاکل شبگیر کو کاٹا
جو پاؤن سے مرے حداد نے زنجیر کو کاٹا

جگر پر نیزہ ماری یاد مژگان ستمگر نے
خیال تیغ ابرو نے دل دلگیر کو کاٹا

خط شبگون کو کترا مصحف رخسار سے تمنے
غضب یہ کیا کیا والفجر کی تفسیر کو کاٹا

زبان منہ مین ہے اوس سفاک کے چلتی ہوئی قینچی
سخندانو نکی جسنے بیشتر تقریر کو کاٹا

ملی جب سے ہوس خاک پائی سیم تن ہمکو
بیاض دل سے ہمنے نسخۂ اکسیر کو کاٹا

سمجھکر عنبر کا نامہ لیا اوس شوخ نے خط کو
لکھا دیکھا جو میرا نام سب تحریر کو کاٹا

مٹا سکتا ہے کوئی سرنوشت اپنی بھلا کیونکر
کہین تدبیر نے بھی ہے خط تقدیر کو کاٹا

عیان جوہر ہوئے تیغ زبان کی ہر سخندان پر
جو ہمنی معرکہ مین عنبر کی تقریر کو کاٹا



بگڑ جائین نہ وہ اے آبرو خاموش ہو جاؤ
بھلا کسنے ہے اوئکی آج تک تقریر کو کاٹا



طرفہ مضمون رخ و گیسوی جانان نکلا
جلوۂ صبح وطن شام غریبان نکلا

جب مین دیوانہ پئے گشت بیابان نکلا
شہر سے ساتھ لئے مجمع طفلان نکلا

وصل کے روز بھی آرام نہ پایا ہمنے
دل سے کھٹکا نہ ترا او شب ہجران نکلا

گر او لٹ دین وہ نقاب اپنی رخ روشن سے
سبکو ہو جائی یقین مہر درخشان نکلا

قتل عشاق کو کافی ہے چھری مژگان کی
لیکے وہ ترک عبث خنجر بُران نکلا

چاندنی رات کا عالم ہے مری تربت مین
داغ دل نور مین رشک مہ تابان نکلا

اشک ریزان صفت شمع تھی لاکھون دلسوز
آپکی بزم سے کیا کہین ہے نالان نکلا

اوسنی ہوئی تھی جہان دست حنائی اپنی
بدلی سبزی کے وہان پنجۂ مرجان نکلا

باعث ضعف تن زار نہین کہلتا تھا
دل مین آخر کمر یار کا ارمان نکلا

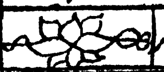
اب نہین زیست کی امید ہی آ ہی تو آ
دم کوئی دم مین مرا عیسی دوران نکلا

یاد گیسو مین کیا دھیان لب جانان کا
شام ہو کر مین سوئے شہر بدخشان نکلا

ہو گئی وجہ پریشانی خاطر معلوم
دل گرفتار خم گیسوی پیچان نکلا



آبرو سمنہ سبکدوش ہوئی سر دیکر



۳۱	تیغ قاتل ہے کا گردن پہ کچھ احسان نکلا	۱۱

ہے گرفتار اک جہان ہم کیا / دام الفت ہے زلف برہم کیا

وہ ہے آئیگا اونکی فقرون مین / جو نہین جانتا کہ ہی دم کیا

کہا ہی جاتا ہے دلکو گھن کیطرح / جانکا میرے روگ ہے غم کیا

بلبے شوخی کہ نزع مین پوچھا / سچ بتاؤ نکلتا ہے دم کیا

مئ وحدت کا جسنے جام پیا / اوسکے نزدیک ساغر جم کیا

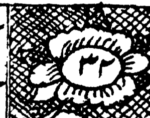
تیری بیمار چشم کا او بت / ہو معالج مسیح مرہم کیا

جب ہے اقرار بوسی دینی کا / اسمین پہر شرط بیش او رکم کیا

زلف نے تیری جنکو مارا ہے / اونپہ تاثیر کر سکے سم کیا

غم عاشق کا حال سنکی کہا / ہم سمجھتے نہین کہ ہے غم کیا

ہے جو آمادہ اشکباری پر / قصد طوفان ہے چشم پرنم کیا



شافع المذنبین ہے اپنا نبی
حشر کا آبرو ہمین غم کیا



یار آتا نظر نہین آتا / غم یہ جاتا نظر نہین آتا

آب دیدہ بجھے آتش دل کو / اب بجھاتا نظر نہین آتا

مجکو جینا فراق مین تیرے / نہین آتا نظر نہین آتا

بخت خفتہ کو میرا نالہ دل / اب جگاتا نظر نہین آتا

ہون وہ لاغر کہ اوسکی دربانکو / گھر مین جاتا نظر نہین آتا

دہن یار باعث تنگی / نہین آتا نظر نہین آتا

ابتو اس ناتوان کا نالہ ہے — سر اوٹھاتا نظر نہین آتا

اپنی انکھون مین جز تصور یار — اب سماتا نظر نہین آتا

سقف گردون کو میرے آہ بغیر — کوئی ڈہاتا نظر نہین آتا

زندگی کے یہ غم کوئی جز مرگ — اب گہٹاتا نظر نہین آتا

٣٣

آبرو کو بجز ترے ای یار

کوئی بہاتا نظر نہین آتا

١٧

ٹھوکر سی دکھاتی ہو چلن فتنہ گری کا — اس چال سے دل ہیتے ہو کبک دری کا

غمزہ ترا موجد ہے صنم فتنہ گری کا — اور نازنی انداز اوڑایا ہے پری کا

کہل جاتے ہین سینی مین گل داغ جو اس سے — نالہ ہے کہ جہوکا ہے نسیم سحری کا

انکہین تری کہولی کا سر انالۂ دلکش — اک تیر سے بل نکلی گا سب کج نظری کا

کہلجائی گی باریکئ فکر شعرا صاف — باندہین گی جو مضمون تری نازک کمری کا

پروردۂ آغوش جنون دل رہے یارب — سر پر مری سایہ رہے شوریدہ سری کا

مین گوہر دل بی لئی بوسی کی نہ دون گا — لپکا ہے اگر اونکو تو ہو مفت بری کا

ملتی ہے رہ عشق بہے سرحد عدم سے — عنقا ہو کیون نقش قدم رہگذری کا

منظور ہے اونکو دل عاشق کا جلانا — بیوجہ نہین شوق لباس اگری کا

قمری ہوئی طوق گلوگیر سی آزاد — پایا ہے تو کیا سرو نے پہل بی ثمری کا

مقبول دربار یہ ہوتی نہین ہرگز — ہے اپنی دعائین بہی اثر بی اثری کا

تاثیر ہے پیری مین فزون نالۂ دل کی — ہوتا ہے اثر جلد دعائی سحری کا

اوس شوخ کے باتونپہ نہ بہول ای دل نادان — عاقل ہے تو قائل ہو کہو لی کے کہری کا

اوس شوخ کے بالوں پہ نہ بہول ای دلِ نادان
عاقل ہے تو قائل نہو کہوٹے کے کہری کا

ایسو جہمر چٹکتا نہین گلزار مین غنچہ
دم بہرتا ہے شاید کہ نسیمِ سحری کا

ای دل نہ اولجہہ زلف پریزاد سے ہرگز
دیوانے یہ سودا ہے بڑی دردسری کا

ای دیدۂ دیدار طلب کیون نہو شاباش
قائل ہر اک اختر ہے تری منتظری کا۔

٣٢

ہرجائی سے ای آبرو دل کو نہ لگاؤ
دیتا ہے بہت رنج تعشق سفری کا

١٤

لبریزِ مئی عشق ہے پیمانہ ہمارا
ہر ایک سخن کیون نہو مستانہ ہمارا

دل کرلیتے ہین حسنِ رخِ احمدؐ پہ تصدق
اس جنس کے قابل نہین بیعانہ ہمارا

یارب دلِ صدچاک اوسی مین رہی اولجہا
گیسوئی محمدؐ مین ہو یہ شانہ ہمارا

ہو عشقِ نبی دور ہو اصنام کی الفت
مسجد ہو الٰہی کہین بتخانہ ہمارا

چشمانِ نبی کی ہے جگہ شیشۂ دل مین
حورون کے عمل مین ہے پریخانہ ہمارا

سو جان سے قربان ہے زلفون پہ نبی کی
پریون پہ ہے شیدا دلِ دیوانہ ہمارا

ہے پیشِ نظر ابروی خمدارِ محمدؐ
ہے سمتِ حرم سجدۂ شکرانہ ہمارا

رخسارِ پُر انوار پہ آئی ہے طبیعت۔
ہے صاحبِ اسلام سے یارانہ ہمارا

تر دیکہکے کہتے ہین مژہ مردمِ دیدہ
چہرا کا ہوا رہتا ہے یہ خسخانہ ہمارا

پہر رخِ احمدؐ نے جگہ قلب مین کی ہے
اب برجِ قمر بن گیا کاشانہ ہمارا

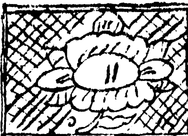
اوس چشمِ سیہ مست کو دیکہیگا جب تک
ہشیار نہو گا دلِ دیوانہ ہمارا

تشریف وہ لائین گی کبہی خانۂ دل مین۔
آباد کبہی ہوگا یہ ویرانہ ہمارا

ہر غم دلِ حاسد بہی پہڑک جاتا ہی سنکر۔
کم اوسکو چہری سے نہین افسانہ ہمارا



مستی مئ عشق ٹپکتی ہے سراسر
ہے طرز سخن آبرو رندانہ ہمارا



ہے مرے دل مین خیال رخ زیبا تیرا — اوتر آیا ہے اس آئینہ مین نقشا تیرا

یہ گران مال ملا ہے مجھے سستی مولون — یعنی سر دیکی لیا مفت ہے سودا تیرا

ہے ثبوت تری ای شاہ محیط عالم — لہر مین لیتا ہے کرامات کا دریا تیرا

دہن پاک کے ہونگے نہ کبھی وصف رقم — حل کبھی فکر سے ہوگا نہ معمّا تیرا

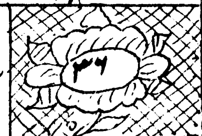
مست ہو جاہین نکیون دیکھکے اللہ والے — کم نہین نشۂ صہبا سے نظارا تیرا

مردے بھی اوٹھتے ہین اکدم مین ترا سنکے کلام — لب جانبخش ہے گویا کہ مسیحا تیرا

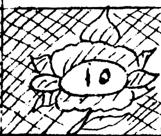
عرش پر قامت موزون کا کرین ذکر ملک — بول بالا رہے تا عالم بالا تیرا

دیکھکر حضرت موسے کو نکیون غش آئی — حسن ہے نام خدا رشک تجلا تیرا

نگہ لطف و کرم کچھ تو ادھر بھی ہو جائے — مجکو کافی ہے فقط ایک اشارا تیرا



خواب مین شب کو ہوا آپکا دیدار نصیب
آبرو جاگ اوٹھا آج نصیبا تیرا



کس منہ سے کرون وصف بیان شان عرب کا — دارا سی سوا رتبہ ہے دربان عرب کا

کم روپ نہین خلد سے بستان عرب کا — طوبی ہے ہر اک نخل بیابان عرب کا

روشن ہے قمر سے بھی مری طالع کا اختر — ذرہ ہون مین خورشید درخشان عرب کا

رکھتا نہین وہ شاہئ دارین سے مطلب — بندہ دل و جان سے ہے جو سلطان عرب کا

پڑہتا لب شیرین نبی کا مون مین کلمہ — گویا کہ ہون طوطی شکرستان عرب کا

وہ فرش زمین عرش برین سے بہی ہے اعلے — ذرہ ہے فزون مہر سے میدان عرب کا

ھی سائبان یثرب فلک کہتی ہین جسکو — خورشید بھی اک قُبّہ ہے ایوان عرب کا

کیونکر نہون یہ شمس وقمر تابع فرمان — ہی اَوج پہ اختر مہ تابان عرب کا

جب تیغ شجاعت کی کہلی آپکی جوھر — فق رنگ ہوا ڈر سے شجاعان عرب کا

اوس کان ملاحت کی صفت کرتی ہی ہردم — پہ چھلکتے یہ زبان بھی ہے نمک خوان عرب کا

تابع متکبر ہون سر سے کیون نہ عجم کے — ہین تابع فرمان ہون سلیمان عرب کا

اصحاب پیمبر ہین رہ شرع کی ہادی — قائل نہون کیون بو ذر و سلمان عرب کا

وہ بات نہین طائر سدرہ کو بھی حاصل — جو مرتبہ ہے مرغ خوش الحان عرب کا

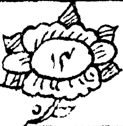
اب دیو لعین سے نہین کچھہ دغدغہ مجکو — ہی ورد زبان نام سلیمان عرب کا

آئی ہوئی آفت مرے ٹل جاتی ہی سر سے — کیا واسطہ ہے شاہ شہیدان عرب کا

وہ شان خدائی دو جہان اور مین ناچیز — کیا وصف ہو مجھسے شہ ذی شان عرب کا



پھر آبرو قرآن کی تلاوت کا ہوا شوق
پھر آیا تصور رُخ جانان عرب کا ٭



مسلک دین نبی پر جسے چلتے دیکھا — پاؤن اوس کا نہ کبھی ہمنے پہسلتے دیکھا

ہمنے بستان مدینہ مین برب کعبہ — نخل امید ہر اک شخص کا پھلتے دیکھا

راستہ اپنا دبی پاؤن لیا فتنون نے — ذکر رفتار محمدؐ کو جو چلتے دیکھا

گردش چرخ نے گو سیکڑون چالین چلین — در دولت سے نہ عشاق کو ٹلتے دیکھا

کلمہ گو ہوگئی تربت مین نکیرین مرے — نام احمدؐ کو زبان سے جو نکلتے دیکھا

چشم میگون محمدؐ کی تصور مین مدام — چشم سے چشمۂ رحمت کو ابلتی دیکھا

روضۂ پاک مین یہ کچھہ ہی صفائی بخدا — کہ وہان پائی نظر ہمنے پہسلتے دیکھا

بزمِ میلادِ محمدؐ مین فرشتونکو بھے | پاس آداب سے زانو نہ بدلتے دیکھا

داغِ عشقِ رخِ احمدؐ مین ہے کیا یکرنگی | کبھی اس گل کو نہ بو باس بدلتے دیکھا

اوسکا شاہانِ عجم مان گئی سب لوہا | میان سے تیغِ عرب کو جو نکلتے دیکھا

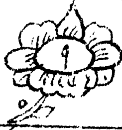
حالِ بیتابیِ دل اپنا تو کھلا حضرت پر | دلکو تھامون مرے پہلو مین اوچھلتے دیکھا

وادیِ یثرب و بطحا مین ادب کے جاتے | کہ یہان برہنہ پا خضر کو چلتے دیکھا

کیا سینہ بخت سے ہو پیرو دینِ مبین | زاغ کو ہنس کی رفتار نہ چلتے دیکھا



آبرو دونو جہان مین بخدای دو جہان
ہمنے بنے عشقِ نبی کام نہ چلتے دیکھا



یا نبی جسنے کہ دیدار تمہارا دیکھا | اوسنے اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا

ذاتِ خالق ہے جو بے مثل تو تم بے ہمتا | ہمنے اوسا نہ سنا کوئے نہ تمسا دیکھا

شیفتہ ہو گئی جبریلِ امین سو جان سے | قامتِ پاک کو جب ہمسرِ طوبے دیکھا

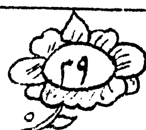
کاش وہ دن ہمین روزی ہو کہ بشر سے یہان | لوٹ کر آئین تو سب پوچھین کہ کیا کیا دیکھا

سیرِ فردوس کی دل مین نرہی اوسکی ہوس | جیتے جی جسنے کہ گلزارِ مدینا دیکھا

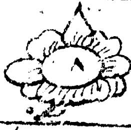
ماہ و خورشید کو اوس بادشہِ عالم کی | آستانے پہ سدا ناصیہ فرسا دیکھا

سینۂ پاک کو آئینہ سے دین کیا تشبیہ | موج زن اسمین سدا نور کا دریا دیکھا

پائی بیمار نے صحت مرضِ عصیان سے | اک نظر تمکو جو ای خضرِ مسیحا دیکھا



آبرو بتکدہ و کعبہ پہ کیا ہے موقوف
ہمنے ہر شی مین اوسی نور کا جلوا دیکھا



جو دم بھرتی ہین دل سے شافعِ محشر کی قامت کا | نہین ہے دغدغہ اونکو ذرا روزِ قیامت کا

لکھون جب وصف رفتار براق سید عالم
لکھ جائی نکیون پھر رنگ شوخی طبیعت کا

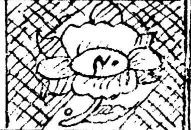
محبت انکی یون زنگ کدورت شرک کھوتی ہے
اوڑا دیتی ہے صیقل جسطرح خاکا کدورت کا

حبیب حق ہین جو چاہین گی خالق سی وہی ہوگا
انہین مشکل نہین کچھہ بخشوانا اپنے امت کا

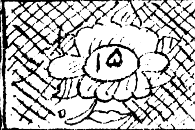
تصدق مین سر اقدس کی یہ رفعت ہوئی حاصل
کہ گوشہ لامکان سے ملگیا تاج شفاعت کا

زمانے مین رہی گا حشر تک یا مصطفے چرچا
تمہاری خلق کا الطاف کا مہر و مروت کا

بہت مدت سے ہو مومن جلوۂ دیدار کا طالب
دکھا دی یا خدا اسکو جمال پاک حضرت کا



مسلمانون سے کوئی جا نہین ایسی آبرو خالی
عرب سے تا عجم پہیلا ہوا ہے دین حضرت کا



ردیف بای موحدہ

تاب الم نہ طاقت ضبط فغان ہے اب
یہ ضعف کا ہے زور کہ نوبت بجان ہے اب

یوجہہ ہی سبب نہین آتی کسی کی یاد
شاید وہ مجھپہ پہلے سے کچھہ مہربان ہے اب

سب روز حشر آئین گی یکسان وہان نظر
کوئی قوی ہے کوئی یہان ناتوان ہے اب

دولت سرائے یار مین ہی اکٹھے جائینگے
غماز ہے کوئی نہ کوئی پاسبان ہے اب

ہاتھون سے اپنے مشفق من دلکو تہام لو
وقت بیان صدمۂ درد نہان ہے اب

دو نوجہان سے ایک نظارہ مین کہو گیا
ایدل وہ تاب و طاقت و تسکین کہان ہے اب

وہ کجروی کہان ہے کدہر ہے وہ سرکشی
چکر مین دود آہ سے کیون آسمان ہے اب

بھاگے نہ ہیکلے سوئی عدم خوف ہی مجہے
چمکا ہوا سا توسن عمر روان ہے اب

پہلے ہی سی ہی رشک رقیبونکا جاگزین
ای یاد یار دل مین ٹھکانہ کہان ہے اب

یان غمسے قد جھکا وہان ابرو کا بل گیا
ٹیڑہا ہوا جو تیر تو سید ہے کمان ہے اب

باہین گلی مین ڈالکی سوتی تھی میرے ساتھ
کیونکر وہ لطف صحبت کہان ہے اب

جسپر کہ فخر و ناز تھا ای جان جان تمہین
وہ حسن وہ شباب وہ جوبن کہان ہے اب

یان جانکے لبونپہ اونہین ہے خیال تک
ای مرگ المدد کہ دم امتحان ہے اب

گشتگان راہ محبت کی خاک ہے
دریا و دشت مین جو یہ ریگ روان ہے اب

۴۱

عزت کا آبرو کی نگہبان ہے خدا
خنجر بکف ہے یار دم امتحان ہے اب

۵

گرچہ شب برات ہے عیش و طرب کی شب
لیکن شب فراق ہے ظالم غضب کی شب

اندہیرے کے سوا نہین دیکھا جہان مین کچھہ
گویا ہمیشہ اس سرا مین رہی آکی شب کی شب

ہمدم نہ پوچھہ کچھہ شب ہجر انکا مجھسے حال
آفت کی شب ہے قہر کی شب ہے غضب کی شب

ہے سر پہ مانگ اوس بت کافر کی رخنہ زلف
وہ شام کی ہے صبح تو یہ ہے حلب کی شب

۴۲

ہو جلد وصل یار کا ای آبرو نصیب
گزری مری بھی جیسے گزرتی ہی سب کی شب

۷

آئی ہی یاد چشم فسونگر تمام شب
رکہتا ہون اپنے سامنی ساغر تمام شب

مرغوب ہے جو الفت مژگان فتنہ گر
پہلو مین اپنی رکھتا ہون خنجر تمام شب

سولی دیا نہ تیری جدائی نے ایک پل
کانٹے تڑپ تڑپکے ہے دلبر تمام شب

ہے دل خیال گیسو و رخسار یار مین
آئینہ سان مین رہتا ہون ششدر تمام شب

افشان جبینی جبین پہ جب عرق رشک ماہ کی
جہپکا کئی ہین دیدۂ اختر تمام شب

آئی گا مشک خاک ہمارے خیال مین
سونگھے ہے اونکی زلف معنبر تمام شب

ہون دنگ شکل آئینہ کیونکر نہ آبرو
وصلت مین بھی رہی وہ مکدر تمام شب

ردیف بای فارسی

۴۳ — ۱۹

مشتاق ہون جمال منور دکھائین آپ — یہ لن ترانی اور کسیکو سنائین آپ

عالم خرام ناز کا ابھی دکھائین آپ — ٹھوکر سی خفتگان عدم کو جگائین آپ

مستی لگا کی ہونٹونپہ بیڑہ چبائین آپ — گل کو ہنسائین تختۂ سوسن کھلائین آپ

دل لیکی کیا کیا ہے ہمارا بتائین آپ — یون ٹیڑھی ہو کی ہمکو نہ سیدھے سنائین آپ

پی پی کی پالی دینگی دعائین دہان زخم — گر پیاس آب تیغ سی انکی بجھائین آپ

صرف نگاہ ناز سی گو ہے حضور کو — پر دلپہ ایک تیر تو میری لگائین آپ

مطلب کسے میری سنکی وہ کہتی ہین ناز سی — بس بس زیادہ مجھسی نہ باتین بنائین آپ

نکلو گی غیب کو بہیس بدل کر تو ہوگا کیا — ظاہر کرین گی تمکو تمہاری ادائین آپ

ہنستی ہو میری گریہ و زاری پہ اسقدر — معلوم ہو جو ناز کسیکے اوٹھائین آپ

ہوتا ہون یاد مصحف عارض مین جان بحق — یسین ابتو بھر ہمیں سنائین آپ

تیر نگاہ ناز سی مین مرہی جاؤنگا — ہی فیصلہ اسی پہ نہ خنجر دکھائین آپ

بادل گھرا ہی چار طرف پڑتی ہی پھوار — ای برق وش ہین کوئی ساون منائین آپ

مین ابتو یاد ابروئے پرخم مین مرگیا — گھی کی چراغ طاق حرم مین جلائین آپ

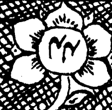
ای جذب دل اثر ہی نہین تجھہ مین خاک بھی — ورنہ وہ بن بلائی میری پاس آئین آپ

الفت ہو گی غیر سی ہان ہان ہو ایقین — ہین ہین نہ میری روبرو قرآن اوٹھائین آپ

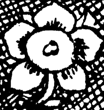
مجھسے شب وصال وہ یہ کہکے سو رہے — میرا ہی حلوا کہائین جو مجکو جگائین آپ

مینی لیا جو بوسۂ لب دل نی یون کہا — کیا خوب ہم تو بیٹھ گئین آم کہائین آپ

کیسین دلو غیر اوٹھتی ہین جاتی ہین جانسی — بندہ عاشقونکو نہ دین بد دعائین آپ



زلفونسے اونکی ربط بڑہاتے ہو آیمرد
کیون اپنی سر پہ لاتی ہو تم یہ بلائین آپ

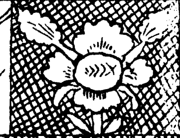


ہوگیا ایسا مریضِ غم ترا ایکبار چپ
بیٹھی ہین چپ ہمنشین پاس اوسکی اور غمخوار چپ

ہی دہن تنگ اسقدر اوسکا نہین جائی سخن
کچھہ غرورِ حسن کی باعث نہین وہ یار چپ

کہینچ چکا نقشہ دہن کا مانی و بہزاد سے
تک رہی ہین وحشیونکی طرح روئی یار چپ

فضلِ خالق سی وہ بت ہر دم ہے مجھسے ہمکلام
بات بن پڑتی نہین پہرتی ہین سب اغیار چپ



گفتگو حد سی زیادہ کہوتی ہی انسان کی قدر
آبرو یہ یاد رکھہ رہتی ہین سب ہشیار چپ





ردیف تای فوقانی



کاٹی جب غیر نی تمہارے بات
ہوگئی ہمکو زخم کارے بات

اب کہان وہ رہی تمہاری بات
پیش آئی اجی ہمارے بات

کبھی اقرار ہے کبھی انکار
کوئی پوری نہین تمہاری بات

دم مین دہن یس کو پہنسا لینا
ایک ادلنے سے ہے تمہاری بات

حضرتِ دل اگر وہ روٹھہ گئے
خاک ہو جائیگی تمہاری بات

کسکی عزت کہان کی مہر و وفا
زر کی ای سیم تن ہے ساری بات

بولی وہ سنکی حالِ دل میرا
سب غلط ہے اجی تمہاری بات

سنکی وہ ہنستی ہنستی لوٹ گئے
تھی نگر گدگدی ہماری بات

روز اوڑاتی ہو مجہکو فقرو نمین
ای پری یہ دہی کیسا تمہاری بات

بیٹھی ہین وہ جگر پہ ہاتھہ دہری
پر اثر کیا ہے تھی ہماری بات

ایک بھی بات بن نہین پڑتے ۔ ایسی بگڑی ہے کچھہ ہماری بات

دل کی گردن سے تیغ قاتل نے ۔ کیا ہے سر سی سری اوتاری بات

دہن ولب پہ جان جاتے ہے ۔ اسلیئے سنتی ہین تمہاری بات

شب کو آنا اگر نہ تھا منظور ۔ کیون زبان دیکی تمنی ہماری بات

ہو نہو کچھہ تو پانے مرتا ہے ۔ پی گئے سنکے وہ ہماری بات

ہوگئی صبح دل کی دل مین رہے ۔ کہنے پائے نہ اونسے ساری بات

بوسہ مانگا تو بولے پہیر کے منہ ۔ چڑہی ہمکو ہے تمہاری بات

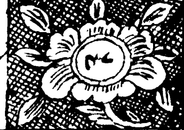
قبر پر گر نہ آؤگے پس مرگ ۔ خاک ہوجائیگی ہماری بات

خط سے گرمی رخ ہوئی کافور ۔ ٹہنڈی اب پڑ گئے تمہاری بات

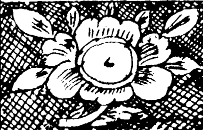
وہ شب وصل ہوگئے ناراض ۔ بن کی بگڑی ہے کیا ہماری بات

رام اوس بت کو کرلیا دم مین ۔ رکھی اللہ نے ہماری بات

کسلئے منہ تہوتہائے بیٹھے ہو ۔ کسنے مانی نہین تمہاری بات



وصف دندان یار خوب لکھے ۔ آبرو رکھی تمہاری بات



خوب ہمنے یہ آزمالے بات ۔ ہوگی رہتی ہے ہونے والی بات

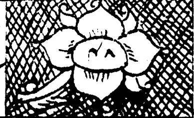
بوسہ مانگا تو ترش رو ہوکر ۔ کیا کنہالے مین اونسنے ٹالی بات

بات جاتی جو ہجر مین جیتے ۔ موت نے آکے کیا سنبہالی بات

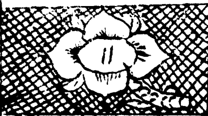
بات کب ہم کسیکی سنتے تھے ۔ عشق مین اب ہوئی ہے گالی بات

ہر سخن ہے تمہارا ذو معنے ۔ بات مین تمنے اک نکالی بات

غمزہ ہے بات بات مین اوسکے ‏— سب سی کرتا ہے وہ نرالی بات



ہر سخن اوسکا پر معانی ہے
آبرو کی نہین ہے خالی بات



جاگا جو ساتہ غیر کی دلبر تمام رات ‏— سوتی تھی میری بخت مکدر تمام رات

گروا رہے وہ زلف معنبر تمام رات ‏— شبتو کیطرح سے ہو معطر تمام رات

یارب گزارین ہجر کی کیونکر تمام رات ‏— ہو جائین ہم تمام نہو گر تمام رات

روتا ہون مین جو یاد مین اوس چشم مست کے ‏— آنکھین مجھے دکھاتی ہین اختر تمام رات

دیکھا کیا مین خواب مین ابروی یار کو ‏— اپنا گلو رہا تہ خنجر تمام رات

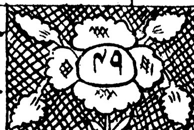
ہے چشم سرگین تری یا رخ کی نور سی ‏— آنکھون مین آگئے ہے سمٹکر تمام رات

سویا وہ ساتہ غیر کے تو جاگتی رہی ‏— ہم اور بخت غیر مقرر تمام رات

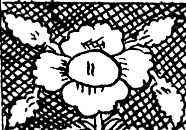
رہتا ہے شغل شور و فغان یاد زلف مین ‏— سر پر اوٹھائی رہتا ہون گھر تمام رات

شبکو وہ مہروش جو یہان جلوہ گر رہا ‏— دن میری گھر تھا اور تھی باہر تمام رات

ہجر صنم مین شبکو جھپکتی نہین ہے آنکھ ‏— پڑتی یونہین ہین نیند پہ پتھر تمام رات



ہر دم خیال عارض و گیسوی یار ہے
ہی شغل آبرو یہی دن بھر تمام رات



آئی نہ آپ راہ دکھائی تمام رات ‏— یان منتظر کو نیند نہ آئی تمام رات

دل نی اوٹھائی رنج جدائی تمام رات ‏— پر حیف ہے کہ موت نہ آئی تمام رات

افشان تری جبین کی جو یاد آئی زہرہ وش ‏— تارون سے مینے آنکھ لڑائی تمام رات

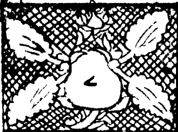
یاد آگیا کسیکا اوترنا جو بام سی ‏— کی فوج غم نی ولیہ چڑھائی تمام رات

کیونکر نصیب اوسکو ہو سکو کہ جو رہے
گو مبتلا بلا مین ہوے عاشقو نکے دل
انکہین دکہائین مجہکو کہیے زلف پر شکن
اک پل بہی نیند آئے نہ انکہون مین تمام کو
ہم دن کو محو یاد رخ مہ جبین رہے
شبکو نہ آئی آپ جو ای غیرت مسیح

محو حیا ارنگ طلائی تمام رات
سنتے تو اپنے زلف بنائے تمام رات
کرتی رہی وہ ہوش ربائے تمام رات
ناوک نے دل کے دہوم مچائی تمام رات
کاکل کی یاد مین نہ کل آئی تمام رات
پہری یہ مردنی رہی چہائی تمام رات



کیفیت فراق کہون کیا مین آبرو
آرام دل کو نیند نہ آئی تمام رات



کہبگئے انکہون مین کس حور لقا کی صورت
جسنے دیکہے نہین یان شکل تمان ای اہد
مرکے لمجلائین گی اوس جان جہان سے ایدل
تیغ نازبت سفاک سے ہو جائین شہید
دیکہا بیمار محبت کو تو عیسے نے کہا
تیری بیمار لب و چشم کا کیا حال کہون

کہ بری ہی نظر آتی ہے بلا کی صورت
خاک وہ حشر مین دیکہے گا خدا کی صورت
ہمین کیا غم جو یہ مٹجائی گی خاکی صورت
بہی آئی ہے نظر ہمکو بقا کی صورت
نہین جز شربت وصل اسکے دوا کی صورت
نہ تو ہے موت کی شکل اور نہ شفا کی صورت



آبرو ماہ کا منہ ہی کہ ہوا اوس ہمسر
مہر تک جسکے نہین ہے کف پا کی صورت



کہان ہے ماہ کو روئی جناب سے نسبت
تمہاری رخ کو جو ہی آفتاب سے نسبت
بہر وسا دم کا نہین ہمکو بحر ہستی مین

نہین ہے ذرہ کو کچہ آفتاب سے نسبت
تو ہی نقابکو مشکل سحاب سے نسبت
کہ عمر رکہتی ہے اپنی حباب سے نسبت

دم مقابلہ کیونکر نہ پانی پانی ہوے — کہان ہے ابر کو چشم پر آب سے نسبت
مقابل اونکی کف پاسی جبکہ بدر نہین — تو پہر ہلال کو ہی کیا رکاب سے نسبت
صفائی دلمین نکیونکر ہو محبت یار — ہماری شیشہ کو ہے آفتاب سے نسبت

ڈبویا آبرو الفت نی شعلہ رو یونکی
بجا ہی ہوا گر آتش کو آب سے نسبت

ردیف ثای مثلثہ

(۵۲) (۹)

کیون ہو تم مجہسے خفا کیا باعث — کیا سبب کیا ہے خطا کیا باعث
آتش رخ سے تری جلتا ہے — طائر رنگ حنا کیا باعث
ناز کی چال چپلا کون ای دل — ہو گیا حشر بپا کیا باعث
بن گئے دشمن جان عاشق — ناز و انداز و ادا کیا باعث
پہر لی ہے کسکی ہوا خواہے مین — ہی جو بر باد صبا کیا باعث
دل کی لیتی ہے دل عاشق سے — آپکی زلف دوتا کیا باعث
بنت لیوین لے پس مرگ مری — سوگ میرا جو رکھا کیا باعث
دل مرا کاکل پیچان نے تری — کیون گرفتار کیا کیا باعث

آبرو دلبہ کسی ابرو نے
کام سیفی کا کیا کیا باعث

در بیان میلاد

(۵۳) (۱۶)

پڑتا دم تحریر جو حرفوں پہ ہے دم آج — گفتار مسیحا ہی کہ رفتار قلم آج
ہی جوش مین حسن شہنشاہ امم آج — کم جام سفالین سی ہی کسی ساغر جم آج

خوش ہو کی سناتی ہین ملک مژدۂ میلاد / دیتی ہین مبارک کہ خوشی اہل حرم آج

پہ ہم در و دیوار سی آتی ہین صدائین / خوش ہو کہ ہی میلاد شہنشاہ امم آج

و بارۂ کسری کی گری کنگری چودہ / وہ سر ہوا اصنام کا خم سوی قدم آج

پیدا وہ ہوا صاحب صمصام کہ جس سے / تہرا گئی اہل عرب و اہل عجم آج

جبریل فلک سے وہ پئے تہنیت آئے / وہ ہو گیا کعبہ پہ نصب سبز علم آج

ابلیس پہاڑ دن مین چہپا خوف سے جا کر / زور اوسکا ہوا قدرت اللہ سے کم آج

ہے نور سی معمور ہر اک خانۂ تاریک / ہر ایک ہوا مورد الطاف و کرم آج

جو ہین پہ ہر اک گل ہی امنگون پہ ہی سبزہ / ہر سمت سی مستانہ اوٹہا ابر کرم آج

آتی ہی ہر اک سمت سے آواز خوشی کی / گم صفحۂ دنیا سی ہوا نام الم آج

ابروی محمد کی مین اوصاف ہون لکہتا / کرتا ہون قلم سی سر کفار قلم آج

اوس پہول سی رخسار کا ہے مین تصور / ہی خانۂ دل غیرت گلزار ارم آج

مضمون کمر ایکا ترکیب سے باندہا / دیکہہ آئی ہین حکمت سے ہم اقلیم عدم آج

طی سر سے کریگا یہ رہ نعت نبی کو / ٹہرے کا کسی جا پہ نہ رہوار قلم آج



وہ صل علی میری ہر اک شعر پہ کہتا / ای آبرو ہوتا اگر حسان عجم آج



جو پوچہتی ہو مجہسے گنہگار کا مزاج / بدلا ہوا ہی آج تو سرکار کا مزاج

نازک ہوا ہے ابتو یہ مجہہ زار کا مزاج / اوٹہتا نہین ہے اوس بت عیار کا مزاج

سودائیون سے اپنی بہی لیتی ہی بل کی یہ / بلبی تمہاری کاکل خمدار کا مزاج

درد و فغان و حسرت و آہ و غم و بکا / ہم سی ملا ہی اب نہین دو چار کا مزاج

خاطر مین لائی کب وہ مہ و مہر کو بھلا
ہی چرخ ہفتمین پہ میرہی یار کا مزاج

پرسش نہین ہے زلف کی سودائی کی کہین
کوئی بھی پوچھتا ہے سیہ کار کا مزاج

اک پل مین ہمنی دیدۂ تر سے گھٹا دیا
تھا کیا ہوا یہ ابر گہربار کا مزاج

لاتی نہین خیال مین یہ طولِ روزِ حشر
ہے کس بلا کا میرے شبِ تار کا مزاج

اس جستجو مین صورتِ عنقا ہے عقل گم
پایا نہ مینی آج تک اوس یار کا مزاج

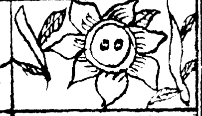
ایسا ہی چشمِ یار ہے مجھ زار کی طرف
بیمار پوچھتا ہے یہ بیمار کا مزاج

ہے سر بسر یہ قاتلِ عشاق دلفگار
کتنا ہے تیز ابروی خمدار کا مزاج

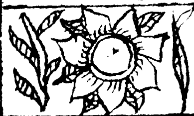
خالی نہین ہے رشتہ سے تسبیح کوئی بھی
زاہد ہے ایک سجہ و زنار کا مزاج

ہے جیسی روح ویسی فرشتی زمین اگی
صاحب نکیون پسند ہو اغیار کا مزاج

اوس غنچہ لب کو دیکھے تو گلہائی باغ سی
بیزار ابھی ہو بلبلِ گلزار کا مزاج



ٹیڑھی یہ چال چلتا ہی ای آبرو مدام
بگڑا ہی کیسا ہی چرخِ جفا کار کا مزاج



ردیف حای حطی

تیر مژگان ہے اوڑایا دل نشانی کی طرح
خوب کی ایجاد دشمنی آزمانے کی طرح

یاد خالِ چہروش مین جا بسی مین تنگ ہون
یہ ہین ڈالی آسیای چرخ دانی کی طرح

درد دل سنی سے ہوتا ہے اگر برہم مزاج
قصۂ الفت ہے کوسن لو فسانی کی طرح

کیون نہ کھلجائین دلِ صد چاک کی اپنی نصیب
کوچۂ گیسو مین جا نکلی جو شانی کی طرح

واعظو کچھ ڈر نہین خورشیدِ محشر کا ہمین
ظلمتِ عصیان ہے سر پر شامیانی کی طرح

روح گھبرا کر یہ کہتی ہے فراقِ یار مین
کالبد بار ہے مجھکو قید خانی کی طرح

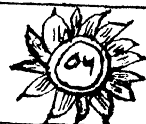
تیرسا دنیا مین کوئی ہی اور بھی ناوک فگن
دلکو پہلو مین اوڑا لی ہو نشانی کی طرح

دیکھتے ہو مجھکو جب بجالی ہو غصّے ہی آگ
آپنی آچھے نکالی ہی جلالی کی طرح

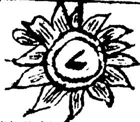
کام آجائین گی اکدن اسی ہتو گو ہین غریب
آنکہ کیون ہمسی بدلتی ہو زمانی کی طرح

دیکھکر ویج اوسکی مٹجالی ہین ملین سبین
سیکھی ہی اوس شوخ نی کیا ہی ستانی کی طرح

بلبلو پہولو نہ اتنا چند روزہ ہی بہار
باغ مین کیون ڈالتی ہو آشیانی کی طرح



شکل بیمارونکی جو تمنی بنائی آبرو
ہی بھی اوس رشک عیسیٰ کی بلا کی طرح



وصل کی شب شام سے آتی ہے صبح
ہجر کی شب مین کہان جاتی ہے صبح

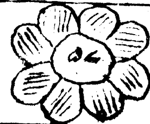
چاک کرتا ہون گریبان شکل گل
جب طبیعت میری گہبراتی ہے صبح

پخ دیتی ہے یہ وصل و ہجر مین
روز ہمپر اک غضب ڈہاتی ہی صبح

دنکو رو رو کر کیا کرتا ہون شام
شام سی رد رد کی ہو جاتی ہی صبح

وہ نہین سنتا تری ای عندلیب
گل کی آگے کان کیون کہاتی ہی صبح

جب یہان آتا ہی وہ خورشید رو
شام کی بھی صاف بجاتی ہی صبح



آبرو یونہین بسر ہوتی ہی عمر
گاہ شام آتی ہی گہ آتی ہی صبح



ردیف خائی معجمہ

اوس گل کا جو دیکھا ہی کبھی پیرہن سرخ
ہی رشک سے پہنی ہوئی لالہ کفن سرخ

کب زخم نمایان ہین تری تیغ کی تن پر
اوترک یہ پہولا ہے خزان مین چمن سرخ

ہو رشک سے دل خون عقیق یمنی کا
سن پائی اگر یار کا وصف دہن سرخ

پہولی ہے شفق چرخ پہ ای جان جہان آج | تم بہی تو دکھا دو اسے اپنا بدن سرخ

(۵۸) (۶)

ای ابرو پہ جا مین سے پہر خون کے دریا
پہنے ہو کوئی آج مین جیسے پیرہن سرخ

وہان ہے نشۂ می سے جو چشم جانان سرخ | تو خون رونی سی میری بھی انکھہ ہے یان سرخ
ہوا ہے خون کسی بیگنہ کا دامن گیر | نہین سجاف ہے قاتل کی گرد دامان سرخ
یہ کسکے اشکونسے بہتے ہین خون کے دریا | کیا ہے کسنی لہو رو کی رنگ مرجان سرخ
نکیونکر اپنے گمان نیلم و عقیق کا ہو | مسی سے اودہی ہین لب رنگ پان سی دندان سرخ
شہید ہو کی دو عالم مین سرخرو ہو جاؤن | میرے لہو سی جو ہو اوسکی تیغ برّان سرخ

(۵۹) (۷)

نہو گا ماہ کبہی اوسپہ آبرو سرسبز
کہ زرد رو ہے وہ اور رنگ روی جانان سرخ

کون کہتا ہے کہ خورشید سی ہمتا ہی وہ رخ | نہ کبھی سایہ دسی رخ کا ہے ایسا وہ رخ
دلکے آئینہ مین اسطرح سمایا ہے وہ رخ | مردم چشم کی جا انکھو نمین پہرتا ہی وہ رخ
مجہسے کیا پوچہتے ہو ہم ہین کہ کیسا ہی وہ رخ | صاف تو یہ ہے مہ و مہر سے اچھا ہی وہ رخ
مہر ہے ماہ ہے یا برق ہے یا شعلہ ہے | شمع ہی گل ہے دل زار بتا کیا ہی وہ رخ
رخ روشن سے جدا ہوتی نہین زلف سیہ | زلف زنجیر ہے فدا زلف پہ شیدا ہی وہ رخ
کیا صفائی رخ محبوب بیان ہو جسنے | دید کو اپنے خود آئینہ بنایا ہے وہ رخ

(۶۰) (۹)

آبرو اوسکے صفت حد بیان سے ہے فزون
اوسکا دل جانتا ہے جسنے کہ دیکھا ہی وہ رخ

ردیف دال مہملہ

مسجودِ قضا ابروی خمدارِ محمد — معشوقِ قدر طرّهٔ طرّارِ محمد

ہون روز ازل سی مین طلبگارِ محمد — یارب ہو میسّر مجھے دیدارِ محمد

کچھ مجھکو ہوس ظلّ ہما کی نہین ای دل — کافی ہے مجھے سایۂ دیوارِ محمد

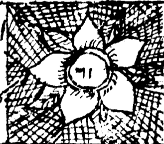
انسان تو کیا جن و پری حور و ملائک — ہین عرش سی تا فرش طلبگارِ محمد

کچھ حرص نہین خلد برین کی مجھے واللہ — یہ سر ہو مرا اور ہو دیوارِ محمد

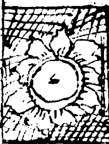
کیا مجھپہ ہے موقوف ہر اک جن و ملک ہے — سو جان سے وارفتۂ رفتارِ محمد

کب او سکے ہے شفا حضرت عیسیٰ سے ممکن — جسکا دل بیمار ہے بیمارِ محمد

سودائے نہین حضرت یوسف کا عزیزو — ہون نقد دل و جان سے خریدارِ محمد



ای ابرو کیون جاؤن کسی اور کی در پر
کافی ہی مرے واسطی سرکارِ محمد



یہ اک ادنیٰ سی ہے شانِ محمد — کہ ہی فردوس ایوانِ محمد

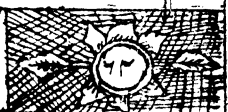
مہکتا ہی لباسِ جسم جس سے — ہی وہ خوشبوی دامانِ محمد

درود اوسپر فرشتے بھیجتی ہین — جو ایدل ہے ثنا خوانِ محمد

بشر کیا اوسکا رتبہ جانتا ہی — سمجھتا ہے خدا شانِ محمد

الٰہی نزع مین لائین وہ تشریف — مین جب دیکھون مرتی دم آنِ محمد

جنہین ہے آل اور اصحاب سے عشق — بلاشک ہین وہ خاصانِ محمد



خجل ہین آبرو جس سے مہ و مہر
وہ ہی پرنور ایوانِ محمد



ردیف ذال معجمہ

شوق ہوا پرتو رخ سے جو سراپا کاغذ
چاند عارض تھا ترا اور کتان تھا کاغذ

جب تری چشم غزالین کی لکھے وصف آہوین
چوکڑے بھرنے لگا ہنسکے پکارا کاغذ

لکھون کچھہ حال جو بیتابی دل کا اپنے
بنکے اوڑ جائی یقین ہے ابھی پارا کاغذ

یاد لکھنے مین جو وہ روی کتابی آیا
ہوگیا اشکون سے بہکر کف دریا کاغذ

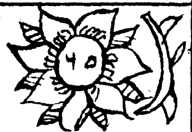
اتنے اوس غیرت بلقیس کو لکھتے نامے
ہوگیا صفحۂ آفاق سے عنقا کاغذ

حال وحشت کی جو مین دست درازی کا لکھون
نظر آنی لگی خط کف صحرا کاغذ

نور آنکھونکا بڑہا ضعف گھٹا پڑہکے وہ خط
قوت دل ہے کہی آنکھہ کا تارا کاغذ

کیون نہ دیوانہ ہون مین دیکھکے مثل مجنون
زلف لیلی کا ہے سطرون سے نمونا کاغذ

دائرون سے تری دیدار کے خاطر ای شوخ
بنگیا ہے ہمہ تن چشم تماشا کاغذ



نامۂ یار کو پڑہکر نہ خوشی ہو کیونکر
آبرو ہی مری تقدیر کا لکھا کاغذ



ردیف رائی مہملہ

گذرا وحشت مین جو مین جانب صحرا ہوکر
آگئی سرپہ بگولی سرے سایا ہوکر

محو رخسار ہوا زلف پہ شیدا ہوکر
پھر اوجالا ہوا آنکھون مین اندھیرا ہوکر

بعد مدت کی مری دام مین عنقا آیا
پڑ گئے ہاتھہ کمر مین تری حلقا ہوکر

بینے بسے یہ نئی اونکے کف رنگین کی
طائر رنگ حنا اوڑ گیا عنقا ہوکر

خواب غفلت سے یقین ہے کہ وہ بت چونکیگا
دل کری نالے جو ناقوس کلیسا ہوکر

واہ ری حسرت دیدار کہ نکلی پس مرگ
خاک تربت سے مری نرگس شہلا ہوکر

غصہ ہر وقت کا اچھا نہین ہوتا صاحب
کیون جلاتی ہو مجھے آگ بگولا ہوکر

گھر ہی سنسان نظر آتا ہے صحرا کی طرح
رہ گیا کس کے مجھے زلف کا سودا ہو کر

اپنے عاشق سے عبث کرتے ہو بیجا ان گریز
چور بیمار سے بنتے ہو مسیحا ہو کر

حق تو یہ ہے کہ ہے اخلاق کی نقش تحریر
غیر رہ جاتا ہے اس بات سے اپنا ہو کر

اوس پہ پیرو نے دیا لکھکے اگر خط اپنا
دست قاصد وہین چمکا ید بیضا ہو کر

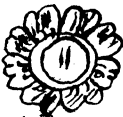
دم او لجھ جائیگا عاشق کا مر جائین گے
زلف گردن مین جو پڑ جائے گی پھندا ہو کر

زور وحشت نگیا بعد فنا بھی اپنا
خاک تربت اڑی ہے برباد بگولا ہو کر

صورت قالب بیجان مین پڑا رہتا ہون
ہجر مین زیست بسر کرتا ہون مردا ہو کر



آبرو پھیر لے صیاد نے جس وقت نگہ
قفس جسم سے جان اوڑ گئی چڑیا ہو کر



جلوۂ حسن دکھاتی ہین وہ کیا کیا ہو کر
چشم مین نور نظر دل مین سویدا ہو کر

قتل عالم پہ کمر باندھ نہ اے ترک حسین
کیون جہا نمین تو برا ہوتا ہے اچھا ہو کر

ہے تماشا کہ نگہ تیری نہین ملتی ہے
گو کہ آنکھون مین مری رہتی ہے سرما ہو کر

مار ڈالین گے اگر آپکی آنکھین مجھکو
لب جانبخش جلادین گے مسیحا ہو کر

چین سے رہتی اگر ملک عدم مین رہتی
سچ تو یہ ہے کہ پڑی باغ مین پیدا ہو کر

بے سبب کس لئے مجھ زار سے ابرو پہ ہے بل
قتل بیمار کو کرتے ہو مسیحا ہو کر

آپ سے جان مجھی سم ہی یہ ہون برگشتہ نصیب
دشمن جان ہے مرا یار مسیحا ہو کر

ق

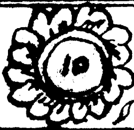
عشق اور حسن دکھا جاتی ہین نیرنگ اپنے
ہو گئی مجنون کبھی گہ صورت لیلا ہو کر

ہین کبھی صورت فرہاد کبھی شیرین ہین
بنکے وامق کبھی گہ صورت عذرا ہو کر

خط کی آمد سے دو چندان ہوئی رونق رخ کی
حسن قرآن کا بڑھا اور محشا ہو کر



آبرو طرح شگفتہ ہے بدل قافی کو
طبع کا زور دکھا صورت دریا ہوکر



بہر گیا آئینہ رو آج مرے گھر ہوکر — رہ گیا بخت مرا سد سکندر ہوکر

روز غم باغ مین جاتا ہون جو مضطر ہوکر — سبزہ آنکھون مین کھٹک جاتا ہے نشتر ہوکر

ہو گئے چار نگاہان جو چشم جہان سے اکدن — عشق موئی کمر یار مین لاغر ہوکر

مژۂ ترک ستمگار نے مارا مجھکو — چبھ گئے دل مین مری صورت نشتر ہوکر

جذب الفت نے دکھائی ہے کشش اتنی تو — میری کوچے سے نکلتے ہین وہ اکثر ہوکر

آگیا دل مین جو اوس بحر لطافت کا خیال — اشک اُمڈے میری آنکھونسے سمندر ہوکر

دری افشان کی بھی بروئی بہت قاتل پر — لطف دینے لگی شمشیر کا جوہر ہوکر

خاک مین ہمکو ملا کر ہوئی حسرت اونکو — آخر کار ہوئی صاف کدر ہوکر

یاد رنگ گل عارض مین جو روتا ہون کبھی — آنکھ سے اشک نکلتے ہین گل تر ہوکر

رنگ بدلیگا کسی روز جو خون ناحق — تیغ قاتل مین چمک جائیگا جوہر ہوکر

خاک ہولی یہ بھی لکھا ہے مجھے لب کا رہا — منہ لگی یار کی مٹی مری ساغر ہوکر

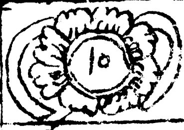
پابزنجیر کبھی ہون کبھی صحرا مین دوان — یہ ملا شیفتۂ زلف معنبر ہوکر

اسقدر وحشت بدخو کی اوٹھائی ہین ستم — رہ گیا سینے مین پتھر دل مضطر ہوکر

غیر بھی نامہ کوئی آفت کا گرہ پر کالہ — لی اوڑا نامۂ دلدار کبوتر ہوکر



قافیہ اور بدل کر کہو اسمین اشعار
آبرو ... سخنور ہوکر



داغ دل نے چمک دی مری روشن ... — رہ گیا مہر چراغ تہ دامن ہوکر

آتش رخ سے وہ پہنک جائیگا اے شعلہ عذار
تم جو گزرو گی کبھی جانب گلشن ہو کر

چاک دامن جو گیا دشت مین ہن سودائے
آ گئی خار رفو کی لئے سوزن ہو کر

صورت برق چمک جائے اگر تیری نگہ
جل بجھی خاک ابھی ماہ کا خرمن ہو کر

مسی مالیدہ لب یار جو دیکھے اوسنے
رنگیا لعل بدخشان گل سوسن ہو کر

مین وہ مجنون ہون کیا جامہ دریکا جو خیال
پہٹگیا دامن صحرا میرا دامن ہو کر

شکل ناقوس لب گور سے نالان دل ہو
آئین مدفن پہ جو وہ شکل برہمن ہو کر

اثر سوزش دل بعد فنا ہے یہ ہوا
رنگیا زرد میرا سبزۂ مدفن ہو کر

اونکے مژگان کا تصور دل نافہم نکر
کہین چبہ جائے جگر مین نہ یہ سوزن ہو کر

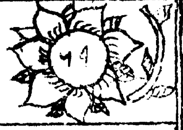
کسنے بوسون سے کیا آپکا نیلا رخسار
رنگیا پہول سا رخ کیون گل سوسن ہو کر

خط جو چہرے پہ نمودار ہوا اوس گل کی
رنگ رخسار اوڑا طائر گلشن ہو کر

سوزش دل نے میرا خانہ تن پہونک دیا
گھر جلایا ہے اسی شمع نے روشن ہو کر

سبزۂ خط نے تری چہین لیا دل میرا
خضر نے لوٹ لیا ہے مجھے رہزن ہو کر

نور شمع رخ جانان کی تصور مین کلیم
ہم بھی گزرے طرف وادی مین ہو کر



آبرو شکوۂ اغیار ہے اب حاصل
رنج دینے لگی جب دوست ہی دشمن ہو کر



نہین رہتی ہماری آنکھ سے اک دم نہان ہو کر
دکہا دیتی ہین وہ جلوہ بہر صورت عیان ہو کر

وہ ابرو کاٹتی ہین دلکو تیغ اصفہان ہو کر
جگر پر کام کرجاتی ہین پلکین برچھیان ہو کر

جو نکلے آہ سینے سے مرے آتش فشان ہو کر
زمانے مین ہوئی مشہور وہ برق تپان ہو کر

نہین معلوم ہمکو کون ہین کس جا سے آئے ہین
رہین گی کس جگہہ کس سمت جائین گے کہان ہو کر

صنم اسدرجہ تنگ ہے گا لیو تیر مجہہ منہ کہولا
نہین لازم ہے اتنی بدزبانی بیدہان ہوکر

گیا مین ناتوان گھراونکی دربان کی نگاہون مین
اوسی بہی رہگیا اک ترمری کا سا گمان ہوکر

تمنائین ہزارون کی رہین دل ہی کی دل ہی مین
گیا کوئی نہ اس دار فنا سے شادمان ہوکر

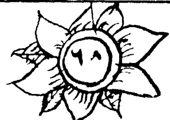
گلہ اے دل عبث ہے تجکو اونسے بیوفائے کا
وہ کس کس سے وفاداری کرین جان جہان ہوکر

پڑینگی ہیتر مژگان صنم سے دل مین جو رخنی
رہین گی سینۂ تاریک مین وہ تابدان ہوکر

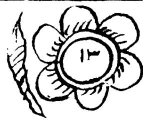
نگاہ وابرو و مژگان ہین تیری قاتل عاشق
کبہی ہوکر چہری گہ تیغ ہوکر گہ سنان ہوکر

خیال زلف خوبان مین نکیونکر اشکباری ہو
رولاتا ہی وہ آنکہونکو سری ہر دم دہوان ہوکر

کیا جو رنگ لاکہون عاشقونکو ایک ہے دم مین
تری شمشیر قاتل رنگ لائی خون چکان ہوکر



مٹادی ہستی موہوم کو اے آبرو دل سے
نشان اوس بی نشانکا پائیگا تو بی نشان ہوکر



ہماری جانکنی کا بک ہو تم آرام جان ہوکر
جہان کو قتل کرتی ہو مسیحائی زمان ہوکر

ہوا ہون محو رخ مین عاشق زلف بتان ہوکر
حلب کے سیر کو آیا ہون اب ہندوستان ہوکر

چمن کی سیر ہوا ہی غنچہ لب گلشن مین چل پہر کر
کہڑی ہو سرو کی مانند کیون سرو روان ہوکر

سمایا ہے تصور کس حسین کا اپنی آنکہون مین
کہ ہین سایہ فگن پلکین ہماری سائبان ہوکر

میری صورت کی دیکہے سے نکیون اونکو ہنسی آئی
سراپا رہگیا ہون مثل کشت زعفران ہوکر

نسب کو اور حسب کو حشر مین کوئی نہ پوچہی گا
نہ ہو مغرور شیخ و سید و مرزا و خان ہوکر

بیان اشک گرکر پہر کسی سے اوٹھہ نہین سکتی
توانائی یہ حاصل کی ہے ہمنی ناتوان ہوکر

نسیم صبح کی مانند تم آئی جو گلشن مین
تو ہر اک غنچۂ گل کہل گیا ہی عطردان ہوکر

تصور جنکی دل مین ہی تمہاری ہونٹونکی مسی کا
وہ ہین خاموش سوسن کیطرح اہل زبان ہوکر

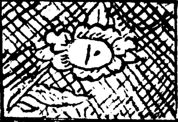
نمود خط جو ہے اس ہول سے رخسار پر ای گل — یہ سبزہ باغ کو جنگل بنا دیگا خزان ہوکر

لگاتا ہے جو سرمہ اپنی آنکھون مین کیے قاتل — تو وہ تیغ نگہ کو تیز کرتا ہے فسان ہوکر

وہ ہے مانند گل مین مثل بلبل باغ عالم مین — وِن کیونکر نہ وصف روی رنگین خوش بیان ہوکر



لگا دی ابرو پر اور بہی اک ہاتہہ ای قاتل
یہ کب تک ایڑیان رگڑا کریگا نیم جان ہوکر



جو نالی دل سے نکلین گے مرے آتش فشان ہوکر — تو چرخ چنبری اوڑ جائیگا دم مین دہوان ہوکر

کہیگی بحر مین رو رو کی مینہ جہان کہوئی ہی — رہیگا ابر تربت پر ہمیشہ سائبان ہوکر

نہین کچھ اور تجھکو سوجھتا جز قتل عام ای ترک — ہماری جانکو آیا ہے تو چنگیز خان ہوکر

بہر صورت ہین قاتل عاشقونکی ابرو و مژگان — کبہی تیغ و سنان ہوکر کبہی تیر و کمان ہوکر

جہان ہے مال و دولت چہوڑ کر اک روز جانا ہے — نہ بیٹہو منعمو دو دن کے خاطر شادمان ہوکر

کیا عشق کمر نے اوسکے ایسا ناتوان مجہکو — کہ پسی ڈالتا ہے دہیان ہی بار گران ہوکر

غضب ہے ہاتہہ سے اس تفرقہ انداز گردون کے — ہوئی کیا کیا پریشان جمع بزم دوستان ہوکر

ہین اور اغیار دونون روبرو موجود ہین اسدم — تجھے منظور او سفاک جسکا امتحان ہوکر

نہ سمجہی تہی ہبلا یہ خانہ دل کس طرح اپنا — کہ گہر لیتے ہین تمام اسیرنگاہین بجلیان ہوکر



لئے رہ جنس دل کو تو بغل مین آبرو اپنے
خریدیگا کبہی تو کوئی اسکو قدردان ہوکر



کس سبب سے ہین دماغ اور جگر مین چکر — ہی یہی عقل کو خود اپنے خبر مین چکر

ہمکو آتی ہین سدا آپکی گھر مین چکر — واقعی طاق ہین الفت کے ہنر مین چکر

عشق گیسو نے پریشان دماغ اور کیا — آیا پاؤن سے نکل کر میرے سر مین چکر

دُر دندان سے تمہاری جو مقابل ہو جائی
کہاں موتی ہے خجالت کے بھنور مین چکر

حالِ ملکِ عدم آباد کا پوچھو ان سے
عقل کو جنکے ہے مضمونِ کمر مین چکر

ہو کی پابندِ مقدر نہین ٹلتا اک جا
سچ ہے یہ بات کہ ہے پای بشر مین چکر

نہ ملا پر نہ ملا گوہرِ مقصود کبھی
کسقدر کہائی ہین گردابِ ہنر مین چکر

آتشِ عشق اگر اسمین اثر کر جائی
کہائی بن بن کی دہوان اگ سقر مین چکر

مجھسے کسطرح رہِ ملکِ عدم طے ہوگے
کہ تپِ غم سے یونہین ہے مجھے گھر مین چکر

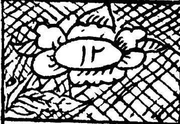
اونکو اغیار نے سینے سے لگایا شاید
خود بخود دلکو مرے آج ہے بر مین چکر

جذبۂ دل سے لیا اونکو بلا گھر بیٹھے
کہاتے پہر کسلئے ہم راہگزر مین چکر

ہون وہ برگشتہ مقدر جو کبھی تہک کر مین
بیٹھہ جاتا ہون تو آجاتا ہے سر مین چکر



آبرو ملتا ہے گھر بیٹھے جو تقدیر مین ہے
لوگ کہاتے ہین عبث الفتِ زر مین چکر



جانکو صدقی کرینگی ابروئی خمدار پر
ہین سپاہی اپنا سر رکھدینگی ہم تلوار پر

ناتوانی ختم ہے اب مجھہ نحیف و زار پر
بود و باش اپنی فراغت سے ہی نوکِ خار پر

غیر سے ہونے لگی ہے اندنون پہر تاک جہانک
انکہہ اب ڈالینگے ہم بہی روزنِ دیوار پر

جوش زن بارہ مہینے یہ ہے وہ ہے چار ماہ
طعنہ زن ہے چشم اپنی ابرِ دریا بار پر

اُنکی تیغِ جفا کا سیکڑون بہرتے ہین دم
کچھہ نہین موقوف ای جانِ جہان دوچار پر

کاٹ ایسے آج تک دیکھے نہین تلوار مین
کیون نہ ہو جاؤن نہین قربان ابروئی خمدار پر

گُنہ باطن سے نہین دونو کو کچھہ ہے آگہی
سبحہ پر نازان ہے زاہد برہمن زنار پر

کرتے کرتی دوڑ دہوپ اوس کوچے مین پہنچا جو مین
وائی قسمت منہ سے سایہ چڑھ گیا دیوار پر

چمن کیا ہے کہ بلبل بھی بلا گردان رہے — پھول رکھی ہین دم گلگشت جو دستار پر

رکھ سنبھل کر پاؤن ای سرو روان وقت خرام — دل پسا جاتا ہے عالم کا تری رفتار پر

خواب مین گر ملا ہی مجھسے وہ پردہ نشین — کیون نہون نازان مین اپنی طالع بیدار پر

۷۲

آبرو سامان حیات و مرگ کی ہین اوسکے پاس
زندگی موقوف لب پر موت چشم یار پر

۸

ردیف زای معجمہ

می خوار کی ہین ڈسنگ ہشیار کی انداز — کچھ اور ہی ہین چشم ستمگار کی انداز

کار رقم عیسی کیا ٹھوکر نے تمہاری — رفتار مین پیدا ہوی گفتار کی انداز

پریون مین ہے یہ ناز نہ حورون مین ادا ہے — ان سب سے جدا ہین مری سرکار کی انداز

پھر ایک قیامت کا ہوا سامنا دل کو — پھر دیکھتے ہین ہم کسی رفتار کی انداز

بن بن کی چلین لاکھ یہ طاوس چمن مین — پا سکتے ہین کوئی تری رفتار کی انداز

جو معتقد فتنۂ محشر نہوا ای شوخ — وہ دیکھ لی اگر تری رفتار کی انداز

دم مین کہی ای حضرت دل اسکے نہ آنا — ابروی ستمگر مین ہین تلوار کی انداز

۷۳

ای آبرو عشق اسکا ذرا سوچ کی کرنا
ہین قامت دلدار مین سب دار کی انداز

۹

کشت و خون فرقۂ عشاق ہین ہوگا اک روز — رنگ لائیگا ترا سرخ دوپٹا اک روز

عشق مین جسکی مجھی چین نہ آیا اک روز — اوسنی صد حیف مرا حال نہ پوچھا اک روز

زندگانی ہے مجھی تلخ شب فرقت مین — شربت وصل دہن کر مرا میٹھا اک روز

دیکھو عاشق سی نہین منہ کا چھپانا اچھا — پر وہ کھلوائیگا یہ ایگا پردا اک روز

جان دیتی ہین جو سنا ہی یہ اونہین ملتا ہی ۔ عوض تخت یہان گور کا تختا اک روز

(۷۴) آبرو جو شب فرقت مین یہے روتا ہے
گہر ڈبودی گا تری اشک کا دریا اک روز (۵)

آئی بہار ہوگئے سب کوہ و راغ سبز ۔ پر حیف ہے ہوئے نہ میری گل و داغ سبز
خط زمردین کا جو پڑ جائی اونکے عکس ۔ ہوجائے سنگ سبزۂ گلشن ایاغ سبز
کافور داغ دل سے میرے مہر ہو گیا ۔ کیا منہ جو روبرو نہو اسکے چراغ سبز
سرسبز ہون وہ کیا جو ازل سی ہین تیرہ دل ۔ رنگنے سے خاک ہونگے پروبال زاغ سبز

(۷۵) یہ سبزہ رنگ تہر کے پتلی ہین آبرو
عشاق کو دکہاتی ہین ہر روز باغ سبز (۵)

ردیف سین مہملہ

عمر بہر رہتی ہے انسانکو خزینے کی ہوس ۔ مرکی جب ہو دفن تب جائی دفینی کی ہوس
عشق چشم ولب نے سب ارمان پوری کردئی ۔ اب نہ مرنیکی ہوس ہمکو نہ جینے کی ہوس
چرخ دون نے سیکڑون گہر لوٹ کی ویران کئی ۔ اسپہ بہی اب تک وہی ہے اس کمینی کی ہوس
خون دل پیتی ہین غم کہاتی ہین تیری ہجر مین ۔ اب نہین اسکے سوا کچہہ کہانی پینی کی ہوس

(۷۶) جو ہوا فارغ رہا وہ آبرو آرام سے
وہ رہا گردش مین دائم جسکو سینی کی ہوس (۵)

ملا زمانے مین ہمکو نہ کوئی یار افسوس ۔ ہزار حسرت وصد حیف وصد ہزار افسوس
تمام رات ہے اور روز ہجر کا دہڑ کا ۔ وصال مین بہی نہ دلکو ملا قرار افسوس
اس آرزو مین ہوئی گور کی کنارے ہم ۔ مگر نہ یار ہوا ہمسے ہمکنار افسوس
ہماری جان گئی جسکی درد فرقت مین ۔ وہ ایکبار نہ آیا سر مزار افسوس

۷۷

جو اپنا دشمن جانی ہے آبرو دیکھو تجھ
اوسی پہ آتا ہے دلکو ہماری پیار افسوس

ردیف شین معجمہ

اس دلکو یہان اور وہان کا نہین کچھ ہوش
کیا خاک کہون حال کہ سکتے کا ہے عالم
یہ زیست مین سب آرزو ہی نام ونشان ہے
بہولا ہے عبث زیست مین دل گور کی منزل
بگڑی ہی یہ دشنام ہر اک شخص کو دیکر
بل ابروی خمدار یہ مژگان مین کجی ہے

الفت مین تری دونون جہان کا نہین کچھ ہوش
دیکھے جو تیری شکل بیان کا نہین کچھ ہوش
مرجائی یہ پھر نام ونشان کا نہین کچھ ہوش
بیہوش تجھی خاص مکان کا نہین کچھ ہوش
ای یار تجھی اپنی زبان کا نہین کچھ ہوش
ای تُرک تجھے تیر وکمان کا نہین کچھ ہوش

۷۸

دیوانی ہین الفت مین کسی رشک پری کی
ای آبرو ہمکو دل وجان کا نہین کچھ ہوش

کوئی ہے مال مین خوش اور کوئی کمال مین خوش
کب ایک رنگ زمانہ ہے عاشقونکی لئے
گزر ہے جاتی ہے دونونکی زندگی ہر طرح
ہمارا دل ہے تری یاد زلف مین مسرور
جو مجکو غم ہے تو غمگین مین سبکو جانتا ہون

مگر ہو نمین تری نظارۂ جمال مین خوش
کوئی ہے ہجر مین نالان کوئی وصال مین خوش
فقیر شادہی کمل مین شاہ شال مین خوش
یہ وہ شکار ھی رہتا ہے جو کہ جال مین خوش
جو شاد تو ہی تو سب ہین تری خیال مین خوش

۷۹

شگفتہ کیون نہ دل آبرو ہو گریہ سے
ضرور ہوتا ہے طاؤس برشگال مین خوش

ردیف صاد مہملہ

مرگئی پر گئیا دل سے تمہارا اخلاص
گرم جوشی مین بھی کا فور یہ ہو جاتا ہے

جان جان دیکھی کیا ہمنے بنا ہا اخلاص
خاصہ رکھتا ہے پان کا تمہارا اخلاص

یہ بناوٹ کی سراسر ہے تمہاری تقریر
اسکو کہتی ہین بتو الفت جانی بخدا

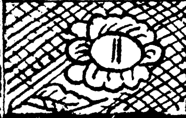
اب نہ اگلی و عنایت ہے نہ ویسا اخلاص
سنجیان جھیلین گر ہمنے بنا ہا اخلاص

کھل گیا صاف یہ معشوق ستم بیجد ہے
اپنی دیوانی یہ برسات ہو لا کھون پتھر

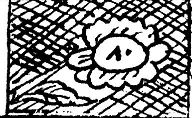
یعنی تسی نکری کوئی دو بارا اخلاص
ای بتو تمنے نکالا ہے یہ کیسا اخلاص

منحصر سیم و زر پر نہین ای حضرت دل
دل لگی کے لئی اب ہم بھی کوئی ڈھونڈینگی

اس زمانہ مین فقط زر کا ہے سارا اخلاص
تمنے پیدا جو کیا غیر سے اپنا اخلاص



آبرو عشق مین تھا دل کو اسی کا خطرہ
للہ الحمد ملا یار سراپا اخلاص



ردیف ضاد معجمہ

زلف مشکین سے ہوا اور بھی زیبا عارض
مہر و مہ سے کہین بہتر ہے تمہارا عارض

سنبل باغ ہے وہ اور گل رعنا عارض
کسی معشوق کا ایسا نہین پیارا عارض

کسنے پایا ہے تمہارا سا بھبو کا عارض
کہین آئینہ سے افزون ہے صفائی آہین

خال مشکین نے کیا لالۂ حمرا عارض
ہے تمہارا دل عارف سے مصفا عارض

تیغ ابرو ہین مژہ تیر ہین جادو آنکھین
فرق دن رات کا ہے آپکی رخساروشنی

زلف افعی ہے تری اور من اوسکا عارض
مہر و مہ کی بھی ہین آنکھین مصفا عارض

برق سے کوند گئی آنکھونکی آگی یکبار
رو کش مہر درخشان ہین مری آنکھ کی تل

یار کی کھو لگی جسوقت چھپایا عارض
ہو گیا مد نظر جب سے تمہارا عارض

مہر پیشانی ہے ابرو مہ نو اختر دانت
چاندنی رنگ ترا بدر ہے گویا عارض

کہکشان مانگ تو ہین ذرۂ افشان انجم
شام ہے زلف سیہ صبح کا تڑکا عارض

۸۰

آبرو ایسی نزاکت کہین دیکہی نہ سنی
قصد بوسہ جو کیا ہو گیا نیلا عارض

۷

ردیف طائ مہملہ

دل عاشق کو ہی یون کوچۂ دلدار سے ربط
جسطرح بلبل شیدا کو ہو گلزار سے ربط

لازم ایل نہین اوس گیسوئ خمدار سے ربط
جو خرد مند ہین رکہتی نہین وہ مار سے ربط

کعبہ و دیر کو کرتا ہے یہین سے وہ سلام
سر کو جس شخص کے ہے سنگ در یار سے ربط

کی نہ پہر اوسنی کبہی ظل ہما کی خواہش
ہو گیا جسکو تری سایۂ دیوار سے ربط

جسم اور جان مین وہ پہلی ہے جدائ جانی
جسکو منظور ہوا اوس شوخ ستمگار سے ربط

آنکہ اوس شوخ ستمگار پہ جبدن سے پڑی
نہ رہا خواب کو اس دیدۂ بیدار سے ربط

۸۱

آبرو کو نہو کسطرح خیال ابرو نہ
کہ سپاہی کو سزاوار ہے تلوار سے ربط

۱۱

ردیف ظائ معجمہ

آپ سے آپ جو ہے آگ بگولا واعظ
داغ دل ہے کہ کلیجی کا پہپولا واعظ

صدق دلسی جو کہی ہے وہی اعلا واعظ
کلمہ پڑہتا ہے یون کہنی کو طوطا واعظ

سب تری گرمی بازار کریگا ٹہنڈی
پڑ گیا گر کسے نیوش سے پالا واعظ

تو برا کہتا ہے بت کچہہ نہین کہتی واللہ
تجہپہ صبر انکا کسی روز پڑیگا واعظ

چہاپا مارین نہ کہین بادہ کشان بدمست
کیون لئی پہرتا ہے قرطاس کلدستا واعظ

بدلی کاجل کی دی انکھونمین آئو پ انجن تو — دیکھہ پہر محفل رندان کا تماشا واعظ

پہول پیتی ہوئی رندونکو جو دیکھا اوسنی — ہوگیا سو کہہ گئی اس رنج سے کانٹا واعظ

کہیلتے پہاگ لنگوٹی مین اپنا اپنی مینوار — رنگ انکا بھی ہی دنیا سے نرالا واعظ

بیٹھکر برسر منبر نہ بیان کرو بات — جسمین ہو جائے اسوقت تو جھوٹا واعظ

آپ انگور کی حرمت کا بیان ہے سب ہے — تیری ہی پیٹ مین پانی نہین بچتا واعظ



آبرو فعل مین کچھہ اور بیان ہے کچھہ اور
قول کا پورا نہ ہے بات کا سچا واعظ



ردیف عین مہملہ

گرچہ معشوقان عالم مین گنی جاتی ہے شمع — پر مری محبوب کے صورتکو کب پاتی ہی شمع

دیکھکر پروانونکو کیا دلمین اتراتی ہے شمع — گرد یہ ہو جاتی ہین محفل مین جب آتی ہی شمع

ہے رخ پرنور جانان سے خجل یون ماہتاب — روشنی مہر ہی جسطرح شرماتی ہے شمع

قدر اپنی عاشقونکی ہے اسے مد نظر — روشنی کی ساتھہ پروانونکو بلواتی ہی شمع

صاف اوڑا لیتا ہے گلگیر انتہا کا چور ہے — تاج زرین پہنکر محفل مین جب آتی ہی شمع

آتش الفت مین دونو جلکی ہو جاتی ہین خاک — جانکا غم رکہتا ہی پروانہ نہ پچتاتی ہی شمع

راز پروانون پہ کچھہ یہ منکشف ہوتا نہین — عشق مین کس گلبدنکی گلپہ گل کہاتی ہی شمع

سوز الفت کا اثر ہی جو ستی کی طرح سے — سر سی پاتک ساتھہ پروانکی جلجاتی ہی شمع



آبرو معنی یہی ہین ضبط سوز عشق کے
جلتے ہے شب بھر تڑپتی ہے نہ چلاتی ہی شمع



ردیف غین معجمہ

پھیر لیتا ہے جو مین گردنیہ مین سو بار تیغ
پھر قریب آئی نہین دیتی مری غمخوار تیغ

کیا تمہین خنجر کی حاجت کیا تمہین درکار تیغ
ہے مژہ خنجر تمہاری ابروی خمدار تیغ

اپنی ابرو کو نہ دیکھین آئینہ مین آپ بھی
اپنا بیگانہ نہین پہچانتی زنہار تیغ

ڈالتی ہین ابرو ونپہ آپ بل کیون بار بار
سر یہ حاضر ہے لگا بھی دیجئی اکبار تیغ

مسکرا کر اوسنے قاتل نے میری جان لے
ہوگئی قسمت سے اپنی لعل گوہر بار تیغ

کاٹ جو شمشیر ابرو مین ہے وہ اوسمین کہان
عہد مین اوس ترک تیری ہوگئی بیکار تیغ

لال ہوجاتے ہین وقت قہر قتّالان دہر
سرخرو کیونکر نہو جائی دم پیکار تیغ

ابروی قاتل مجھی رہ رہ کی اب آتی ہین یاد
پڑ رہی ہے ایک دلبر اپنی سو سو بار تیغ

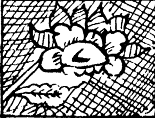
ہو چکا مین جنبش ابرو سے پہلے ہی شہید
کھینچتے ہین قتل کو میری عبث سرکار تیغ

زیر ابرو چشم مست یار گردش مین نہین
ہاتھ مین عریان لئی پھرتی ہین دو میخوار تیغ

صدمہای درد فرقت سے یہ تنگ آیا جو دل
پھیر لی اپنی گلی پہ آپ ہے اکبار تیغ



ایک دم مین کرتی ہی لاکھونکی سر تن سے جدا
کیون نہ ہتیارونمین ہوای آبرو سردار تیغ



ردیف فا

لیتا ہی خود بہ آپ ہی سر پر بلائے زلف
سودائی ہے دل اپنا جو ہی مبتلائی زلف

کم ورطۂ بلا سے نہین حلقہ ہائی زلف
ہے آشنائی مرگ جو ہے آشنائی زلف

آٹھون پہر ہی یاد رخ و زلف یار کی
کہتا ہون دنکو ہائی رخ اور شبکو ہائی زلف

کیا اسکے آگی اصل ہے مار سیاہ کی
مارا پڑی ابھی وہ اگر بل پہ آئی زلف

اندھیر کیا عجب ہے زملنے سے دور ہو
وہ رشک مہر رخ سی جو اپنی اوٹھائی زلف

ہر آدمی کو زہر ہے سوزی سے ارتباط — بچتا کسی طرح سے نہین مبتلائی زلف

٨٦ — ابر سیہ پہ آبرو ڈالین اگر نظر
دلپر ہماری غم کی گھٹا اور چھائی زلف — ١٢

دیکھا ہی کسنی ابروی خمدار کی طرف — کیون ہے نظر حضور کی تلوار کی طرف

کیون دل نہ اپنا مائل ابروی یار ہو — گرتے ہین ترک ٹوٹ کی تلوار کی طرف

مانو خدا کو اچھے نہین - لن ترانیان — دیکھو تو اپنی طالب دیدار کی طرف

جب میری حال زار پہ ہے مہر کی نظر — کیون دیکھتے ہین آپ پھر اغیار کی طرف

اک وہ ہین دیکھتے نہین ہمکو اوٹھا کی آنکھ — اک ہم ہین تاکے ہی ہین جو رخسار کی طرف

مشق ستم ضروری ہو وار تیغ کا — کیا دیکھتے ہو میری تن زار کی طرف

کچھ آگیا سمجھ مین جو کعبہ سے شیخ وقت — راہی ہوا ہے خانۂ خمار کی طرف

سر اپنا اشتیاق شہادت مین جھک گیا — جب دیکھا اوسنی خنجر خونخوار کیطرف

دل ہو گی خون درد غم ہجر یار سے — آیا ہی بہ کی دیدۂ خون بار کی طرف

لوٹی بہار جو گل رخسار یار کے — پھر کیون اوٹھائی آنکھ وہ گلزار کیطرف

اس درہی شوق جذب محبت کہ خود بخود — دل کھنچ رہا ہے کوچۂ دلدار کیطرف

٨٧ — اب کچھ نہین خیال محبت تو آبرو
کیون بار بار دیکھتے ہو یار کی طرف — ٧

دیکھنا کوئی ذرا قاتل ستمگر کی طرف — جانب خنجر نظر ہے کہ مری سر کی طرف

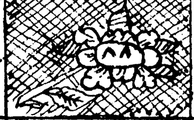
اٹھ نہین سکتی نظر خورشید خاور سی کبھی — کسطرح دیکھون رخ پر نور دلبر کی طرف

آدمی کی آدمیت پر نظر مطلق نہین — اہل دنیا کی نگہ ہے بیشتر زر کی طرف

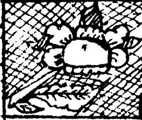
سیر گلشن کو کسی دن وہ سہی قامت جو آئی
پہر نہ دیکہیں قمریان سرو و صنوبر کی طرف

یہ نحیف و زار ہون ہرگز نظر آتا نہین
کوئی دیکہے خاک میری جسم لاغر کی طرف

بچ سکے کوئی زبان خلق سے ممکن نہین
بدظنی انکو ہے خالق اور پیمبر کی طرف



آبرو کا دم ہے انکہوں مین دکہا دی ابہو شکل
ٹکٹکی اوسکے بندہی ہے جان جان در کیطرف



ردیف قاف

جب سے ہے مجہے اوس بت نادان سے تعلق
کچہہ دین سے مطلب ہے نہ ایمان سے تعلق

بلبل کو مبارک ہو گلستان سے تعلق
دیوانی کو تیری ہے بیابان سے تعلق

مالک سے غرض کچہہ ہے نہ رضوان سے تعلق
مجکو ہے فقط یار کی دربان سے تعلق

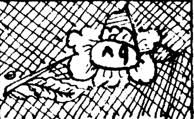
اس جینے سے منظور ہے مرنا ہمین لیکن
ہو دلکو نہ اوس فتنۂ دوران سے تعلق

وہ بی سر و سامان ہون کہ آفاق مین مجکو
گہر سے نہ تعلق ہے نہ سامان سے تعلق

ہے اس دل سودائی کو زلفون سی تری ربط
گویا ہے پریشان کو پریشان سے تعلق

کیون انس میری ساتہہ ہو اوس شوخ پریکو
انسان کو ہوا کرتا ہے انسان سے تعلق

پہر اس دل نادان نے بلاؤن مین پہنسایا
پہر ہمکو ہوا کاکل پیچان سے تعلق



ای آبرو بہتر ہے کہین ڈوب کے مرجانے
ہو دلکو نہ اوس چاہ زنخدان سے تعلق



کیا قہر ہے کہ ہمکو ہوا اوس صنم سے عشق
نفرت ہے جسکو دہر سے اور ہی ستم سی عشق

جب سے کہ ربط یار دل آزار سے ہوا
عیش و طرب سے لاگ ہی رنج و الم سے عشق

عشق کمر مین زیست سے اپنی بہ تنگ ہین
ہستی سے اب گریز ہے ہمکو عدم سے عشق

چھوڑینگی بعد مرگ بھی ہرگز نہ اسکا ساتھہ — رکھتی ہین عشق عشق سی ہم اور ہمسی عشق

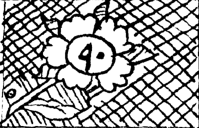
رکھی وہ آکی سر کہ عشق مین قدم — نفرت خوشی سے ہو جسی درد و الم سی عشق

افعی کی زہر کے بھی نہ تاثیر ہو اوسے — جسکو ہے تیری کاکل پرپیچ و خم سی عشق

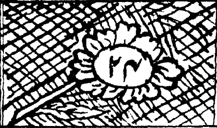
دیتا ہے جو کہ سبزۂ خط پر تمہارے جان — پرہیز ہے دوا سے اوسی اور سم سی عشق

تلوونکا خون چاٹ کی ہوتی ہین سرخرو — ہے خارہائی دشت کو اپنے قدم سی عشق

روز ازل کا یار ہے چھوٹے یہ کس طرح — ہستی مین ساتھہ لائے ہین اپنی عدم سے عشق



دیتی ہے جان خواہش دلبر تمام خلق — ای آبرو ہر ایک کو ہی اپنی دم سے عشق



ردیف کاف

الفت کو تری او بت دل مین چھپایا یان تک — کہنا کسی سے کیسا لائی نہ ہم زبان تک

وہ زہرہ وش جو آیا شبکو مری مکان تک — رقصان ہوئین خوشی سے انکھونکی پتلیان تک

او شعلہ رو نہ مجھسی کہین گرمیان یہان تک — بہ نکلا ہو کی روغن سب مغز استخوان تک

فرقت کی رات نالی کرتے ہین ہم یہان تک — نالوسی اپنی دم بھر لگتی نہین زبان تک

ہین غیر بھی بناتی بگڑی ہو تم یہان تک — بیجا یہ ناز اوٹھائی کوئی بھلا کہان تک

اسدم و کہا و جلوہ صاحب کہان کلی پردہ — یہ ہمسی لن ترانی ای جان جان کہان تک

آیا خیال رخ مین زلفونکا دہیان اونکی — قرآن پڑہی ہوئی ہم سورۂ دخان تک

وصلت کی رات یہ بھی پچھلے سے پیچتے ہین — فرقت کی شب موذن دیتی نہین اذان تک

دست جنون کے آگی کیا جیب و آستین ہین — باقی نہین یہ رکھتا دامن کے دھجیان تک

آنا اگر ہے تجکو فرقت کی رات آجا — ایمرگ منتظر ہم بیٹھی [illegible] تک

پہونکا گیا نہ اس سی ول ہے رقیب کا جب
جائیگی آہ سوزان کیا خاک آسمان تک

سوزِ جگر کو ہمنے مرنے پہ بھی چھپایا
شمع لحد سے اپنے اوٹھا نہین دھوان تک

بادِ خزان نے ایسی آئی ہے خاک اوڑا دے
باقی نہین چمن مین بلبل کا آشیان تک

ای غنچہ لب یہ تمکو کسنے سبق پڑہایا
آتا نہین کبھی جو حرفِ وفا زبان تک

موقوف سرو پر کیا قد کو جو تیری دیکھا
خجلت سے گڑ گئی ہین شمشادِ بوستان تک

مخلوق کی زبان بھی نقارہ غیب کا ہے
مشہور ہونگیو نکر بات آئی جو زبان تک

لاغر ہوئی یہ غم مین اوس بحرِ حسن کے ہم
کانٹا ہوئی ہین اپنی بازو کی مچھلیان تک

آنکھونمین فرطِ غم سے نرگس کیطرح دم ہے
فریاد میری پہونچی کیا گوشِ گلرخان تک

اوس سرو قد کی شاید انکو بھی جستجو ہے
کوکو جو کہہ رہی ہین باغونمین قمریان تک

پھر کسطرح سے کوئی باندہے اوسی کہو تو
مضمون دہن کا اوسکے آتا نہین زبان تک

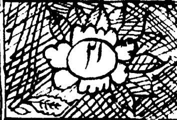
پوچھا نہ اک تمہین نے دردِ جگر کا قصہ
آئی میری خبر کو ورنہ عدو ہی جان تک

کرّوبیونکی لب پر جو لفظِ الامان ہے
شاید کہ میرا نالہ پہنچا ہے لامکان تک

از دوست یک اشارہ وز ما بسر دویدن
مانگی جو یار دل کو ہم دیدین اوسکو جان تک



خالق ہے ابتو رکھی دینا مین آبرو سے
برگشتہ وہ ہوئی کیا دشمن ہے آسمان تک



خفا رہیگا الٰہی وہ نوجوان کب تک
یہ چرخ پیر کریگا برائیان کب تک

اوٹھائین اوس بتِ کافر کی سختیان کب تک
نہ وا ہو درد سے یارب لبِ فغان کب تک

یہ ہر گہڑی کی ستم بہر امتحان کب تک
اوٹھائین بارِ الم تیری ناتوان کب تک

رہیگا ابرو یہ بل مجھسی جان جان کب تک
کھنچی رہیگی بتاؤ تو یہ کمان کب تک

چھپاؤگی رخِ روشن کو جانِ جان کب تک
حجاب جسم سے رہیگا یہ مہربان کب تک

کروں نہ قصۂ دردِ جگر بیان کب تک
بنا رہونمین بتاؤ تو بی زبان کب تک

نگاہِ جانبِ مژگانِ فتنہ گر تا کے
دل و جگر پہ چلین گی یہ برچھیان کب تک

کب آئیگا وہ بتِ حیلہ جو خدا جانے
پھری رہین گی یہ انکھونکی پتلیان کب تک

لگاؤ تیر کہ پیکان سے ہو زبان پیدا
وہانِ زخم سے رہین میری بی زبان کب تک

رہیگے پنبہ بگوشی یہ تا بکے ظالم
سنے گا درد کی میری نہ داستان کب تک

دہن کا اونکے معمّا کبھی نہ وا ہوگا
کلام اسمین کری کوئی نکتہ دان کب تک

کبھی تو آئیگا خط سے خسوف مین یہ قمر
رہین گی چاند سے رخکی تجلیان کب تک

ہر ایک بات مین سو ناز ہین ادامین ہین
فدا کری نہ بھلا کوئی اپنی جان کب تک

نگاہِ ناز پہ مائل رہیگا دل تا چند
گرینگی خرمنِ جان پر یہ بجلیان کب تک

عبث ہے سرکشی ای منعمو غریبون سے
رہیگا تمسے موافق یہ آسمان کب تک

کبھی تو یار بنالین گے اوسکو ناتوین
رہیگا دشمنِ جان اپنا پاسبان کب تک

اسیرِ زلف کو تسکین نہو گی سنبل سے
کمند دیگی بھلا کارِ نردبان کب تک

کریگا تنگ ہمین ہجرِ یار تا بکجا
رہینگی یار یہ درد و الم فغان کب تک

کبھی تو آبِ دمِ تیغ انکو دی قاتل
طپان رہین گی یہ بازو کی مچھلیان کب تک

خیالِ یار کا کب تک رہیگا دل مین میری
رہینگی دیکھین پری شیشہ مین نہان کب تک



خزان ضرور ہی ای آبروے چمن کی لیئے
مزی بہار کی لوٹین گی باغبان کب تک



ردیف گاف فارسی

حال کھلتا ہی عداوت کا نہ کچھ پیار کا ڈھنگ
اک جہان سے ہے جدا اوس بت عیار کا ڈھنگ

یہ چپک اور روکٹ اوسمین کہاں سی آئے
برق نے سیکھہ لیا ہی کمر یار کا ڈھنگ

مژہ و ابروی قاتل سے بچی دل کیونکر
اوسمین ہے تیر کا ڈھنگ اسمین ہے تلوار کا ڈھنگ

ہمسے ہے پیار جدا غیر سے اخلاص جدا
خوب ہم جانتی ہین اوس بت عیار کا ڈھنگ

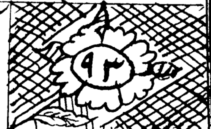
کبک و طاوس بھہ ممکن ہے تری چال اڑائین
بھول جائین گی وہ خود اپنی ہی رفتار کا ڈھنگ

ایک عالم کو ستاتا ہی یہ ناحق شب و روز
چرخ بھی سیکھہ گیا ہے ستم یار کا ڈھنگ

ضرب سے کاٹتی ہے وہ یہ اشارہ ہے فقط
ہے جدا تیغ سے بھی ابروی خمدار کا ڈھنگ

ایدل اوس شوخ پری مین ہے شرارت جیسی
رنگ شعلہ ہے نہ یہ برق شرربار کا ڈھنگ

منہ لگانا کس و ناکس کا نہین اچھا ہی
خندہ زن ہوگا جہان دیکھکے سرکار کا ڈھنگ



آبرو کہتے ہین ذی فہم یہی بات اسکو
نہین ملتا ہے کسی سے تری اشعار کا ڈھنگ



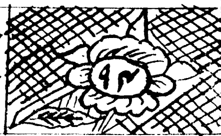
ایدل دعائے الفت زلف دوتا نہ مانگ
ہوگا اسیر حلقۂ دام بلا نہ مانگ

اندھیر میری انکھوں مین ہو جائیگا جہان
آنچل سے دیکھہ ماہ لقا یون چھپا نہ مانگ

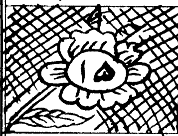
زاہد کو حور خلد کی کرنے دے التجا
ایدل سوائے وصل صنم تو دعا نہ مانگ

سر اپنے دل لئے دیدہ و دانستہ لی بلا
مینی کہا تھا بوسۂ زلف دوتا نہ مانگ

اوسبت قرار و صبر تو پہلے سے لے چکا
رہنی دی دلکو سینہ مین پھر جدا نہ مانگ



جان بر ہوا ہے کوئی بھی آزار عشق سے
ای آبرو کسی سے تو اسکے دوا نہ مانگ



ردیف لام

اے جان جان ستاتی ہو تم کیون پرائی دل
للہ کچھہ تو ہمسے کہو مدعائی دل

وا اسد ایکی بار اگر ان سے پہر گیا ؏
کافر ہو پہر بتون سے کبھے جو لگائی دل

مژگان چشم یار سے کیونکر انہی بچاؤن
ان ظالمون سے میرا خدا ہے بچائی دل

آتا نہین ہے رحم کسے پر جو ای صنم
شاید کہ سنگ ہے تری سینہ مین جائی دل

خون ہو کی وہ بھی اشک کے ہمراہ بہ گیا ؏
سینہ سے آج جو نہین آتی صدائی دل

اپنے ہی دل پہ ہاتھہ ذرا رکھہ کی دیکھئے
پامال یون نہ کیجئے صاحب پرائی دل

[illegible] الفت اصنام سے کہلا ؏
جسکو خدا خراب کری وہ لگائی دل

[illegible] سے بچنا ہی خوب ہے ؏
بیفائدہ بلا مین کوئی کیون پہنسائی دل

بیٹہے بٹہائی جان پہ لاتا ہے آفتین
دشمن نہین ہے کوئی ہمارا سوائی دل

جو عاشقان رخ سے کری ٹہنڈی گرمیان
اوس شعلہ رو سے کون لگا کر جلائی دل

گر وہ ہمارا دل ہو ان تو ہم پہ کرین [illegible]
ہم وہ نہین جو کرتی پہرین ہائی ہائی دل

ہمدرد ہے ہمارا نہ کوئی غمگسار ہے
کسکو سناؤن جا کی مین ابا جرائی دل

گردون اونہین کی نذر ہے آتا ہی دل مین یار
کبتک پہرون بتون سے بغل مین چہپائی دل

مین اوسکی بس مین اور وہ تابع ہین یار کے
ناچار وہ ہے کرتا ہون جو ہی رضائی دل

٩٥

لو آبرو سے جلد کہ سستا یہ مال ہی
ٹہیرا ہی بتو ایکہی بوسہ بہائی دل ؏

٩

۴

نہ ہے داغ فرقت و کہانی کے قابل
نہ سوز جگر ہے بتانے کی قابل ؏

نہیون لو لگاؤن مین اوس شمع رو سے
دل و جان ہین میری جلانے کی قابل

۱۴

بچائی خدا اپنی بندون کو ان سے
نہین ہین یہ بت دل لگانے کی قابل

پشیمان ہو دل مین اپنے وہ قاتل / کہ سر ہی میرا تہا اوڑانے کے قابل

محبت نے اک شوخ پردہ نشین کی / نہ رکہا ہمین منہ دکھانے کے قابل

زبس اسکو ہے عشقِ مژگانِ دلبر / یہ دل وار پر ہے چڑہانے کی قابل

اوڑاتی نہین کیون خدنگِ نگہ سے / یہ دل جانِ جانان ہے نشانے کی قابل

جوانی کا عالم ہے زور و ن پہ آیا / و طفل اب ہوا دل لگانے کی قابل



ہنو سوزِ دل آبرو جس سے پیدا / غزل کب وہ ہوتی ہے گانے کی قابل



ردیف میم

باعثِ خلقت موجبِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم / شافعِ اُمت روزِ قیامت صلی اللہ علیہ وسلم

مہرِ رسالت ماہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم / صبحِ سعادت ماحیِ ظلمت صلی اللہ علیہ وسلم

رہبرِ واثق مخبرِ صادق لائق وفائق کنزِ دقائق / فخرِ خلائق صاحبِ ہمت صلی اللہ علیہ وسلم

سرورِ عالم زبدۂ آدم قدوۂ اعظم مرسلِ اکرم / لطفِ مجسم مظہرِ شفقت صلی اللہ علیہ وسلم

مجمعِ دانش منبعِ بینش مرجعِ بخشش مرکزِ تابش / دافعِ کاوش رافعِ عسرت صلی اللہ علیہ وسلم

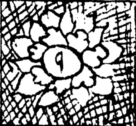
قامتِ خوشتر رشکِ صنوبر روئے منور رشکِ گلِ تر / ساقیِ کوثر بحرِ سخاوت صلی اللہ علیہ وسلم

شاہِ زمن ہین روحِ بدن ہین دین کے چمن ہین غنچہ دہن ہین / آپکی فن ہین لطف و عنایت صلی اللہ علیہ وسلم

شاہِ امم ہین عالی ہمم ہین ذخرِ حرم ہین بحرِ کرم ہین / نورِ قدم ہین یعنی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم



ہجر ہی مین آبرو یارب جھیل رہا ہی رنج و مصیبت / اب تو محمد کے ہو زیارت صلی اللہ علیہ وسلم



روزِ ازل سے آپ پہ ہین جان نثار ہم / مدت سے ہین غلام شہِ نامدار ہم

اے رونق زمین و زمان منہ دکھائیے
ہیں شوق دید میں ہمہ تن انتظار ہم

کرتی ہیں وصف اس گل رخسار پاک کے
ہیں گلشن حضور کے گویا ہزار ہم

عشق خط نبی میں جو وحشت ہوئی ذرا
ہو آئے دم میں ہند سے تا سبزہ زار ہم

بادام سینکیں آنکھ پہ صدقہ اوتار کے
گیسو پہ واریں نافہ مشک تتار ہم

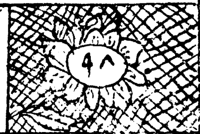
ہو کر نبی کے پھول سے رخسار پر فدا
لوٹیں گی باغ خلد کی بیشک بہار ہم

آتا ہے جبکہ یاد تبسم حضور کا
ہنستے ہیں عین گریہ میں بے اختیار ہم

راتوں کو اوٹھ کے ساقی کوثر کی یاد میں
روتی ہیں روز صورت ابر بہار ہم

سنتے ہیں جسکی چرخ بریں سے زمین بلند
یارب وہ دیکھیں آنکھوں سے اپنی دیار ہم

باقی نہیں نفاق سے اب نام اتفاق
یاں دیکھتے ہیں فرقے بہتر ہزار ہم



رکھتے ہیں یاد چشم نبی آبرو مدام
پیتے ہیں اس مزے سے مے خوشگوار ہم



رکھتے ہیں ذوق بادۂ عشق جناب ہم
بے کیف ہو وہ پیتے نہیں ہیں شراب ہم

منہ کو کلیجہ آتا ہے درد فراق سے
اے شاہ المدد کہ ہیں پر اضطراب ہم

بے گنتی داغ عشق پیمبر ہیں دل پہ یاں
خائف نہ ہونگی مہر سے روز حساب ہم

اوس آستان پہ جا کے جبیں کو گھسیں گے اب
طے سر کی بل کرینگے یہ راہ ثواب ہم

دلکو ہے مہر عارض پر نور کا خیال
پہلو میں اپنی رکھتی ہیں اک آفتاب ہم

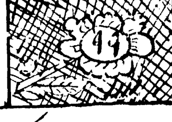
معراج میں ملک یہی کہتی تھی شوق سے
یارب رہیں نبی کی یونہیں ہمرکاب ہم

ایام شیب عشق میں کاٹیں گی آپ کے
لہو و لعب میں کھو چکی عہد شباب ہم

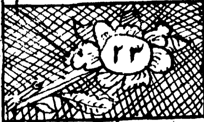
ہوگتا گیا ہے سینہ سے اٹھتو دل حزین
راہی ہوں یا خدا سوے یثرب شتاب ہم

است ہین ہین بنی کی گنہ کو ہین بے شمار
رکھتی نہین ہین خطرۂ روز حساب ہم

مچلا ہوا ہے دولت دنیا پہ نے طرح
بہلائین کیا تجھے دل خانہ خراب ہم



بیتاب کی حواس ہین کیون نہ آبرو
لائین کہان سی بحر پیمبر کی تاب ہم



اپنی پہلو مین نہین رکھتی دل ناشاد ہم
مدتون سے عشق مین ہین خانمان برباد ہم

لذت آب دم شمشیر کر کے یاد ہم
گھونٹ پیتی ہین لہو کی دمبدم جلاد ہم

دل جلی وہ ہین کرین جو نالۂ فریاد ہم
موم کر دین ایک دم مین آہ سے فولاد ہم

ضبط کہتے ہین اسی کرتی نہین فریاد ہم
جھیلتے ہین مدتون سے آپکی بیداد ہم

تم لڑاتی ہوگا ہین غیر سے ای جان جان
رشک سے کھائین نکیونکر ناوک بیداد ہم

دل پھڑک جاتا ہے اپنا مرغ بسمل کی طرح
جب کبھی کرتی ہین یاد خنجر جلاد ہم

یون بسر ہوتے ہے یاد گیسو و رخسار مین
دنکو نالی کرتی ہین تو راتکو فریاد ہم

اوڑ کی اختر بنگئے ذری ہماری خاک کی
عشق مین اوس مہ جبین کی ہوئے برباد ہم

بھول جائی گی شب فرقت بھی گر آیا یہان
کیا کرین گی ای اجل احسان ترا یاد ہم

یہ بھی ہے انصاف کوئی ای بت نا آشنا
غیر کی دل مین جگہ ہوا ورنہ آئین یاد ہم

اپنی ہاتھون سے لگایا اونکی سرمہ غیر نے
وان سنہگار اونکا ہوا یان ہوگئی برباد ہم

جان دیدین گے قفس مین فصل گل آئی تو دیکھ
اپنی جینی سے بہ تنگ آئی ہین او صیاد ہم

دیکھنے والے ہین چشم و قامت دلدار کے
دیکھین کیون آنکھونسی سمت نرگس و شمشاد ہم

دیدئ ودنستہ ڈالی آنکہ ابرو پر ترے
جان کی دشمن ہوئی از خود ہی او جلاد ہم

اک سروہی کا لگا کر ہاتھہ جھگڑی کو چکا
ایڑیان کب تک رہی رگڑا کرین جلاد ہم

ڈوب جاتی ہین سینے مین ہوای شوق سے
گریبان کرتی ہین جب اوس شعلہ رو کی یاد ہم

پیرزایانہ قدم ٹہلی تنتے ہے صاحب کے یون
پائمال اسطرح ہوتے تہے نہ یون برباد ہم

ولولہ دلمین وہی ہے سر مین سودا آہ ہی
بند زلف یار سے اب تک ہین آزاد ہم

دست نازک کو تری صدمہ نہ پہنچا ہو کہین
تہوڑی تہوڑی دل مین ہوتی ہین بیت جلاد ہم

گوش دل سے ہے یقین سن لین بتان سنگدل
شکل ناقوس کلیسا گر کرین فریاد ہم

انکے پردی مین قضا آی یقین دلکو ہوا
مرمٹی جو دیکہکر آنکہین تری جلاد ہم

عرش تہراتا ہے اپنے شکل سے ای آبرو
ہین کسی مظلوم بیکس کی مگر فریاد ہم

اونکی صورت کو دیکہتے ہین ہم
اپنی حیرت کو دیکہتے ہین ہم

درد سرا اونکو بوی گل سے ہوا
اس نزاکت کو دیکہتے ہین ہم

اوسکے کوچہ کی سیر کرتے ہین
باغ جنت کو دیکہتے ہین ہم

گریبان کرکی آپ روٹہتی ہین
اس شرارت کو دیکہتے ہین ہم

تیری قامت ہے یا قیامت ہے
یا کہ آفت کو دیکہتے ہین ہم

ہمکو دشنام غیر کو انعام
اس عنایت کو دیکہتے ہین ہم

پڑہکی ای یار سورہ یوسف
تیری صورت کو دیکہتے ہین ہم

یاد بت مین خدا کو بہول گئے
اپنی غفلت کو دیکہتے ہین ہم

اونکی جاتی ہے نکلی جسم سے جان
اس رفاقت کو دیکہتے ہین ہم

دل اوٹہاتا ہے صدمہ فرقت
اسکی طاقت کو دیکہتے ہین ہم

نام عاشق سے اونکو نفرت ہے
اس عداوت کو دیکہتے ہین ہم

واعظو کثرتِ خلایق مین
ہین وحدت کو دیکھتے ہین ہم

نقشہ کھینچیگا اوسکا کیا بہزاد
جسکے صورت کو دیکھتے ہین ہم

ذبح کی وقت مجھسے کہتے ہین
تیری جرأت کو دیکھتے ہین ہم

دیکھکر اونکا لطف غیر کے ساتھ
اپنی قسمت کو دیکھتے ہین ہم

دامن دشت کی کئی پرزے
زورِ وحشت کو دیکھتے ہین ہم



دیکھکر آبرو بتانِ حسین
حق کی قدرت کو دیکھتے ہین ہم



نگہِ یار پر فدا ہین ہم
زخمیِ ناوکِ قضا ہین ہم

اوس ستمگر سے کیا جدا ہین ہم
زندگانی ہی سے خفا ہین ہم

کمرِ یار کے تجسس مین
عازمِ کشورِ فنا ہین ہم

کیا غرض ہمکو حسنِ یوسف سے
عاشقِ روی مصطفا ہین ہم

ربط رکھتے ہین زلفِ پر خم سے
فی الحقیقت بڑی بلا ہین ہم

دامِ گیسو مین اوس پر پڑ کے
ایک مدت سے مبتلا ہین ہم

کیا علاج اپنا ہو مسیحا سے
کشتۂ نازِ دلربا ہین ہم

جذب دلمین نہ آہ مین تاثیر
کس مرض کی کہو دوا ہین ہم



آبرو پر جفا ہین کیون لاکھون
اسپہ کہتی ہین باوفا ہین ہم



کالاڈ سے بلا سے مرین اوسکے ستم سے ہم
کیون ہمسی غم نہ انس رکھی اور غمسے ہم

یارب رہا ہون کاکلِ پرپیچ وخم سے ہم
ہستی مین ساتھ لائی ہین اسکو عدم سے ہم

ڈالین نگہ نہ حور پہ تیری سوا کبھی — کوچہ کو تیری بدلین نہ باغِ ارم سے ہم

آتے ہے اسمین سیرِ دو عالم نظر ہمین — بہتر دل اپنا جانتے ہین جامِ جم سے ہم

آئی غریب خانہ پہ لیکر عدو کو ساتھ — باز آئی ایسی آپکے لطف و کرم سے ہم

بدتر ہے زیست موت سے اب تو خدا گواہ — تنگ اسقدر ہین جور و جفائی صنم سے ہم



احباب سوی ملکِ عدم چل بسی تمام
باقی اک آبرو ہین فقط اپنی دم سے ہم



ردیف نون

کلامِ حق کا کیا کہنا عبارت اسکو کہتی ہین — فصاحت نام ہی اسکا بلاغت اسکو کہتی ہین

خوش و خرم ہی دردِ عشقِ احمد سے دلِ محزون — خوشی ہے عین غم مین ہے مسرت اسکو کہتی ہین

کہلے رہتی ہین آنکھین صورتِ تصویر یان ہردم — یہ ہی ذوقِ لقا شوقِ زیارت اسکو کہتی ہین

کہین گے اور امت والے روزِ حشر حسرت سے — وسیلہ ہو تو ایسا ہو حمایت اسکو کہتی ہین

دمِ میلاد و وقتِ نزع امت کو نہین بہولے — اسے کا نام ہی الفت محبت اسکو کہتی ہین

کیا دو ٹکڑے مہ کو ایک اونگلی کی اشارے سے — کنایہ اسکو کہتی ہین اشارت اسکو کہتی ہین

تزلزل پڑ گیا روزِ ولادت قصرِ کسری مین — اسی کہتی ہین رعب و داب شوکت اسکو کہتی ہین

مدینی کی فضا ہی یا دلِ پر داغ عاشق ہے — کہ ہر اک دیکھکر کہتا ہی جنت اسکو کہتی ہین

شبِ اسری بہی تہی نبی حق سے چاہے بخششِ امت — عنایت ہو تو ایسی ہو شفاعت اسکو کہتی ہین

خیالِ مصحفِ رخسارِ احمد رہتا ہی دل مین — کلام اللہ کی اسکی ای قاری تلاوت اسکو کہتی ہین

عدو کی خیبر و خندق مین لوہا آپکا مانا — یہ ہی شمشیر کی برش شجاعت اسکو کہتی ہین

اوٹہاتی ہین کڑی بہی جبر ہی مین اف نہین کرتے — یہ ہی دادِ الہی زور قوت اسکو کہتی ہین

نہین ہین اٰپکی خاتم مین جو اعجاز ہین ایمین
سلیمان سے کہو مُہر نبوت اسکو کہتی ہین

شب میلاد روز عید سے بہی ہے کہین بڑہکر
جو ہین اہل صفا صبح سعادت اسکو کہتی ہین

خیال تیغ ابروی محمدؐ مین سرا ہردم
جہکا رہتا ہے سر شوق شہادت اسکو کہتی ہین

یہی ہین ہے جبین فرسائی اوس چوکہٹ پہ ہم کرکے
کہین گی بدنصیبون سے کہ قسمت اسکو کہتی ہین

۱۰۴ — ۱۶

غزل کیا آبرو تم نے قلم برداشتہ لکہے
اسی کہتی ہین پُرگوئی طبیعت اسکو کہتی ہین

جفای چرخ سے جب ہم کبہی فریاد کرتی ہین
شہ ہر دوسرا آکر وہین امداد کرتے ہین

جو ذکر قامت احمدؐ کبہی گلشن مین آتا ہے
تو اوٹہکر سرو قد تعظیم وان شمشاد کرتے ہین

دل ویران مین دیتی ہین جگہ یاد محمدؐ کو
ہم اس اُجڑی ہوئی اقلیم کو آباد کرتے ہین

فرشتی عالم بالا کی پڑہتی ہین درود اوسپر
جو ذکر بادشاہ عالم ایجاد کرتے ہین

جماتی ہین تصور اونکا ہم چشم سے دل مین
اوسی آباد کرکے اب اسے آباد کرتے ہین

بدل اوصاف لکہتی ہین رخ پاک محمدؐ کی
دعای نور کی تحریر ہم اسناد کرتے ہین

ہوای معصیت سی دل پریشان کیون نہو اپنا
یہی جہونکی تو شمع زندگی برباد کرتے ہین

تصور خواب مین رہتا ہی رخسار مبارک کا
ہم انکہین بند کرکی شب کو قرآن یاد کرتے ہین

کلیجہ تہام لیتی ہین ملک عرش معلےٰ پر
جو ہم ہجر نبی مین نالہ و فریاد کرتے ہین

خیالات ہوای حسرت گرد باد آسا
مجہے برباد کرتی ہین مجہی برباد کرتے ہین

۱۰۵ — ۱۱

نکمیون ای آبرو ہم فخر اپنی فقر کو سمجہین
کہ خود الفقر فخری مصطفےٰ ارشاد کرتے ہین

چہپائی ہو عبث نہ تم ناز سے سر یار دامن مین
نہ لگجائی کہین آگ ای پری رخسار دامن مین

ادا سے تمنی آنچل روئی رنگین پر نہین ڈالا
لیا ابر بہاری نے ہے یہ گلزار دامن مین

بھلا کیا فائدہ مجھ بیگنہ کے قتل ناحق سے
لگی گا خونبہا دہتا بت خونخوار دامن مین

بہری اس گلشن ہستی مین آکر عمر بہر ہمنی
گل امید کی جا حسرتونکی خار دامن مین

دم رقص اوسکے گردش سے جہان چکر مین آتا ہی
پری رو ہے عجب انداز کی رفتار دامن مین

تصور مین تمہاری گوہر دندان کے رو رو کر
بہری ہین ہمنی بیگنہی دُرِّ شہوار دامن مین

اگر مین عاشق مژگان [illegible] آکہی جاؤن
تو [illegible] آپ آکر [illegible] دامن مین

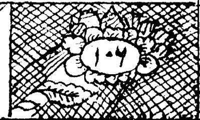
زمانہ تیرہ و تار ایک عالم کو نظر آتا
چھپا لیتا اگر [illegible] خسار دامن مین

نہین کم ہوتین مجھ وحشی پہ سنگ اندازیان انکی
لگی ہین [illegible] گویا دامن کہسار دامن مین

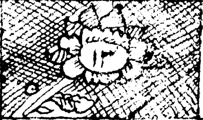
تجہے سوگند ہے ای دست وحشت روح مجنونکی
نہ سینی پائی ثابت ایک بھی بے تار دامن مین

می آشنا مونکو اپنی سر پہ جب کہیلی ہوئی دیکہا
چھپائی [illegible] دستار دامن مین

نہ اثبات دہن ہو وجہہ اسکی ہے یہی ای جان
چھپا لیتی [illegible] گفتار دامن مین



اگر منظور خاطر آبرو کا قتل ہے تم کو
یہ چھپائی بیٹھی ہو پھر کسلئے تلوار دامن مین



زلف جانان ہو اگر سایہ فگن پانی مین
سنبل تر کا نظر آئی چمن پانی مین

لوگ سمجھے کہ تہ آب ستارا ہے کوئی
نظر آیا جو ترا عکس ذقن پانی مین

ہی یہی جوشش گریہ تو گرین گی افلاک
ٹھہر سکتی ہین کہین قصر کہن پانی مین

ڈوب جائین عرق شرم مین ماہ و خورشید
دیکھہ لین گر ترا چند نسا بدن پانی مین

اشک ٹپکین جو مری یاد مین اون دانتونکی
کیون نہ پیدا ہون بھلا درِ عدن پانی مین

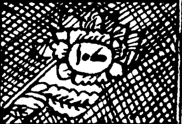
بحر الفت مین قدم ای دل نافہم نہ رکھ
سیکڑون طرح کی ہین رنج و محن پانی مین

پہنچی نکلی کبھی دریا مین جو وہ غنچہ دہن
بلبلی گل ہون کہ لیے طرفہ چمن پانی مین

غرق مین تو عرق شرم مین ہون بعد فنا
لوگ کہتے ہین کہ ڈوبا ہے کفن پانی مین

انگلہ ڈالی کبھی شوخی سے جو تو دریا پر
نظر آجای وہین صاف ہرن پانی مین

آبرو ریز یان الفت ہین جو سنتے میرے
ڈوبتی چاہ سے نل اور دمن پانی مین



خون جگر ہوگی یہی دل ہین کشین خود حاسد
آبرو چاہیے و آب سخن پانی مین



لبون سے وہ جلاتے ہین نگہ سے قتل کرتی ہین
عجب ہم کشمکش مین ہین نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین

ہمین ہے عشق سے رغبت نہین مرنی سی ڈرتے ہین
ہزارون جسنے ماری جان ہم اوسپہ مرتے ہین

شب وصلت و فور شوق سی بیتاب ایسے ہین ہم یون
اودہر وہ کم سنی سے اپنی شرمائی ہین ڈرتی ہین

جو ہر اک بات مین آتا ہی عہدی غیر یون ہمسے
مقرر کہائیگا وہ منہ کی کوئی دن گزرتی ہین

دل عشاق حیران و پریشان ہوتی ہین کیا کیا
ہوا سے جب رخ دلدار پر گیسو بکھرتی ہین

نہ پوچھو حال ہمسے ای صنم فرقت کے راتون کا
پڑے رہتی ہین بستر پر نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین

جو ڈوبی کوئی دریا مین اودہر آتا ہی وہ اکثر
غریق بحر الفت لیکن ای دل کب ابھرتی ہین

نہین آتی ہو تم ایمان تو سینی مین گھبرا کر
جگر اور دل نکل آنکا باہر قصد کرتی ہین

گرفتار پریشانی ہین یان ہم اور وان ای دل
مقابل آئینہ ہر وقت ہے گیسو سنورتی ہین

فقط کافی ہے میری قتل کو اک جنبش ابرو
عبث تیغ آپ کیون مجھ بیگنہ کی خون سی بھرتے ہین

جھجکجاتی ہین جو ون نشہ مین اکثر یہ بات ہے
سمجھکر سانپ اپنی سایہ گیسو سے ڈرتی ہین

فزون ہوتا ہے نور شمع جیسے گل کترنے سے
یون سے کتوا کی سر عاشق بھی روشن نام کرتی ہین

غضب مین اور بھی ہوتی ہین کچھ انداز و ناز انکی
بگڑتی ہین حسین جس درجہ اوتنی ہی سنورتی ہین

لہو کی آنسوؤن رو تی ہین یان پہر دل پریشان ہے | حنا بندی وہان ہوتی ہے پہر گیسو سنورتے ہین



نہ کم رو لیکے دل جب آبرو نے یہ کہا اوس سے
تو بولی ہنس کے ہان ہان تسی ڈرتی ہین کرتی ہین



جو زلف پریشان کے مارے ہوئے ہین
یہ ظاہر بہری دن ہمارے ہوئے ہین

وہ سر صدقے ای جان تمہارے ہوئے ہین
جو شیدا و والہ تمہارے ہوئے ہین

بلا مین پہنسائین گی لاکہون کے جانین
کلی اپنی کاٹی ہین لاکہون نے قاتل

وہ پہر آج گیسو سنوارے ہوئے ہین
جدہر ابرووں کے اشارے ہوئے ہین

نہین ایکدم ہین جو پہلو مین تہمتے
ملائی اون آنکہون سے کیا آنکہ نرگس

کہین حضرت دل ہی پیارے ہوئے ہین
ہرن جنگلی آگی چکارے ہوئے ہین

مین سب جانتا ہون نہ کچہہ مجہسے پوچہو
نہین ہتنی زلفون سے یہ چہرے کی ہے افشان

رقیبون سے جو جو اشارے ہوئے ہین
فلک پر عیان یہ ستارے ہوئے ہین

دل اہل عالم نہ زیر و زبر ہو کیون کر
خدا کی لیئی ای صنم منہ سے بولو

وہ زلف پریشان سنوارے ہوئے ہین
کہ ہم اب تو بندے تمہارے ہوئے ہین

تصور ہے دل مین کسی نازنین کا
ملین غیر سے آپ اور ہمسے روٹہین

پری شیشی مین ہم اوتارے ہوئے ہین
کہین اسطرح بہی گذارے ہوئے ہین

قمار محبت مین اک بت سے ہم تو
خدا کی قسم ای بت ان پری رو

متاع دل و جان کو ہارے ہوئے ہین
ہم ایمان و جان تمپہ وارے ہوئے ہین

جو ہر بات پر بگڑی جاتے ہین مجہسے
مجہے گم کیا چشم قاتل نے مارا

وہ غیرونکے شاید اوبہارے ہوئے ہین
تو کیون جمع مردم یہ سارے ہوئے ہین

۱۰۹

جو ہین آبرو کشتۂ غم مین بیٹھے
وہ بحرِ جہان سے کناری ہوئے ہین

۱۱

جو نالی ہم شبِ ہجر بتِ طناز کرتے ہین | قیامت شعلہ ہائی آہ برق انداز کرتے ہین
نہین ممکن ہے جینا کشتۂ تیغِ تغافل کا | مسیحائی سبب کیون دعوئی اعجاز کرتے ہین
قیامت کا ہی ساماں پڑ گئی ال چل دو عالم مین | یہ بت ڈہاتی ہین آفت یا خرامِ ناز کرتے ہین
بیانِ باغِ جنت ہو چکا اب حضرتِ واعظ | گلستانِ عشق کی سنئے جو ہم آغاز کرتے ہین
شکایت ہم تو اپنی بختِ برگشتہ سے رکہتی ہین | گلہ کب تیرا چرخ تفرقہ انداز کرتے ہین
کیا رسوائے عالم نسرِ نظارہ بازی نے | مجھے بدنام کیا کیا دیدۂ غماز کرتے ہین
یہ کس مستِ ادا کی آمد آمد آج ہے ساقی | کہ ہر جانب درِ میخانہ میکش باز کرتے ہین
عنانِ صبر ہاتھون سے نکل جاتی ہی عاشق کے | پریرو گرمِ جولان جب سمندِ ناز کرتے ہین
نہین عاشق پہ کچھ موقوف ہے شیخ و برہمن تک | فدا جان اپنی تجھ پر ای بتِ طناز کرتے ہین
نہین مطلب ہے اگر اونکو نہو یان کسکو ہے پروا | عبث اغیار پر افشا دلو کا راز کرتے ہین

۱۱۰

وہی ای آبرو ملتا ہے جو لکھا ہے قسمت مین
عبث مردم وہان حرص اتنا باز کرتے ہین

۱۱

نہ بس جائی کہین دل وہ خرامِ ناز کرتے ہین | غضب رفتار ڈہاتی ہے ستم انداز کرتے ہین
جو قصہ دردِ دل کا ہم کبھی آغاز کرتے ہین | تو وہ کہتے ہین خود اپنا یہ افسانہ کرتے ہین
تصور باندہتی ہین نزع مین اوس طفلِ کم سن کا | ضعیفی مین کتابِ عشق ہم آغاز کرتے ہین
جلا دیتی ہین اپنی کشتگانِ ناز کو دم مین | یہ بت جادو کوئی کرتی ہین یا اعجاز کرتے ہین
عدو کی دلپہ چلتی ہی چہری کیا رشک سے اہدم | مری جانب کبھی جب وہ نگاہِ ناز کرتے ہین

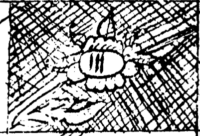
لڑاتی ہین نگاہین دیدہ و دانستہ قاتل سے
ہم اپنی مرغ دلکو طعمۂ شہباز کرتے ہین

سلامت کون آکر پہر گیا کوئی حسینان مین
بچا انداز سے کوئی تو بسمل ناز کرتے ہین

تمہین انصاف سے کہدو کہ کیونکر سر نہ پیٹو نین
فسون کرتی ہین آنکھین لب اگر اعجاز کرتے ہین

کبہی آنکھین دکہاتی ہین کبہی تیوری چڑہاتی ہین
دل عاشق پر کیا کیا و مشوق ناز کرتے ہین

بیان کرتی ہین ہم اوصاف اوس رشک گلستان کے
زبان گویا برنگ بلبل شیراز کرتے ہین



کہو اے آبرو پیش نظر تصویر ہے کسکے
جو اطفال اشک آنکھو مین ترک و تاز کرتے ہین



نہ تو اے چشم یون ترکر گریبان آستین دامن
بنین گی ورنہ ابر تر گریبان آستین دامن

دم بخیہ گری رہ رگئی مانند زخم دل
لہو کی گھونٹ پی پی کر گریبان آستین دامن

الٰہی کسکی مژگان یاد آئی عین وحشت مین
کہ تن پر بنگئی خنجر گریبان آستین دامن

جو سوتے وقت یاد آئے کبہی اوس انگہ کی ڈوری
کئی پرزی سر بستر گریبان آستین دامن

نہ یہ دست جنون ثابت انہین دم بہر بہی رکہیگا
عبث سیتا ہی بخیہ گر گریبان آستین دامن

خدا رکہی سلامت اے رفوگر دست وحشت کو
کرین گی کیا بہلا سیکر گریبان آستین دامن

برنگ ماہ اپنا جب کبہی داغ جنون چمکا
ہوئی پرزی کتان بنکر گریبان آستین دامن

بنی ہین یاد زلف و ابرو و مژگان قاتل مین
سلاسل تیغ اور خنجر گریبان آستین دامن

جنون مین سنگ طفلان سے یہ بہر اوڑ جائینگے پرزی
سین ہم خاک اور پتہر گریبان آستین دامن

نکر پرزی کہی آستین سراسر تیری رسوائی
خدارا اے بت کافر گریبان آستین دامن

جنون کی جبکہ میری حال پر چشم عنایت ہو
ندون بہر نذر مین کیونکر گریبان آستین دامن

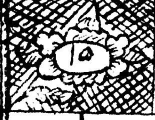
برنگ جامۂ گل آئی تہی فصل بہار امید ل
ہوئی ہین چاک یان تن پر گریبان آستین دامن

عدو سے جب اونہیں دست و گریبان دیکھتا ہون مین
خوشی سے پہٹتے ہین تن پر گریبان آستین دامن

تپ غم کی حرارت سے لگی ہی آگ یان تن مین
نہون کیون جل کی خاکستر گریبان آستین دامن



و بختی ہے مجھے طاقت جنون نے آبرو جس سے
کرون پرزی ابہی ستر گریبان آستین دامن



سحر تھا اوس پری کی چہل بل مین
آگئے خلق ساری ہل چل مین

تیغ قاتل نے میان سے جب لے
جہک گئے سر ہزارون مقتل مین

آئی جب نے وعدۂ وصلت
کیسے حجت ہے آج مین کل مین

کہا کسے سے زبان ہار آئے
کیون گرہ تمنی دی ہے آنچل مین

تیری گہونگہٹ مین لاکہون فتنی مین
شوخیان سر بسر ہین آنچل مین

جسنو دیکہا مر گیا بی موت
زہر اوس آنکہ کی ہے کاجل مین

جان پہنچا امین رہے اوسکے
جو پہنا گیسوی مسلسل مین

سرنوشت ازل مین تھا اپنے
آئمین گی ایک روز مقتل مین

چہوٹ جائین گی سیکڑون وحشی
فرق آیا جو زلف کے بل مین

میری آنکہونمین جسقدر ہین اشک
اسنا پانی نہوگا بادل مین

باندہی جب قتل پر کمر تم نے
ڈہیر کشتونکا ہوگا مقتل مین



آبرو کیون گہٹا کی نسبت دین
زلف کا رنگ کب ہے بادل مین



نہ تو صوفی نہون نہ شیخ کہ رہبر مین ہون
آبرو ساری خدائی سے تو بدتر مین ہون

جا کر چہپا تا وہ زلف معنبر مین ہون
فرق کیا اس مین خطاوار سراسر مین ہون

ابروی یار کا ایما ہی کہ خنجر مین ہون
اور مژہ کا یہ اشارہ ہے کہ نشتر مین ہون

خدمت آئینہ برداری مجھے یار نے دی
ان دنون اپنی نصیبون کا سکندر مین ہون

نازکی مین کمر یار ہے مجھسے بڑھکر
لاغری مین کمر یار سے بڑھکر مین ہون

سر مین سودا ہے صنم گیسوی مشکین کا تری
فقط اتنا تو خطاوار مقرر مین ہون

صورت یار ہے ہر دم مری آنکھون کے حضور
شکل آئینہ اوسی دیکھکے ششدر مین ہون

گیسوی یار مجھے مار ہی رکھین گے کبھی
نہین ممکن ہے جو ان کا [illegible] مین ہون

رتبہ خضر ملا خاک نشینی سے مجھے
بنکے نقش کف پا خلق کا رہبر مین ہون

مجھسے رم ہے تجھے کسواسطے ای آہو چشم
یون زبون تری نگہ مین کہ غضنفر مین ہون

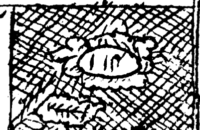
دیکھکر قامت دلدار گیا ڈر اوسکا
ابتو بیخوف قیامت سے مقرر مین ہون

دل سرا کرتا ہی جب ظل ہما کی خواہش
سایہ زلف یہ کہتا ہے کہ سر پر مین ہون

مجھ مین اور یار مین حائل جو کبھی ہوتا ہے
جانتا آئینہ کو سد سکندر مین ہون

نام کیون شمع کی مانند نہ روشن ہو مرا
بزم جانان مین ہتھیلی پہ لئے سر مین ہون

جسطرح دیکھکے آئینہ کو تم حیران ہو
یونہین صورت سے تمہاری متحیر مین ہون



آبرو گر نہ بندہا یار کا مضمون دہن
پہر یہ کس منہ سے کہوگی کہ سخنور مین ہون



ہر غمزہ دلستان ہے کسی دن کسے نذر دون
حیران عقل ایمان ہی کسی دن کسے نذر دون

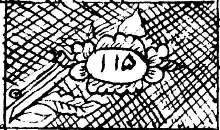
درد جگر جدا ہے جدا اضطراب دل
ہر ایک جان ستان ہے کسی دن کسے نذر دون

طالب ہے اسکے تیغ ادا خنجر مژہ
سر دوش پہ گران ہے کسی دن کسے نذر دون

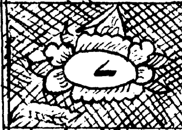
بار گران ہے الم یاس فوج فوج
دل مختصر مکان ہے کسے دن کسے نذر دون

تیر نگاہ و ناوکِ مژگان ہین تاک مین — یہ دل عذابِ جان ہے کسے دون کسی نہ دون

تصویر یا شبیہہ خیالی یہ مر مٹون — دو قالب ایک جان ہے کسے دون کسی نہ دون



ای آبرو کرشمہ و ناز و ادائی یار
سوگا ہے ایک جان ہے کسے دون کسی نہ دون



بستون کی شکل جو ہم بار بار دیکھتے ہین — یہ شانِ قدرتِ پروردگار دیکھتے ہین

ہوا ہے عشق کسی نوجوان کا یہ سر مین — ہم عین فصلِ خزان مین بہار دیکھتے ہین

خیالِ صحبتِ اغیار و یار آ آ سے — بہم چمن مین جو گل اور خار دیکھتے ہین

نظر مین پھرتے ہے تاریکئ شبِ فرقت — کبھے جو خواب مین ہم زلفِ یار دیکھتے ہین

کہین رقیب سے وہ ہمکنار ہین شاید — جو دلکو پہلو مین ہم بیقرار دیکھتے ہین

رقیبِ رشک سے کانٹون پہ لوٹتے ہین جو ہم — کسیکے پھول سے رخ کی بہار دیکھتے ہین



یہ کسکے آینکا وعدہ ہے آبرو کہیئے
جو آپ جانبِ دربار بار دیکھتے ہین



چھالے افشانکو جبین پر جو یہ فرماتے ہین — یہی تارے ہین کہ خورشید کو چمکاتے ہین

خود بدولت مری میت کو جو کفناتے ہین — یہ عطا خلعتِ رخصت مجھے فرماتے ہین

چرخ پر اتنے ستارونکی جھپک جاتے ہی — صورتِ برق جو وہ دانت چمک جاتی ہین

بادہ کش ملکے بہم گاتی ہین ساون کیا کیا — ابر آ آ کی جو میخانہ پہ چھا جاتے ہین

پھانسیان تیری ہے زلفین مجھے دیتی ہین مدام — بیڑیان تیرے ہے گیسو مجھے پہناتے ہین

نالکیا اشک فشان چشم رہے اے دلِ زار — چڑھکے دریا بھی تو آخر کو اوتر جاتے ہین

خود غرض وہ یہ پری رو ہین عیاذًا باللہ — کہئے مطلب کے اگر صاف اوڑا جاتے ہین

لکھین اوصاف نکیونکر ترے رخسارونکے — یہی مضمون تو اشعار کو چمکاتے ہین

نہ مضامین دہان و کمر یار سے ملے — یہ وہ طائر ہین نہین دام مین جو آتے ہین

لطف کسطرح شب وصل میسر آئے — ہے لحاظ اونسی مجھی مجھسے وہ شرماتے ہین

۱۱۷ — ۱۱

آبرو بزم مین اغیار سے ہو کر وہ دوچار

آٹھ آٹھ آنسوؤن ضد سے ہمین رلواتے ہین

آہ سوزان کا گزر کب دل روشن مین نہین — برق کسدن شرر افشان مری خرمن مین نہین

جز ستم خاک ہے چشم بت پرفن مین نہین — شیوۂ راہبری قسمت رہزن مین نہین

ہو کے بیخود وہ چلے آئین کلیجہ تہامین — کیا اثر اتنا بہی ایدل تری شیون مین نہین

مرض ہجر سے اسدرجہ سبکسار ہوئین — زور بازو مین توان دلمین روان تن مین نہین

مسی مالیدہ لب یار پہ جیسے ہے بہار — رنگ روپ ایسا کبہی لالہ و سوسن مین نہین

شعلۂ حسن سے جو کوئی بتان مین ہی فروغ — وہ تجلے بخدا وادی ایمن مین نہین

نالۂ گرم سے بلبل کی یہ گل کہلائی — کچھہ گزر فصل خزان کا ابھی گلشن مین نہین

داغ الفت سے کسیکے وہ چمک ہے دلمین — خوف ظلمت پس مردن مجھی مدفن مین نہین

کیا کرین بادہ کشی دور خزان ہے بالکل — فصل گل نام کو بھی دہر کی گلشن مین نہین

بوندیان پڑتی ہین گھنگھور گھٹا چھائے ہے — ساتھہ وہ ساقی گلفام ہے گلشن مین نہین

۱۱۸ — ۱۱

جب سے سودا ہے کسی زلف سیہ کا اوسکو

آبرو کو نسنے شب ہی کہ جو اولجھن مین نہین

وہ لکھون مطلع روشن ثنائی قمر جانان مین — کہ جلکر جس سے ہو سرو چراغان سرو بستان مین

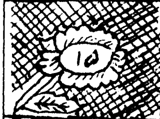
عجب کیا ہی اگر مجھ ناتوان کا کوئے جانان مین — نہین تہا مور کا کیا دخل درگاہ سلیمان مین

دل پر داغ کا جلوہ ہے یون زلف پریشان مین
تری لب سے ہوا ہے لعل پانی کوہ سیلان مین
ہوا ہے میل گیسو رخ پر نور جانان مین
نہین آتا مری دلمین خیال اوس حور پیکر کا
دل پر داغ کو ہر دم ہے شغل نالہ سوزان
لب شیرین سے باتین تلخ وہ ہمکو سناتی ہین
گدائی کوچہ الفت اسیر حلقہ کلفت
تمہاری قد موزون کا اگر گلشن مین ذکر آئے
چینی ہے آج افشان کا گل شبرنگ پیدا سینے
دہن کا اونکی مضمون ہمکو سمجہے کسطرح اے دل
ہر اک مردی یہان جان آئی قیامت کا ہوا عالم
بہار آئی ہے جوبن ہے چمن سیر آجکل گلچین

کہلے سورج مکہی کا پہول جیسے سنبلستان مین
تری آنکہونکی خاطر پس گیا سرمہ صفاہان مین
یہ ربط اتفاقی ہے بہم گبر و مسلمان مین
پڑا ہے تفرقہ مدت سی بلقیس و سلیمان مین
ہوائی گرم کی چلتی ہین جہونکی اس گلستان مین
تماشا ہے کہ ہی تاثیر سم اس آب حیوان مین
یہ لکہتا ہی وہ مہ طلعت نے مجہے القاب فرمان مین
تو عالم نخل ماتم کا ہو شمشاد گلستان مین
چراغون کی چمک آئی نظر شام غریبان مین
نہین دخل آدمی کو ہے خدا کی راز پنہان مین
گئی جب فاتحہ خوانی کو وہ شہر خموشان مین
عنادل خوب گلچہری اوڑاتی ہین گلستان مین



حسین اس شہر کی قابو مین یون ہین ابرو اپنی
کہ جیسے قاف کی پریان تہین تسخیر سلیمان مین



پہکا دل ہر آنسو سے پیا یون سوز ہجران مین
رخ پر نور کا یون عکس ہی ابہر دہی جانان مین
نکہہ بلی پیر اوس بت کی سراپہ نالہ کش دل ہے
ہوا نہ کرکی بارش کا شب وعدہ نہین آتے
تری مجنون جو سر ٹکرائین ای لیلی منش اس سے

شجر جل جائی جیسے برف سے فصل زمستان مین
دکہائی دیتا ہے جسطرح منہ شمشیر عریان مین
الٰہی خیر ہو بگڑی ہے پہر شمشیر و پیکان مین
ڈبوتی ہین مجہی وہ جہونکی ہر روز طوفان مین
ہزارون رخنی پیدا ہون ابہی دیوار زندان مین

پڑا ہے عکس جو ان مین رخ پر نور قاتل کا
گل خورشید کا عالم ہے ہر اک زخم خندان مین

اگر خلوت مین نظارہ کسی بت کا میسر ہو
خدا شاہد ہے فرق آئی وہین زاہد کی ایمان مین

اوٹھالی خوب جی بھر کی مزی یہ شب غنیمت ہے
نہ رہ جائے کوئی ای شوق ارمان وصل جانان مین

حیات جاودانی پائی جو اوسکے شہیدون نے
نہ جہے اوس ترک کی شمشیر تھی کیا آب حیوان مین

دل عملش کو برباد کر کلیجے مین اوتر آیا
غضب کے توڑ ہین ای ترک تری تیر مژگان مین

خیال زلف مین بھی درمیان جب اوس رخ کا آتا ہے
چمک جاتا ہی داغ دل شب تاریک ہجران مین

دل پر خون کی کیفیت دکھائی ہجر مین ان کو
نہ رکھا ہمنے یاس و حسرت و حرمان کو ارمان مین

تمہاری حسن کی پرتو سے روشن بدر کامل ہے
تمہاری نور کا جلوہ ہے خورشید درخشان مین

لیا تیغ زبان سے کام تیغ تیز کا ای دل
کٹی اعدا کہے جو بات ہمنے بزم جانان مین

۱۲۰

کہے ہے تو خود بدولت بھی کلام آبرو دیکہین
مرصع ہے غزل ہر ایک صاحب اوسکی دیوان مین

۱۵

خط شبگون جو یاد آیا خیال زلف پیچان مین
کئی دامن کی پرزی پردۂ چاک گریبان مین

پہنسایا دل مرا تقدیر نے گیسوی پیچان مین
زلیخا نے مقید کردیا یوسف کو زندان مین

تصور مین جو اوس ابرو کی پہاڑا ہے اسی مینی
تو نقشہ ہے ہلال عید کا چاک گریبان مین

گر وحشت مین داغ آتشین اپنا چمک جائی
تو عالم مہر کا ہو ذرۂ ریگ بیابان مین

نکیونکر شرم عریانی سی سر پہوڑین تری وحشی
سوائی سنگ ہی کیا خاک کوہستان کے دامن مین

دہڑی مسی کی کب ہے یار کی لبہائی رنگین پر
گل سوسن ہے شان لبریز ویسی شاخ مرجان مین

کسینے نے سچ کہا ہی دوڑ مسجد تک ہے ملا کے
تری وحشی جو نکلی شہر سی پہنچی بیابان مین

گلہ سی باز آ ای دل کہ دیر آید درست آید
نکہبر اگر اوٹھین تا خیر ہی کچہ عہد و پیمان مین

ہوئی زائل نہ کلفت میری دل کی اشک ریزی سے — غبار اس وحشت کا اوڑتا رہا ہے عین بارانمین

چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی — عبث اے دل ہے حسرت وصل کے ایام ہجرانمین

خموشی معنئے دارد کہ در گفتن نمے آید — بہت بہتر ہے ضبط آہ اے دل ہجر جانانمین

جوان مردان نہ تابند از کسے رو ہو جو کچھ ہمت — نکل آئین ہماری روبرو اغیار میدان مین

۱۲۱ — ۱۲

غزل مین روزمرہ چاہیئے ای آبرو لکھنا
وہ مضمون خبط ہے آئی نہ جو فہم سخندانمین

کس غیرت قمر کا میری دل مین گھر نہین — کس مشتری کا اس گذری مین گذر نہین

کس دلمین جستجوئی دہان و کمر نہین — درپیش کسکو ملک عدم کا سفر نہین

یہ نالہ کیا ہی جسمین کوئی نوحہ گر نہین — کس کام کی وہ آہ ہی جسمین اثر نہین

یہ ہمنشین ہے کسلئے ہر بات پر نہین — آزردہ دل کسیکا کسی سے اگر نہین

آتی نظر اجھوتے تار نظر نہین — دیکھی ہے جو خلوق کچھ رگ گل وہ کمر نہین

باز آتا اپنے ظلم سے یہ کینہ ور نہین — اونالی ڑہکی چرخ کی لیتا خبر نہین

کیون ہو نہ دلمین الفت اصنام جاگزین — زاہد نہو جو وقف خدا کا وہ گھر نہین

می نوشی مین وہ ساقی مہوش نہین شریک — اس دور آفتاب مین دور قمر نہین

جھگڑا آپکا جو موت شب ہجر آگئے — ہو آیہ قصہ اوسنے کبھی مختصر نہین

انکا اس سے جو شمیم ریاحین معطر — ابر کرم ہے یہ مرا دامان تر نہین

کب تو نہین ہے دلمین مری ای خیال یار — پتلی کیطرح ترا کب انکہون مین گھر نہین

یا رشتۂ حیات ہے یا جادۂ عدم — نادان مین وہ جو کہتی ہین اونکی کمر نہین

انکھون مین سبکی ربط عدو سے ہوئی سبک — وہ رعب و داب آپکا وہ کر و فر نہین

قہر خدا ہے خندۂ دندان نمائی یار — کرتے چمک چمک کے یہ بجلی کدہر نہین

مژگان پہ اشک دلمین طپش لب پہ آہ سرد — کسوا ٹہی ہے عشق کسیکا اگر نہین

جوڑا تمہاری بالونکا شاید کہ کہل گیا — ہیوہ جہہ پیچ و تاب مین موئے کمر نہین

اک تو ہے راہ ملک عدم یونہین پر خطر — طرّہ یہ اور اوسپہ ہے زاد سفر نہین

تسخیر اس سے ہوتے ہین دم مین بتان دہر — دنیا مین کوئی نقش یہ از نقش زر نہین

روکا یہ کہکی وقت سحر ہمنے یار کو — چہاگل تمہاری پاؤن کی بولی گجر نہین

دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست — کچہہ انقلاب دہر سے ہمکو خطر نہین

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست — لین دلکو شوق سے وہ مجہے درگذر نہین

دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر — کیونکر کہون کہ انکو میری خبر نہین

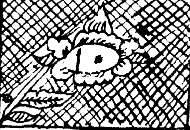
از بخت شکر دارم واز روزگار ہم — کہتے ہین حاسدونکے وہ رشک قمر نہین

ہر روز عید نیست کہ حلوا خورد کسے — حاصل مدام بوسۂ عناب تر نہین

دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند — ایدل اسیر رنج کبہی بے خبر نہین



ذہن لطیف تو ہمہ فکر نکو کند
مضمون بیت آبروئے مدّ نظر نہین



گیا جب سیر کو وہ گل چمن مین — نکالین سیکڑون شاخین سمن مین

اوسے کا جلوہ ہے ہر سو چمن مین — سمن مین ارغوان مین نسترن مین

اوسی نے کچہہ اوٹہایا چاہ کا لطف — جو دل ڈوبا تری چاہ ذقن مین

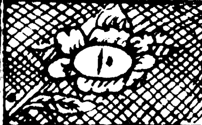
دل صد چاک میرا ہن کی شانہ — رہا اوس بت کی زلف پر شکن مین

وہ لاغر ہون نہ پائین گی نکیرین — میان گور میت کو کفن مین

نہوتا یہ خمیدن پشت ہر گز — سکت ہوتی اگر چرخ کہن مین
خرام ناز سے تیری ہین رو پوش — چمن مین کبک اور طاؤس بن مین
لگایا ہاتھ کاکل کو تو بولے — نہین شک آپکی دیوانی پن مین
لب شیرین کی ہم لکھتے ہین اوصاف — حلاوت کیون نہو اپنی سخن مین



عدم مین چین سے تہے آبرو ہم
نہ پھنسے اگر یہان رنج و محن مین



کس منہ سے ہم کہین کہ بتونکے دہان نہین — الحق کہ اوسکے وصف کے لایق زبان نہین
گر نالہ و بکا کا تیرے زور شور ہے — اک روز یہ زمین نہین ہے یہ آسمان نہین
دل مین قیام کیون نہین کرتی ہو جان جان — یہ تو مکان تمہارا ہے میرا مکان نہین
طول شب فراق ستے اوسکے بلا ڈری — جینے کا جسکو اپنی سحر تک گمان نہین
جانی سے تری موت ہی آئی ہے زندگی — پہر کسطرح کہین کہ تو عاشق کی جان نہین
ہردم سوال بوسہ پہ انکار کے سوا — اک روز اونکی منہ سی سنی ہمنی ہان نہین
وہ آنکہ کور ہے جو نہ دیکہے ترا جمال — وہ دل ہے سنگ سخت جو تیرا مکان نہین
وہ کان کیا ہین جو نہ سنین ذکر دوست کا — وہ کیا زبان ہے یار کا جس سے بیان نہین
وہ ہاتھ کیا جو طوق کمر یار کے نہون — وہ پاؤن کیا جو راہ طلب مین [illegible]



نام و نشان سے کہو یا بد نام آبرو
اچہے رہے وہ جنکا کہ نام و نشان نہین



نظر مین دولت دنیا ذرا بہے مال نہین — غنی ہون حرص کے باعث شکستہ حال نہین
خدا کیواسطے باجو نہین اسکو ٹال نہین — کہ بار بار میسر شب وصال نہین

سوائے قدِ صنم دل کو کچھہ خیال نہین
ہماری باغ مین جز سرو کی نہال نہین

ہماری طائرِ دل کی لئی یہ بچھا ہی دام
تمہاری انکھونمین ڈوری یہ لال لال نہین

جو کچھہ گلہ ہے تو ہے اپنے جذبۂ دل سے
کشیدگی سے تمہاری ہمین ملال نہین

جو رند دیتی ہین واعظ تو کیون نہین پیتا
شراب مفت کی قاضی کو کیا حلال نہین

نہین ہین پست مضامین پسندِ طبع بلند
جہان ہے شیر کا مسکن وہان شغال نہین

تمہاری چشم سے آہو یہ دبکے کہتے ہین
اگر لڑائین پھر انکھین تو ہم غزال نہین

فقیر مست ہین نفرت ہے شکلِ دنیا سی
ہماری لائق صحبت یہ پیر زال نہین

پسند کیا کرین میکش دکانِ زاہدِ خشک
کہ جسمین مئ نہین بٹھتی نہین کلال نہین

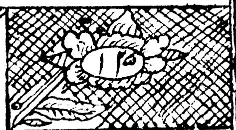
یہ ایک ترکِ کماندار کے نشانی ہے
خدنگ سینی سے جراح تو نکال نہین

ہری خرام سے ای سروِ باغِ محبوبی
برنگ سبزہ جگر کسکا پائمال نہین

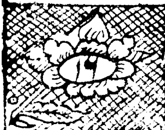
ہر ایک بات پہ صاحب نہ دیجیی دشنام
زبان سنبھالی اچھی یہ بول چال نہین

تمہارا تیرِ مژہ کام دیگا سب پیکان
یہ وہ خدنگ ہے درکار جسکو بھال نہین

پھر آئی پانی جو منہ مین بیانِ واعظ سے
ٹپکتے حور پہ ایسے تو اپنی رال نہین



نگاہِ لطف کا ہے آبرو فقط طالب
خدا گواہ صنم اور کچھہ خیال نہین



وہ ہی ہر وقت اب پیشِ نظر اے دل ہمارے ہین
تصور کی بدولت اونکی ہمت نظارے ہین

ذلیل و خوار و رسوا یہ لقب بیشک ہماری ہین
بجا ہے ای بت جو کچھہ کہو بندی تمہاری ہین

کبھی بکھرائی ہین زلفین کبھی گیسو سنواری ہین
ہماری مرغِ دل پر تمنے کیا کیا جال ماری ہین

ہوئی وحشت انہین صحرا مین پھرتی ماری ماری ہین
تری انکھونکی آگی ای پری آہو شکاری ہین

نہ دیکھے روز ایسی سخت دشمن بھی کوئی یارب
بتونکی عشق مین جیسے کہ ہمنی دن گزاری ہین

پسینے کی نہین قطری ہین اوس زلف معنبر پر
شب تاریک مین گویا چمکتے یہ ستاری ہین

گزرتی تہا سرونپر جنکے کل تک افسر شاہی
پڑی ہی خاک لحد مین آج وہ پاؤن پساری ہین

تفاوت روز و شب کاہی فقط ورنہ دل مضطر
شب فرقت مین اپنے حشر کی آثار ساری ہین

مژہ کی سیکڑون بسمل نگہ کی سیکڑون کشتی
بہت خنجر کے گہائل ہین بہت برچہی کے ماری ہین

گرائیگا ہمین چاہ عدم مین دیکہنا اکدن
یہی گرا ابلق ایام کی ادل ل تراری ہین

دل اپنا ایک مدت سے حسینونکا ہوا مسکن
عمل سے یہ پری رو ہمنے شیشی مین اوتاری ہین

رقیب روسیہ کرتا ہے شانہ اونکی زلفونمین
غم واندوہ کے چلتے ہماری سر پر آری ہین



زیان و سود سے اسکے مکیون ہون آبرو واقف
لئے تک تعشق ٹوتون سے ہم اجاری ہین



اور اب ہتیار کیا اوس ترک کو درکار ہین
تیر نظرین ہین مژہ خنجر بہوین تلوار ہین

ہین وہی عاقل کہ جو محو جمال یار ہین
جو کہ ہین زلفونکی دیوانی وہی ہشیار ہین

چاک ہو کیونکر گریبان جاؤن کیونکر سوی دشت
ضعف سے وحشت مین میری دست و پا بیکار ہین

انکی گنجائش کہین پر جز دل عاشق نہین
قصۂ زلف دراز یار وہ طومار ہین

نالہ و آہ و بکا و درد و الم رنج و محن
تری فرقت مین انیس اپنی یہی دو چار ہین

وہ نگاہین اور انکہین اور پلکین اور بہوین
بجلیان ہین برچہیان ہین تیر ہین تلوار ہین

کر دیا ہے عشق مژگان نی کسیکی یہ ضعیف
رونگٹی بہی اپنے جسم ناتوان پر بار ہین

مہر و مہ برق و شرر کرتے ہین اوسنی کسب نور
یار کی رخسار بیشک مطلع انوار ہین

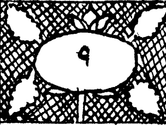
کیون چہپائین چشم و لب سے آپکی دیتی ہین جان
مار ڈالین یا جلائین آپ ہی مختار ہین

یہم جہان لاکھوں ہزاروں جان بلب صد با مریض
چشم فتان کے تری بیمار سے بیمار ہین

جہوم کر آتی ہین باد ل جاتے سے ٹھنڈی ہوا
تاک مین بنت العنب کے اندنون میخوار ہین



بادہ انگور کا ای آبرو ہے نشہ کیا
مست وہ ہین جو شراب عشق سے سرشار ہین



محو حیرت ہین گھڑی عاشق تری دربار مین
یا جڑی ہین قد آدم آئینے دیوار مین

آبلہ پائی نہ میری گر کری سیراب اوسی
تشنگی سے کانٹے پڑ جائین زبان خار مین

رات دن آرایش کا کل مین رہتا ہی وہ شوخ
دل ہے جو پابند اوسکا گیسوی خمدار مین

یخط اسوستے ہین دل لاکھوں گرفتار بلا
یہ عجب اندہیر ہے اس زلف کی سرکار مین

جو نکتے ہر گام پر ہین خفتگان زیر خاک
شور محشر ہے تری پازیب کی جہنکار مین

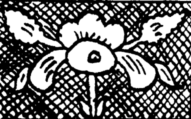
فی الحقیقت عشق بہے ای دل ہے پیغام اجل
سامنا ہے موت کا ہر وقت اس آزار مین

کسطرح اوٹھی وہ چشم نرگسین اسیر یطرف
طاقت اوٹھنے کی نہین باقی ہے اس بیمار مین

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم
ہو سو ہو دل ہمنی ڈالا بحر عشق یار مین



یاد خط سبز سے آئی ہوئی پہر زخم دل
آبرو اولٹا اثر ہے مرہم زنگار مین



وہ بت جنگجو بہلا پاس ہمارے آئی کیون
مد نظر جو صلح ہو آنکہ وہ پہر لڑائی کیون

آتے ہین یاد جب ستم کہتے ہین پہر کی آہ ہم
ہمنے جفا شعار سے دلکو لگایا ہائی کیون

طبع ہو جسکی بیوفا رحم نہو جسے ذرا
کہنے سے میرے وہ بہلا راہ وفا پہ آئی کیون

غیر سے چھپکے ای صنم ملتی ہو تم تو دمبدم
صدمہ و رنج و درد و غم میرا یہ دل اوٹھائی کیون

چہری سے صاف آپکی عشق ہی آبرو عیان

(١٢٩) گر نہین آیا دل کہین پھر ہی یہ ہائی ہائی کیون (٩)

سُنین نہ لنڈہ مین کیونکر حضور کی باتین — کہ لطف دیتی ہین ہمکو سرور کی باتین

جھکائین کان جو آپ اسطرف تو عرض کرون — کہ ہین حضور سے کہنا ضرور کی باتین

سُنائین حضرت موسےٰ تو طالبِ دیدار — سُنین گے گوشِ دل و جانسی طور کی باتین

غرض ہے ہمکو ادای واعظ آدمیت سے — سُنائین آپ نہ غلمان و حور کی باتین

نہین ہے آج زمانی مین کوئی تمسا حسین — کرو نہ کسلیئے صاحب غرور کی باتین

حسین بنائی ہین کیون عشق کیون کیا پیدا — نہ سمجھا کوئی بھی ربِّ غفور کی باتین

یہ ملکی خاک مین کہتے ہین کیا خدا جالی — سُنین کسی نے نہ اہلِ قبور کی باتین

کبھی تڑپتا ہے ناتھون کبھی اوچھلتا ہی — وہی ہین اپنی دلِ ناصبور کی باتین

(١٣٠) وہ آبرو سے یہ ایمائی وصل پر بولے — نکالین تمنے وہی پھر فتور کی باتین (٨)

ہین وہ اچھے جو بُرونکو بھی بھلا کہتے ہین — ہین بُری خود وہ کسیکو جو بُرا کہتے ہین

قہر ہین سحر ہین آفت ہین غضب ہین جنکو — غمزہ و عشوہ و انداز و ادا کہتے ہین

واعظون کی ہین نصیحت نہین سُنتا اصلا — کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا کہتے ہین

عاشق و شیفتہ و خستہ و رسوا و ذلیل — آپ جو کچھ مجھے کہتے ہین بجا کہتے ہین

جو کہ عاشق ہین ترے تیغِ ادا کے قاتل — آبِ شمشیر کو وہ آبِ بقا کہتے ہین

وہ ترا حسنِ خداداد ہے ماشاء اللہ — دیکھکر اہلِ جہان صلِّ علیٰ کہتے ہین

بیچکے نقدِ دل و دولتِ جان و ایمان — اور اب آپ یہ فرمائی کیا کہتے ہین

۱۳۱ آبرو ہم یہ نقیرانہ صدا کہتے ہین ۷

یہ تو ظاہر ہے کہ اچھا یا برا کہنے کو ہین
پر نہین معلوم حاسد تیرے کیا کہنے کو ہین

ماجرائے شدت جور و جفا کہنے کو ہین
تجھ سے ہم کچھ حالِ دل ای بیوفا کہنے کو ہین

اپنا اپنا منہ گریبان مین تو دیکہین ڈالکر
اک مجھے کو دوست اور دشمن برا کہنے کو ہین

وہ کہان ہین دوست صادق اور کیسی دوستی
سب برائے نام اب تو آشنا کہنے کو ہین

تیغ و خنجر کے تری قاتل جو لب ہین خونچکان
کچھ میری زخمونکا شاید ماجرا کہنے کو ہین

جو نگاہ بد سے دیکہین اونکی انکہین پہوٹ جائین
خاک اونکی منہ پر جو تجکو برا کہنے کو ہین

۱۳۲ یار تو نازک دماغ ای آبرو ہی اور ہم
ماجرائی دردِ دل بے انتہا کہنے کو ہین ۸

تری مژگان کے کچھ انداز ان سب سے نرالی ہین
نہ خنجر ہین نہ نشتر ہین نہ چہریان ہین نہ بھالی ہین

لبِ معجز نمائی گر کیا زندہ ھزارونکو
تو اس چشمِ فسونگر نے کرورون مار ڈالی ہین

جہڑک دیتی ہین ہم افشان جو اکثر اونکی زلفون پر
اسی صورت سے کالونکو بناتی کوڑیالی ہین

گیا ہوگا ندا وا ایسے ویسی دردمندونکا
مریضانِ محبت کب مسیحا نے سنبہالی ہین

غرور ان زاہدانِ خشک کو جو انتہا کا ہی
قصورِ خلد کے شاید کہ پاس انکی قبالی ہین

سرِ عاشق قلم ہونا تو بسم اللہ ہی اسکے
کتابِ عشق مین اسسی فزون صد نامقالی ہین

نرکہہ ایدل قدم تو کوچۂ زلفِ حسینا مین
نہایت یہ کڑی منزل ہے اسکے کوس کالی ہین

۱۳۳ ہماری چشمِ پرنم کی مقابل آبرو ہرگز
نہ کچھ ہے گریۂ شبنم نہ ابر تر کی جہالی ہین ۱۱

اگر چلمن سے وہ انکہین لڑاتی ہین
تو بیٹھے بیٹھے سے فتنی اٹھاتی ہین

جو دزدیدہ نگہ سے دل چرائین ٭ وہ کیون عشاق سے آنکھین لڑائین

جو وہ مثلِ صبا گلشن مین آئین ٭ ہنسین گل اور غنچے مسکرائین

پڑھین جن پر درودین دیکھکر ہم ٭ وہ اولٹے حیف صلواتین سنائین

قیامت قد ستم غمزہ غضب ناز ٭ بلا زلفین ہین آفت ہین ادائین

تری تیر نگہ سے او کماندار ٭ جگر کو دلکو کس کسکو بچائین

میرے نالونکو سنکر کہتی وہ ٭ فقیرانہ ہین یہ کسکے صدائین

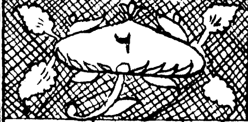
نہ دیکھے آنکہ اوٹہا کر بھی وہ گلرو ٭ ہتیلی پہ جو ہم سرسون جمائین

جو زلفونکی تمہاری ہون خطاوار ٭ اونہین لازم ہین پہانسی کی سزائین

ترحم جانِ عاشق پر خدا را ٭ کہان تک اوبتِ بدظن جفائین



خداہی آبرو زلفِ بنی پر
خدا سب اوسکے بخشی گا خطائین



ستمگر ہین تری ترچھی نگاہین ٭ تو آفت ہین صنم اپنی بھی آہین

اثر اپنا دکھائین گر یہ آہین ٭ کرین اوس سنگدل کی دلمین راہین

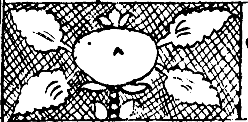
نہ ہرگز مین کرونگا ترک الفت ٭ مجھے گو آپ چاہین یا نچاہین

مقرر یہ چھپیان ہین تیری پلکین ٭ بلاشک تیر ہین تیری نگاہین

تری زلفونکو رہتے ہین پریشان ٭ پریرو بیکسونکی اکثر آہین



کرین الفت کسی سے آبرو کیون
اگر چاہین تو لازم ہے نباہین



قتل کرتی ہین مجھے تیری ستمگر پلکین ٭ یہ چھپیان ہین کہ چھری تیر کہ خنجر پلکین ٭

دل عاشق اوٹھا لیتے ہین سنگینون پر
پلٹین ہین یہ تلنگون کی مقرر پلکین

شب فرقت مین بھلا نیند کا آنا کیسا
نہین کمبخت بہم ہوتی ہین دم بھر پلکین

کر دیا سینۂ عاشق کو مشبک دم مین
توڑ تیرون کا دکھاتی ہین سراسر پلکین

قتل عاشق کو ای قاتل عالم مشتاق
تیغ ابرو مین تری اور ہین خنجر پلکین

زلف ناگن ہے نگہ سحر ہے انکھین جادو
اور ہے قہر خدا کا ترے کافر پلکین

تیر کی شکل یہ ہین اور وہ بعینہ ترکش
اس لئی قلب مین رہتی ہین ستمگر پلکین

۱۳۶

آبرو معجزہ کہی کہ صفائی اسکو
قتل عالم کو کیا خون سے نہین تر پلکین

۱۳

بزم مین غیر سے کل خوب لڑائین انکھین
مجکو اوس شوخ نی دیکھا تو جھکائین انکھین

ہمنے جسکے لئی رو رو کی گنوائین انکھین
ہائی اوسنی نہ کبھی ہمسی ملائین انکھین

اونکی دیدی کی صفائی سے حذر لازم ہے
سیکڑون خون کئی اور نہ لجائین انکھین

طرہ اوسپہ ہے کہ چوری سے سراسر انکا
پیکی [illegible] دل عاشق جو چرائین آنکھین

صورت آئینہ ہو جاؤ گی تم بھی حیران
اپنی تصویر سے تمنی جو لڑائی آنکھین

سرخ یا درخ گلگون مین یہ ہو جاتی ہین
جا بجا ہرن گی روز جو ڈھونڈھی پہ نہین آئین انکھین

دیکھنے سے تری زلفون کی ہوا سودا ئے
سر پہ چڑھا کیا نہ بلائین مری لائین انکھین

نیند بھی اوڑ گئی ای رشک قمر فرقت مین
انکھ لگتی نہین جبدن سے لگائین انکھین

مہربان سب تھی جو تھی چشم عنایت تیری
پھرتی ہے تیری نظر سب نے دکھائین انکھین

تاری چھٹکی یہ نہین ہجر بت مہر و مین
چرخ نی میری ذرائی کو دکھائین انکھین

انکھین رو رو کی گئین میری ہوئی غنصی وہ
مصحفِ رخ کی تلاوت کرین طاہر ہو کر

یہ ہے اعجاز کہ اندہی کو دکہائین انکھین
اس لئی اشک کی دریا مین نہائین انکھین

۱۳۷

انکھین پتہر اگئین غش آگیا بیہوش ہوئی
آبرو یار نی جب ہمکو دکہائین انکھین

۱۲

مرغ دل کا حیف ہوا وسکے نہ مسکن ہاتہہ مین
زلف کو اپنے لئی ہے یون وہ پرفن ہاتہہ مین
اپنی دامن کیطرح اوسکو کرون مین چاک چاک
مرچکا ہوتین گمان سکتی کا اب بیکار ہے
کیجئے جور و تعدی فلک نہ انکو پائمال
اشک سے بارش کی کیفیت دکہا دیتی ہین یہ
سون وہ میکش کا گلا اپنا گلا مرجاؤن مین
دست شفاف اوسکے دیتی ہون جب آئینہ کا کام
کیا ہو پہر بندہ کو واعظ نیک و بد پر اختیار
قتل تو کرتا ہے قاتل دہیان اسکا بہی رہی
کرسکے ایلچی امید سے جو اپنی قتل عام
پارہ پارہ تیغ قاتل سے ہوا ہے میرا تن

طائرِ رنگِ حنا کرلے نشیمن ہاتہہ مین
جسطرح رکہی فسونگر کوئی ناگن ہاتہہ مین
پاؤن ای وحشت اگر صحرا کا دامن ہاتہہ مین
کیون لئے پہرتا ہے آئینہ وہ بدظن ہاتہہ مین
عاشقونکی لائی دل مشفق من ہاتہہ مین
مردمک رکہتی ہین بہادون او ساون ہاتہہ مین
شیشہ می کی اگر آئی نہ گردن ہاتہہ مین
آرسی پہر کسلئے پہنے وہ بدظن ہاتہہ مین
جب ہو دل اللہ کی ای مشفق من ہاتہہ مین
حشر کی دن ہوگا میری تیرا دامن ہاتہہ مین
کسلئے رکہی وہ قاتل تیغ آہن ہاتہہ مین
بخیہ گر نادم نہو کیون لیکی سوزن ہاتہہ مین

۱۳۸

جیسے خالی ہاتہہ تو آیا ہے جائیگا یونہین
آبرو کچہہ بہی نہوگا بعد مردن ہاتہہ مین

۱۴

گردی فتنی بپا عالم مین جسنے چل کی پاؤن
ہر دم انکھونمین میری پہرتی ہین اوس چہل کے پاؤن

برق کی صورت کبھی یان ہے کبھی وان ہے وہ شوخ
ایک جا بجلی نہین رہتی ہین اوس چنچل کی پاؤن

دلکو ہاتھون ہاتھ لیجاتا ہے ہر انسان کی وہ
چاہئی اب چومنا اوس بت کا بایان ہلکی پاؤن

دوڑتا پھرتا ہون مین صحرائے وحشت خیز مین
سنگل پائے آہوئی وحشی ہین مجھ بیکل کے پاؤن

روز آآکر جلاتی ہے تپ فرقت مجھے
یا آگہے جلد خاکستر ہون اسکے جل کی پاؤن

وادئ وحشت مین آخر ہوگئی پُر آبلہ
تھی جو مجھ وحشی کی رحمت یافتہ اول کی پاؤن

کیون گران جانسی اپنی مین نہ تڑپون دمبدم
یاد آتی ہین مجھی اوس نازنین کی ہلکے پاؤن

نرمئ اعضا کا اوسکے وصف کس منہ سی کرون
ہاتھ ریشم کی شکم قاقم کا ہی مخمل کی پاؤن

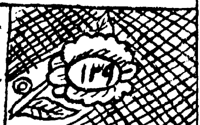
وادئ پُرخار وحشت طی کیا ہاتھونکی بھل
آبلون سی جب ہوئی بیکار میری بھل کی پاؤن

ڈگمگاتی ہین ہوا ہے ہی یہ اب چلنی کی وقت
ہوگئی یہ ناتوانی کی بدولت ہلکی پاؤن

ابتو ہر اگگ پر ہوتی ہین بسمل سیکڑون
خوب ہے تمنی نکالی میری دلکو چھل کی پاؤن

موسمِ بارش ہے ہین جمنی نہین پاتی کبھی
روبروئی چشم دریا بار اس بادل کی پاؤن

پہنچتے ہے کسطرح چوٹی پہ یہ ہر نخل کے
ظاہر اکہہ ہاتھ ہین ایدل نہ ہین کونپل کی پاؤن



سیر دریا آبرو کی ہو اگر اوسکے بغیر
آب کی مانند یہ جائین ہماری گل کی پاؤن



سرخوش ہین طائرانِ خوش الحان چمن چمن
چھایا ہوا ہے ابرِ بہاران چمن چمن

ہے شورِ آمدِ شہِ ذیشان چمن چمن
پھولا پھلا ہے روضۂ رضوان چمن چمن

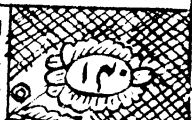
حورین شگفتہ خاطر و غلمان ہین باغ باغ
آراستہ ہے روضۂ رضوان چمن چمن

گل گوش بنگئی ہمہ تن از پئ ہزار
پھولون سی پُر ہے باغ کا دامان چمن چمن

فرمانِ حق یہہ خلد مین پہنچا ہوا ہے آج
تھالی بھری ہون آب سی رضوان چمن چمن

ہاں فرش چاندنی کا بچھے آج جا بجا
آئی ہکویاں ہے سرو گلستان سرمدی
سنکر نوید آمد محبوب کبریا
آنکھوں کا فرش حوریں بچھاتی ہیں ہر روش
ہر سو بہار پڑتی ہے ہر گل ہے خندہ زن
گل شاخ شاخ پر ہمہ تن چشم بن گئے
ہونگی شگفتہ غنچہ دل کہتی ہیں یہ گل
رقصاں ہوائی شوق سی ہر گل ہی شاخ پہ

پہنچا ہی روشنی مہ تاباں چمن چمن
بن جائیں سرو سرو چراغاں چمن چمن
فردوس باغ باغ ہی رضوان چمن چمن
مژگاں سے جھاڑتی ہیں جو غلماں چمن چمن
سبزہ نہال صحن گلستاں بچمن چمن
نرگس ہے فرط دید سے حیراں چمن چمن
آئی جو سیر کو وہ خراماں چمن چمن
ہے نغمہ سنج مرغ خوش الحاں چمن چمن





ای آبرو ہے تونے عجب رنگ سے لکھا
دیکھیں بچشم غور سخنداں چمن چمن

جسکو عشق شہ ابرار نہیں
جو ہی گیسوئی محمد کا اسیر
تو تو عقدہ [illegible]
چشم محبوب خدا ہے فدا
[illegible] کیونکر نہ بآواز پڑھوں
آپ محبوب خدا ہیں بیشک
خواب میں کیوں نہو دیدار نبی
عشق احمد سے تعلق ہی جسی

لائق خلد وہ زنہار نہیں
وہ عقوبت کی سزاوار نہیں
[illegible] گنہگار [illegible] نہیں
اور [illegible] نہیں
نطق مہر لب اظہار نہیں
کسکو اس بات کا اقرار نہیں
خواب میں طالع بیدار نہیں
اوسکو عالم سے سروکار نہیں



آبرو اپنا وظیفہ ہے یہی



شہ ملک علا خواجہ معین الدین چشتی ہین
جہان کے پیشوا خواجہ معین الدین چشتی ہین

ھمای اوج استرضا ضیای مہر استعلا
امیر اتقیا خواجہ معین الدین چشتی ہین

بھار گلبن اتقان نسیم گلشن عرفان
ہزار خوشنوا خواجہ معین الدین چشتی ہین

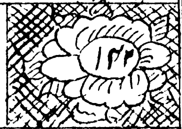
فروغ دیدۂ انسان پسند خاطر یزدان
سراج اولیا خواجہ معین الدین چشتی ہین

دلیل منزل وحدت حریم پردۂ خلوت
مدار مدعا خواجہ معین الدین چشتی ہین

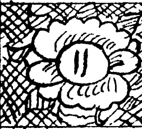
گل گلزار یزدانی بھار گلشن معنے
ضمیر مصطفا خواجہ معین الدین چشتی ہین

دیار فضل کی مالک طریق فیض کے سالک
ہماری رہنما خواجہ معین الدین چشتی ہین

لب جان بخش سے میرا ہوا زندہ دل مردہ
عجب آب بقا خواجہ معین الدین چشتی ہین



تصور آبرو او نکار ھی انکھو نمین نور آسا
کہ دلسی کب جدا خواجہ معین الدین چشتی ہین



ردیف واو

ای غلامان نبی روضۂ مولا دیکھو
ہند مین کرتے ہو کیا چل کے مدینا دیکھو

دیدۂ دل سے رخ سید والا دیکھو
دیکھو اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھو

مرض ہجر سے عاشق کو ابھی صحت ہو
نبض تم آکی جو ای فخر مسیحا دیکھو

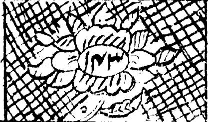
طور پر طالب دیدار ہوئے تھی جسکے
اوسکے مطلوب کو یا حضرت موسا دیکھو

رخ ہے والشمس تو واللیل ہے گیسوئی نبی
قدرت حق ہے سراپا قد رعنا دیکھو

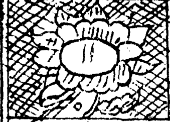
نگہ لطف وکرم سے دل نالان کی طرف
دیکھو دیکھو میرے آقا میرے مولا دیکھو

اک نہ اک دن نظر آجائی تمہین بھی وہ جمال
چشم حق بین سے جو ای دیدۂ بینا دیکھو

شب معراج یہ حوروں سے ملک کہتے تھی — وہ قریب آگئی لو شاہد بطحا دیکھو
خوف سے اہل فلک کانپ اوٹھین یا حضرت — آنکھ اوٹھا کر جو سوی عالم بالا دیکھو
کاش رؤیا ہی مین فرماوین اولٹ کر وہ نقاب — یون دکھاتے ہین جمال رخ زیبا دیکھو



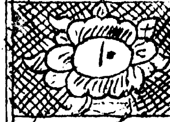
آبرو کعبہ خالق کی زیارت کی بعد
تم مدینہ کو چلو شاہ کا روضہ دیکھو



خوش آئی کیون نہ شاہ دوسرا کی جستجو دلکو — سنائی ہے نوید جانفزا یہ آرزو دلکو
صفائی مین گہر اس سے مقابل ہو نہین سکتا — ملی ہے عشق دندان نبی سے آبرو دلکو
نبی کا تصور دربدر مجھکو پہراتا ہے — لئے پہرتی ہے یاد کوی احمد کو بکو دلکو
بحمد للہ کہ ہی محبوب حق مرغوب ہے جان سے — تمہاری آرزو دلکو تمہاری جستجو دلکو
فصیحان عرب پہرتے ہین ہم جنکی فصاحت کا — پسند آئی بہلا کیونکر نہ اونکی گفتگو دلکو
جو مست ساقی کوثر ہین کب مایوس ہوتی ہین — کہ خوش رکھتا ہے کیف بادۂ لا تقنطوا دلکو
اگر سوچا نہ ہو گلزار یثرب کچ کل جانا — سنگہا لاکر صبا اوس کا گل مشکین کے بو دلکو
اونہین نائی کی شکل نقش چار دیوار عنصر ہے — نظر آتا ہے یون جلوہ نبی کا چارسو دلکو
نہ خوش آتا کبہی پہر سنبل خلد برین اسکو — سنگہا دیتی اگر وہ اپنی زلف مشکبو دلکو
تمہاری جلوۂ دیدار کی دیکھی جو اک جہلکی — رہی پہر طور سینا کی نہ کچہہ بہی آرزو دلکو



جمایا چاہتے ہو دونو عالم مین اگر لفت
حبیب حق کی الفت مین مٹاؤ آبرو دلکو



دلکو سوز تپ فرقت سے جلاتی جاؤ — آبرو خوب سزا عشق کے پاتی جاؤ
نہین منظور تو مجھسے نہ ملاؤ دل کو — دم رخصت مگر آنکھین تو ملاتی جاؤ

جنبش ابرو کو نہ دو تم تو پلک جھپکا دو
عذر گر تیغ مین ہے تیر لگاتے جاؤ

روئے پر نور سے گھونگھٹ کو اوٹھا کر ایمان
اپنے مشتاق کو دیدار دکھاتے جاؤ

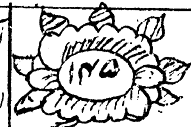
دیکھہ لین آج تو ہم شام اودہ کی سیرین
ملکے آئے ہو مسی پان بھی کھاتے جاؤ

یاد مین اوس درِ دندان کی نکلکر اشکو
آبرو خاک مین اپنے نہ ملاتے جاؤ

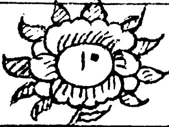
خون بہائی کو جو عاشق کے ملی ہے مہندی
پہلے مجھسے ہے ذرا ہاتھہ ملاتے جاؤ

یہ تو مانا کہ نہ ٹھہروگے تم اے رشک پری
پر مرے دل کی لگی کو تو بجھاتے جاؤ

گر تمہین ناز ہے کچھہ اپنے مسیحائی پر
کشتۂ ناز کو ٹھوکر سے جلاتے جاؤ



آبرو دیر سے احباب ہین مشتاقِ سخن
اس زمین مین غزل اک اور سناتی جاؤ



شمع سوزان مجھے تم ضد سے بناتے جاؤ
بزم مین اور رقیبونکو بلاتے جاؤ

اگلی قسمت یہ ہماری ہے جئین یا نہ جئین
تم تو ٹھوکر دمِ رفتار لگاتے جاؤ

ترچھے نظرون سے تو نکلی گا نہ کچھہ کام مرا
صلح منظور ہے گر آنکھہ لڑاتے جاؤ

وقت رخصت سرِ عاشق ہے قلم ہو جائے
برش تیغ ادا کچھہ تو دکھاتے جاؤ

سر اوٹھاہے نسکون ٹھہر کے آگے بالکل
مجھے اتنا بھی نظر سے نہ گراتے جاؤ

دمبدم خنجرِ قاتل کا نہ ہے ہے ایما
جان نثارون سے کہ گردن کو جھکاتے جاؤ

تلخی ہجر ابھی دور ہوئے جاتی ہے
شربت وصل اگر ہمکو پلاتے جاؤ

نعش عاشق ہے ہنسی گا نہ کوئی بہی تمپر
ایک دو اشک تو آنکھون سے گراتے جاؤ

برگ گل رنگ مین ہر چند تمہارے لب ہین
اک گلوری میرے خاطر سے بھی کھاتے جاؤ

پہچانیں یاں زلف کے دیتی ہو خطا وارونکو
داغ دیتی ہین وہ اب عشق کے بیمارونکو

نالہ کش دل ہوا پہرتے ہیے نگاہین اوسکی
مارے لیتے کیون ہو گلا کہونٹ کے بیچارون کو

ٹہنڈی ٹہنڈی ہوائین یہ گہٹائین کالی
گل عطا ہوتے ہین منزل کے تہکے ہارون کو

قتل کی بعد بہی اک چہیڑ چلے جاتی ہے
تیر پر رُوک لیا یار کی تلوارون کو

پڑ گیا آتی ہے پیری کے عناصر مین فساد
میکشی یاد دلاتی ہین منیخوارون کو

بوسہ ہائی لب شیرین ہون عنایت ایجان
خون سے میرے وہ رنگا کرتی ہین سوفارون کو

تیری ابرو ہون کیون جان سے ای یار عزیز
رکہا اک کہیت نہم ضعف نے ان چارون کو

رستی قد خمیدہ کی نہین ممکن ہے
دیجیی کچہہ تو صلہ اپنے نمک خوارون کو

آئینہ خانہ بناتا ہون مین سینہ اپنا
کہ جبرے دل کی طرح رکہتی ہین تلوارون کو

کچہہ نکچہہ محتسب وقت بہی بہکا ہے آج
تہا متا کون ہے گرتے ہوئی دیوارون کو

خاک فرقت مین چہوئین لالہ وگل کو ایدل
دل مین دیتا ہون جگہ یار کے رخسارون کو

کہیری مسجد مین لئے جاتا ہے میخوارون کو
پہلے کیا آگ لگائین ہم ان انگارون کو

۱۴۷ ۔ ۱۱

ہمکو دنیا کے بکہیڑون سے نہین ہے فرصت
شاعری چاہئے ای آبرو بیکارون کو

ردیف ہائی ہوز

ہو وصف کمر کا جو رقم اور زیادہ ؁
عشاق چلین سوئی عدم اور زیادہ

افزون ہو یہان تازگی باغ محبت
دین ہمکو جو وہ داغ الم اور زیادہ

کیون گردن عاشق نہ جہکے فرط الم سے
دیتی ہین وہ اب زلف کو خم اور زیادہ

اشکون سے شب ہجر جو بند ہو جاتے ہین لڑیان
کہلتا ہے میرا اس سے بہرم اور زیادہ

کم ہوگئے کسی چشم غزالین مین یہ شوخی
ہمکو دل عاشق سے ہو رم اور زیادہ

سرگوشیان کرتے ہین جو غیرون سے وہ ہر بار
گہٹتا ہے مرا سینہ مین دم اور زیادہ

او بت تجھے خدا قلب شکستہ کو ہمارے
توڑیگا ترا سنگ الم اور زیادہ

اک بوسہ کے دینے پہ تو راضی وہ صنم ہو
لی لین گی لپٹکر ابھی ہم اور زیادہ

ترغیب سے غیرون کے جو اوسنے کہا جاؤ
ضد سے مین گیا بزم مین جم اور زیادہ

دیکھا نظر لطف سے اوس بت نے مجھے اب
کیا ہوگا بھلا اس سے کرم اور زیادہ



روکو نہ تم ای آبرو اب طبع رواں کو
اسطرح مین ہون شعر رقم اور زیادہ



اب ہونگی نکیون ہمپہ ستم اور زیادہ
اغیار پہ ہے لطف و کرم اور زیادہ

گر تیغ مین ہے اپکے دم اور زیادہ
اک وار کے مشتاق ہین ہم اور زیادہ

ہو مہر سے داغ جگر سے تو مقابل
کھل جائیگا اک لمعہ مین کم اور زیادہ

جیتا ہے نہین وہ جسے اوس زلف نے مارا
کیا ہوگا کیسے سانپ مین سم اور زیادہ

کم ملتی ہے نبض اپنی طبیبونکو ابھی سے
کیا جانے کریگی تپ غم اور زیادہ

تو روز سیہ مجکو دکھاتی نہین کیا کیا
کالا ہو ترا منہ شب غم اور زیادہ

بہتر ہے کہ اغیار سے وہ ربط بڑھائین
کم ہمپہ کرین لطف و کرم اور زیادہ

کرتے ہین پسند اہل خرد درجۂ اوسط
مرغوب نہین رتبۂ کم اور زیادہ

او ترک چلین تیر مژہ کے یونہین ہر دم
آباد ہو تا دشت عدم اور زیادہ

کیا ہمت عالی ہے کہ سائل کی طلب سے
دیدیتی ہین ارباب کرم اور زیادہ

جانباز ہم ایسے ہین کہ مقتل مین بھی سب سے
بڑھجاتی ہین دو چار قدم اور زیادہ

گھٹتا ہے لطف غیر کا ہم پر جو کبھی وہ | فرماتی ہین الطاف و کرم اور زیادہ

١٤٩

ہے آبرو جتنا سر تسلیم جھکاتا
فرماتے ہین وہ مشق ستم اور زیادہ

١٦

وان دست غیر مین رہے اوس دلربا کے ہاتھ | یان رات بھر ملا کئی ہم تلملا کے ہاتھ

فرط خوشی سے مر گئے آیا جو نامہ بر | بھیجا پیام یار نے پیک قضا کے ہاتھ

آخر ہوئی شفا نہ تمہارے مریض کو | بدنام مفت ہو گئے عیسیٰ لگا کے ہاتھ

اک ہتکھنڈی مین گم کئی لاکھونکی نقد دل | ہو دسترس تو چومئی دزد حنا کے ہاتھ

تاثیر ہے یہ جذب دل داغدار کی | میری گلی کے ہار ہین اوس دلربا کے ہاتھ

اوس شوخ کے گلی سے اوڑا کر مرا غبار | کیا خاک آیا پوچھو تو باد صبا کے ہاتھ

برسون اسے خیال سے قدمون لگی رہی | شوخی کسیکی پھر بھی نہ آئی حنا کے ہاتھ

دل مین ہمارے شوق شہادت بھرا رہا | وہ رہگئے نصیب سے قبضہ پہ لا کے ہاتھ

دل اہل بزم کے وہین پامال ہو گئے | کچھ اس ادا سے تمنے بتایا اوٹھا کے ہاتھ

منہ کا اوگال اپنے جو قاتل عطا کرے | مرقد سے لین شہید محبت بڑہا کے ہاتھ

عصمت کا اسکے تو ہے نگہبان یا خدا | اب پڑ گئی ہے دختر رز پارسا کے ہاتھ

یہ کھل گیا تو ساری امیدین بر آئین گے | عقدہ کشائی اپنے ہے بند قبا کے ہاتھ

اگر چھوڑا دیا مجھے ہستی کی قید سے | چومون ضرور پاؤن جو پیک قضا کے ہاتھ

کیا خوف جان ہو اوسکو بت ترک جنگجو | جو زندگی سے بیٹھا ہوا اپنی اوٹھا کے ہاتھ

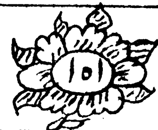
بعد فنا ہین پہ سگ دلدار کے لئے | آئین گی ہڈیان نہ ہماری ہما کے ہاتھ

دہی بیٹھے نقد دل بت کافر کو آبرو

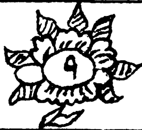
۹ آئینہ آبرو ہے تمہاری حنا کی ہاتھ ۱۵۰

چومی بی حکم جو تمہارا منہ
غیر منہ آئین ہم زبان ہلائین
کیا خطا کیا قصور کیا تقصیر
پردۂ ابر مین چھپے مہ و مہر
بوسۂ رخ یہ صاف کہتے ہین
چاک دل ہے مرا کتانکی طرح
ہم نہ کسطرح تمکو پیار کرین
بولے مانگا جو بوسۂ لب لعل

یہ کہان ای صنم کسیکا منہ
ہے فقط جان من تمہارا منہ
بے سبب ہم سے کیون تہو تہایا منہ
تیتے گھونگھٹ سے جب نکالا منہ
آئینہ لے کے دیکھو اپنا منہ
چاند سا جب سے دیکھا تیرا منہ
گورا گورا ہے پیارا پیارا منہ
نیلے ہون ہاتھ پاؤن کالا منہ



آبرو عشق کا ضعین گر روگ
کیون نکل آیا ہے ذرا سا منہ



انکھون کو ہے گر شوق تماشای مدینہ
وہ چند فلک سے کہین رتبی مین زمین ہے
وان کیا رہین مشتاق زیارت کی بجا ہوش
جوشش غم دوری محمد ہے کہ طوفان
آجائی گی جان قالب بیجان مین ہماری
پڑا مارتا رہتا ہون مین مجذوب کی صورت
ہے گل سے بہی خوشرنگ ہرا کخار وہانکا
اوس چشم سیہ مست کی ہے دلکو مری یاد

سو جان سے ہے دل کو تمنای مدینہ
خورشید ہے ہر ذرۂ صحرای مدینہ
ہے برق سر طور تماشای مدینہ
اشک انکہونسی بہتی ہین کہ دریای مدینہ
گر لب کو ہلاوین گی مسیحای مدینہ
جب سے کہ چڑہے ہے تپ سودای مدینہ
گلشن سے کہین بڑہکی ہے صحرای مدینہ
لبریز ہے اس شیشی مین صہبای مدینہ

۱۵۲ — ۹

کس سر مین نہین آسیرو سودائے محمدؐ
وہ کون ہے جسکو نہین پروائے مدینہ

جو وصف رقم ہووہ ہے شایانِ مدینہ
گلزارِ ارم ہے کہ بیابانِ مدینہ

ہے طالبِ احمدؐ کہ ہے اللہ کا جویا
ہے زائرِ روضہ کہ ہے مہمانِ مدینہ

کیون اونکی غلامی سے ہو مجکو بہلا فخر
شاہنشہِ کونین ہین سلطانِ مدینہ

شیدائی محمدؐ نہین حورون کی طلبگار
فردوس کے خواہان نہین خواہانِ مدینہ

یہ بلبلِ طیبہ ہے کہ ہے طائرِ سدرہ
ہے گلشنِ فردوس کہ بستانِ مدینہ

پروانہ ہین سب جن و ملک حسن پہ تیرے
ای نورِ خدا شمعِ شبستانِ مدینہ

خورشید و قمر شرم سے منہ اپنا چہپالین
پردہ جو اولٹ دین مہِ تابانِ مدینہ

جنت مین بہی گہبرائین گی وحشت ہمین ہوگی
یاد آئیگا جسوقت بیابانِ مدینہ

۱۵۳ — ۱۸

جو وصفِ طیبہ ہین او نہین آسیرو کیا غم
ہر وقت نگہبان ہین نگہبانِ مدینہ

ردیف یائی تحتانی

ہمارے دل مین جو یادِ گلِ رخسارِ احمدؐ ہے
نفس گویا ہر اک موجِ نسیمِ باغِ سرمد ہے

فلک پر کس نہالِ سرمدی کے آمد آمد ہے
ستونکی جو گلدستون سے پُر طاقِ زبرجد ہے

کلس خورشید ہے اوسکا فلک ادنی سا گنبد ہے
بنائی روضۂ محبوب ارکانِ مُشیّد ہے

چہ گلچینِ نہالِ گلشنِ الطافِ سرمد ہے
ریاضِ خلد مین اوسکی لئے عیشِ مُخلّد ہے

نہین ابروئی پیوستہ یہ اک نونِ مشدد ہے
جو لام و جیم زلفین ہین تو صاد آنکہین الف قد ہے

بندہی مضمونِ زلف و ابروئی احمدؐ بہلا کیونکر
کہ وہ شعرِ مسلسل ہے تو یہ بیتِ معقد ہے

لگائین کیون نہ آنکھون سے چومین کس لیئے اوسکو
لباس پاک مین وہ ہی مہک مثل علی حس سے
بفرط شوق سرمہ کیطرح اوسکو لگائین گے
بشر و کچھہ نہین جسکو نہین کچھہ آپ سے الفت
صفت اونکی کوئی لکھے نہین ممکن نہین ممکن
خداہی نی نکالا ہی غم دنیا کی پہندون سے
نبی کی نام سے بڑہکر خدا کا نام ہے مجھکو
گیا ہے عاشق مژگان احمد کیا سوئی صحرا
کلید فکر کی دندان نکیو نکر کند ہوجاین
کرین کیونکر نہ اوسکو دیکھکے سجدے ہی واہہم
بچو مصطفے یارب بچانا اسکے مکرون سے

مشابہ خال رخ سی آپکی کچھہ سنگ اسود ہے
شمیم روح افزائی گل خلد برین رد ہے
کہ آنکھون کے لیئے اکسیر خاک پائی احمد ہے
برائی نام انسان ہے مجسم دام اور دد ہے
کہ باہر فہم سے وصف جناب خاص سرمد ہے
دل وحشی سراپا بند گیسوی محمد ہے
جو رکھون غیر سے مطلب مجھے کسکے خوشامد ہے
زبان خار سے جاری جو ہردم خیر باغند ہے
کہ مضمون دہن حضرت کا گویا قفل ابجد ہے
کہ بیت ابروئی احمد ہمین محراب معبد ہے
بلی تخریب ہر فرد بشر ابلیس مرتد ہے

۱۵۴ مضامین نعت مین بھی عاشقانہ آبرو لکھو
اگرچہ مذاق شاعری سے تکو بیحد ہے ۱۳

قم زبان سے جو تری فخر مسیحا نکلے
ہوکے روپوش جو وہ برق تجلا نکلے
دل مین ہردم رہی اوس شمع نبوت کا خیال
ایسی غنچے مین رہی گلشن جنت کی بہار
خواب مین بہی جو قد پاک نظر آجائے
گوبلاسی مین پریشان ہون مثل سنبل

زندہ ہوہوکے ہراک قبر سے مردا نکلے
دل سے شور ارینے صورت موسا نکلے
دمبدم سینے سی اک نور کا بکا نکلے
یا خدا دل سے نہ یاد رخ زیبا نکلے
ہی یقین آج ہی دل سی غم فردا نکلے
سر سی گیسوی محمد کا نہ سودا نکلے

کلمہ گو رہا ہون ادنیٰ لب دندان کا
است کر ہو کام مری حسب تمنا نکلے

الفت عجز ہو یا رب مری دل سی کافور
کعبہ سے جلد کہین یہ بت ترسا نکلے

یہی اوڑجای جگر دشمن دین کا جس سے
ہجر احمد مین میری منہ سی وہ نالا نکلے

لیلیٔ زلف محمد پہ ہے دل دیوانہ
نہین ممکن سر مجنون سے یہ سودا نکلے

ظر فوؔ کی تہین صدائین ز سمک تا بسماک
آپ جسوقت سوی عرش معلا نکلے

لکھون ہر نعت شریف آپ پہ دکھائین جلوہ
کچھ تو اس وصل و باقی کا نتیجا نکلے



آبرو کی یہی اللہ سے ہردم ہے دعا
مرتی دم منہ سے میری نام نبی کا نکلے



وہ ساقی کوثر نے مجھے عشق پلا دے
فکر دو جہان صاف میرے دل سی بھلا دے

مر جاؤن مری گیسوی محمد کا ہے سودا
ان انکھون سے دیکھون گا مدینہ کا میں راہ دے

پایا ہے محبت ہون مدد کا ہے یہی وقت
آقا میری مختار مری مرشد و ہادی

چارون پہ تصرف ہے شہ دوسرا کا
گو آتشی آبی ہو کہ ہو خاکی و بادی

نکلی مری جان الفت ابروی نبی مین
دل کی لگی اس تیغ نی اکدم مین بجھا دی

مضمون مگر کچھ نہ بندھا اپنا مجھ سے
ہان صفحۂ دیوان مین جگہ چھوڑ دی سادی

بیٹھا ہی جہان نام خدا این شہ بطحیٰ
اکدم مین دوئی صفحہ ہستی سے مٹا دی

اندوہ مین باندھا رخ احمد کا تصور
یون اس دل بیمار کو قرآن کی ہوا دی

نالان ہوا جب الفت گیسوی نبی مین
نالون نے مری عرش کی زنجیر ہلا دی

الفت ہوئی احمد سی گیا عشق بتون کا
بگڑی ہوئی قسمت مری خالق نے بنا دی

کسطرح سی غم فرقت احمد کا اوٹھاؤن
دل میرا نہین ہی ابھی تکلیف کا عادی

موج آئی ہے کس بحرِ عطا کی انہیں یا رب ٭ تھی میری آنکھوں نے جو ز ورق کی بہا دی
اوصاف رقم کرتا ہوں گیسوئی نبی کے ٭ نازاں ہوں کہ خالق نے مجھے فکرِ رسا دی
گنجینہ ثوابوں کا اوسے مل گیا اسحق ٭ دولت رہ محبوب میں جس نے کہ لٹا دی

(۱۵۶) (۹)

آئی آبرو سر خم کیا دیکھے جو وہ ابرو ٭
کس شوق سے گردن پی تسلیم جھکا دی ٭

معین دین خسرو معظم ہماری آقا ہماری ہادی ٭ خدیو اقلیم ہر دو عالم ہماری آقا ہماری ہادی
نہ کوئی ثانی ہی اب تمہارا نہ تا بروزِ حساب ہوگا ٭ کہ ذات اقدس ہے فخرِ آدم ہماری آقا ہماری ہادی
تمہیں ہو مرشد تمہیں ہو ہادی تمہیں ہو اشرف تمہیں جامع ٭ تمہیں ہو افضل تمہیں ہو اکرم ہمارے آقا ہماری ہادی
یہی دعا ہے کہ زندگی بھر رہو عین عشقِ نبی میں مضطر ٭ رہی یہ جاری زبان سے ہر دم ہمارے آقا ہماری ہادی
مدینہ لاکر سنگھائی انکو ہی ان قرر ٭ ادی جو ہوش و خرد فراہم ہماری آقا ہماری ہادی
جو اسکا شاغل ہوا اسے حاصل ہوئی ہی اونکی مراد ٭ کہ نام نامی ہی اسمِ اعظم ہماری آقا ہماری ہادی
تمہاری شیدا کا حال ابتر کہیں ہی کل سے ٭ کرم کے اوپر نظر ہو اسدم ہماری آقا ہماری ہادی
بروزِ محشر جو شاہ والا دکھا ؤ امت کو حق کا جلوہ ٭ نہ ہوا بچانا ہمیں تم اوسدم ہمارے آقا ہماری ہادی

(۱۵۷) (۸)

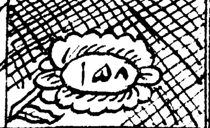
نہ آبرو کو ہی فکرِ عقبیٰ نہ اپنی اعمال پر بھروسا
مقولہ اوسکا بھی ہی یہ ہر دم ہمارے آقا ہماری ہادی

لیگا ادب سے جو کوئی نامِ محمدی ٭ پائیگا غیب سے وہ سلامِ محمدی ٭
رہی مکان کی کرتی ہے باتیں سپہر سے ٭ اونچا کہیں ہی عرش سے بامِ محمدی ٭
لاتی تھی جبرئیل پیامِ خدا کبھی ٭ لیجاتی تھی کبھی وہ پیامِ محمدی ٭
شاہانِ دہر سے رہتی ہیں سے فزون ٭ ہی خاص دل سے جو کہ غلامِ محمدی ٭

اوس چشم کا مدام تصور رہے مجھے
ہر وقت لب بلب رہی جام محمدی

زلف رسا پہ یہ دل صد چاک آ گیا
بی دام ناتھہ آیا ہے دام محمدی

ابدال و غوث و قطب و پیمبر ہون یا ملک
سب سے بڑھا ہوا ہے مقام محمدی



کس منہ سے اوسکا وصف بیان آبرو کرے
گویا کلام حق ہے کلام محمدی



وہ گل نہین تو چمن بھی ہے خار خار مجھے
ہر ایک موج صبا تیغ کی ہے دھار مجھے

لکھا ہے کاتب قدرت نے خاکسار مجھے
ملا تمام خطون مین خط غبار مجھے

لٹا گئی کانٹون پہ ہے یاد گلعذار مجھے
خزان سے کم نہین فرقت مین کچھہ بہار مجھے

یہان تو سوز محبت سے جان جاتی ہے
طبیب آگے بتاتی ہین لو بخار مجھے

ہوئی ہے خوگر گریہ خدا ہے خیر کرے
ڈبو نہ دے کہین یہ چشم اشکبار مجھے

اوڑا بھی دو کہین سر کو کہ قصہ فیصل ہو
دکھاتی کیا ہو دم تیغ آبدار مجھے

غبار انکھون پہ چھایا ہے تو زرائل ہے
کریگا کور مگر انتظار یار مجھے

نفور صحبت حوران خلد سے بھی ہا
نہ بہولا جلسہ خوبان گلعذار مجھے

ہزار مرتبہ وعدہ کیا نہ آئے کبھی
پھر اونکی بات کا کیونکر ہو اعتبار مجھے

یہ اوسکی شان کریمی سے کیا نہین واقف
جو شیخ کہتا ہے ہر دم گناہگار مجھے

فلک سے ہے نہ شکایت نہ غیر سے ہے گلہ
ہوا نصیب نہ قسمت سے وصل یار مجھے

کھلے ہین انکھین لحد مین بھی صورت تصویر
پس فنا ہے وہی تیرا انتظار مجھے

نہ چین آتا ہے دنکو نہ راتکو آرام
طپش نے دل کی کیا ہے بیقرار مجھے

لگی گی خاک طبیعت بہشت مین یارب
جو یاد آئی وہان سیر کوئی یار مجھے

اونہی نہ تھین کبھی سطرح انگلیان جہپیر | کیا یہ الفت بہرے لئے شرمسار مجھے

دل و جگر کو ملی ڈالتا ہی شوقِ وصال | دکہا دُشمن کی نہ سینہ کا یون او بہار مجھے

نہین ہے اسکا تعجب کہ عشق گلرو مین | ہجوم داغ بنائی جو لالہ زار مجھے

کلام سنکے سر کیون عدو نہ کٹجائین | خدا نے دی ہے زبان مثل ذوالفقار مجھے

١٥٩ — ٩

یہ چُبہے ہین خارِ حسد دل مین کیا رقیبون کے
دیا جو آبرو او نے گلی کا ہار مجھے

ہو گیا عشقِ زلفِ یار مجھے | دوش پر سر نکیون ہو بار مجھے

مین ہے ہون آدمی خدا سی ڈر | چہیڑ او بیت نہ بار بار مجھے

منزلِ گور نے کیا آخر | دوشِ احباب پر سوار مجھے

جتنے دشمن وہ ہو گئے جاتی ہین | اونپر آتا ہے اور پیار مجھے

ملکی طوبی سے خُلد مین رویا | جب ہوا یاد قدِّ یار مجھے

فائدہ امتحان کے لینے سے | جب سمجھتے ہو جان نثار مجھے

عشق کب گلرخون کا جاتا ہے | کوئی سمجھائی گو ہزار مجھے

عشقِ پستان مین جان بلب ہون مین | دی کوئی شربت انار مجھے

١٦٠ — ١٠

آبرو کسب خاکساری سے
کیون نہ حاصل ہو افتخار مجھے

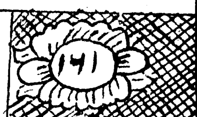
اشہید کمر کچہہ نہین تارِ رگِ گل سے | وہ صاف لچک جاتی ہی تارِ رگِ گل سے

سودائی سر عارضِ گلرنگ ہے سر مین | بیٹھی ہو سر ہی فصد کی تارِ رگِ گل سے

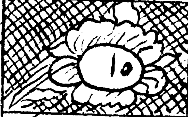
کیا عاشقِ رخ کو ہی غرض موی کمر سے | بلبل کو نہین کام بہارِ رگِ گل سے

کس کرنہ کمر باندہ تو ای رشکِ گلستان
جب نکہتِ گل سے ہے دماغ اونکا پریشان
عاشق کی نظر سے کمرِ یار ہے معدوم
اوس گل کی کمر تک ہے پڑی پہولونکی بدّہی
تقدیرِ عنادل کے کہلے دام مین آکر
اوس گل نے کہلائی ہین گلِ زخم بدن پر

دم گہٹتا ہے بلبل کا فشارِ رگِ گل سے
دل اور اولبھہ جائیگا تارِ رگِ گل سے
بلبل نہین واقف ہے بہارِ رگِ گل سے
لطف اسمین زیادہ ہے بہارِ رگِ گل سے
صیّاد نے پر باندھے ہین تارِ رگِ گل سے
کیون ٹانکی دی جائین نہ تارِ رگِ گل سے



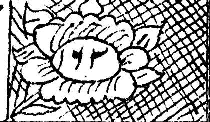
مین عشق کمر مین کسی گلرو کے مواہون
لازم ہے کفن آبرو تارِ رگِ گل سے



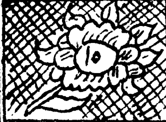
جو شب کو روی روشن پر تیری زلف سیہ لٹکی
کبہی مینی طلب کے گر پیالے اوس سے تلپہٹ کے
دیکہایا زور سرپنجہ یہ مجنون وحشی کے وحشت نے
اسی نازک دماغی جانتی ہین ہم کہ گلشن مین
کیا مینے جو حالِ دل بیان اونسے تو فرمایا
بجز میرے تمہارے کون ہے گہر مین شبِ وصلت
لحد مین سو رہا ہون چین سے کیا پاؤن پہیلا کر
جو ہین زود آشنا وہ زودرنج اکثر نکلتے ہین
دکہایا ضعف نے یہ زور اپنا مجکو فرقت مین
تری دوری مین ای گل مجکو گلشن عین مقتل ہے
سمجہتے ہین فزون کندن سے تیری رنگِ عارض کو

تو گلِ قندیلِ مہتاب اس سپہر دون نے جہٹ ٹپکے
تو جہنجلا کر صراحی ہاتہہ سے ساقی نے دی پٹکے
کہ کڑیان ٹکڑی ٹکڑی اور گئین زنجیر جب جہٹکے
دہمک سر مین ہوئے اونکی اگر کوئی کلی چٹکی
ابہی ہم جانتے ہین سب یہ باتین ہین بناوٹ کی
اوٹہا دو جان جان اسوقت کیا حاجت ہے گہونگہٹ کی
کہ پہولا دل سے کیفیت مین پہولونکی جہمر کہٹ کی
ہوئی دشمن بہی جلدی دوستی بہی تمنی جہٹ پٹ کی
کہان اوٹھہ بیٹہنا طاقت نہین باقی ہے کروٹ کی
پڑی نبہ وق کی گولی اگر کوئی کلی چٹکی
ہمین اکسیر سے بڑہکر ہے مٹی تیری چوکہٹ کی

بگڑتے ہو جو تم بیوجہ تو مین بھی بگڑتا ہون
نہین ہے اور کوئی بات ای صاحب رکاوٹ کے
بوقتِ صبح جب وہ غیرتِ خورشید یاد آیا
شعاعِ مہر کانٹا بن کے انکھون مین میرے کھٹکی
دمِ آخر کسیکی حسرتِ دیدار باقی ہے
اسی خاطر مری آنکھون مین ہے جانِ حزین اٹکی



برا ہوتا ہے وقتِ بد محبّ ای آبرو کیسی
اجل اکر ہماری گردِ فرقت مین نہین پھٹکی



دیکھ لے میری جو ناسورِ جگر کی بتیٔ
گل ندامت سے ہو خورشید عمر کی بتیٔ
زیبِ قامت جو کیا تمنے لباسِ اگری
آتشِ رشک سے جل اوٹھے اگر کی بتی
اشک روغن ہین میری انکھونکی جلتے ہین چراغ
اس مین جلتی ہے سدا تارِ نظر کی بتی
جسطرح رکھتی ہین فانوس مین شمع سوزان
یونہین سینے مین ہے ناسورِ جگر کی بتی
غیر کا حسنِ خدا داد نہین ہے محتاج
رگِ گل خود ہے چراغِ گلِ تر کی بتی
رہا محفوظ مرا خانۂ دل ظلمت سے
اس مین جلتی رہی ناسورِ جگر کی بتی
شام سے صبح تک اوس ماہ کی صحبت مین رہے
عمر تو انی ہے بہت خوب بسر کی بتی
نیم جان یون تری اب تارِ نفس توڑتی ہین
جیسے بجھتے ہے چراغانِ سحر کی بتی
ہجرِ جانان مین نکر اشک فشانی ای دل
بہ نہ جائی کہین ناسورِ جگر کی بتی
پردۂ شمع مین ہر روز جلا کرتے ہے
تار ہائے نگہ اہلِ نظر کی بتی
داغِ دل سے مری خورشیدِ فلک کو نسبت
نقل ہے اک مری ناسورِ جگر کی بتی
کیا بیان کیجی حالِ شبِ تارِ فرقت
جھلملانے لگی روشن ہے اگر کی بتی
ہمہ تن آتشِ غیرت سے پگھل جائی نکیونکر
دیکھ لے شمع جو ناسورِ جگر کی بتی
قتل کے بعد بھی قاتل نے جلایا مجھے یون
کہ جلانے کو مری خون مین تر کی بتی

۱۱ ۵

آبرو شمع مہر کو در کی نیابت کیا ہے
قبر مین جلتی ہے ناسور جگر کی بتی

نہین یہ پلکین ہین ابروئی جانِ جان کی تلی — دھری ہوئی ہین خدنگ قضا کمان کی تلی

ضرور ہوگا کبھی وہ زمین کا پیوند — کیا ہی خلق جسی حق نے آسمان کے تلی

ہوا کبھی نہ مجھے سیرِ باغ سے مانع — بچھا دُن آنکھین نہ کیون پای باغبان کے تلی

اوٹھائین جور نہ کسطرح مہ جبینون کے — کہ ہمکو رہنا ہے اک عمر آسمان کے تلی

وہ مانگ اور جبین دیکھکر ہوا ثابت — کہ آگیا ہے قمر آج کہکشان کے تلی

یہ اڑا اڑا کی ابھی گر پڑی گا سقفِ کہن — نہ جھوٹ بولنا ای واعظ آسمان کے تلی

حرم مین مجمع کفار ہے معاذ اللہ — نہین ہین خال یہ ابروی جانِ جان کے تلی

ہوئی تھی ہم جو محبت مین ایک گلرو کی — ہوئی ہین دفن بھی دیوارِ بوستان کے تلی

کیا ہی عشق کمر نی ہمین یہ زار و نحیف — نہ اوٹھہ سکین جو دبین مورِ ناتوان کے تلی

ہر ایک دیکھیگی لکھتا ہی قصہ جانان کو — فلک بنا ہی یہ اک اور آسمان کے تلی

وہ مجکو آج بلاتی ہین گھر مین کیا باعث — جو آنی دیتی نہ تھی سایہ مکان کے تلی

الٰہی خیر ہو بلبل کی رنگ بیڈ سب ہے — پڑی ہین بکھری ہوی پر کچھہ آشیان کے تلی

زمین شعر کو پہنچا ہین عرش اعظم پر — ابھی تو ایسی سخنور ہین آسمان کے تلی

تعلیمونکی حد و لیتی ہین تو لینے دو — کھلیگا حال کبھی تیغ امتحان کے تلی

۱۱۴ ۲۵

غرور جن پہ تھا ای آبرو عنا دل کو
ملی پڑی ہین وہ گل پای باغبان کے تلی

کرون تعریف مین اوس دلربا کے : — کہ اوسکے غمزہ و ناز و ادا سے

شکایت کیجیے کس کس جفا کی
نگہ کی ناز کی طرز ادا کی

سراسر دل نے میرے یہ خطا کی
بلائین لین جو اوس زلف دوتا کی

نہین منظور گر میرا ستانا
تو کیون منہ کو چھپایا کیون حیا کی

بتون کی گر یہی مشق ستم ہی
تو زندہ رہچکی خلقت خدا کی

چرایا ہے میری پہلو سے دلکو
یہ شوخی ہے ترے دزد حنا کی

فقط شکوہ نصیبونکا ہے اپنے
بتون کی ہم نہین واللہ شاکی

بتون نے ڈہادیا ہے کعبۂ دل
دہائی ہے دہائی ہے خدا کی

شب فرقت بلا سے کم نہین ہے
قسم مجھکو ترے زلف دوتا کی

تمہاری غمزۂ بیجا کے صاحب
شکایت ہمنے کی بھی تو بجا کی

مریض عشق کے بگڑی ہین تیور
نظر آتے نہین صورت شفا کی

اوٹھائین صدمہائے جور کب تک
ستمگر انتہا بھی کچھہ جفا کی

کہا اوس بت نے میرے مرگ سنکر
کہ مرنے والی پر رحمت خدا کی

رخ و گیسو پہ مرتے ہین تمہارے
خبر ہمکو نہین صبح و مسا کی

رہی وہ گرم صحبت غیر سے وان
یہان اک آگ سینے مین لگا کی

شب فرقت کے صدمون سے بچایا
صفت مین کیا کرون پیک قضا کی

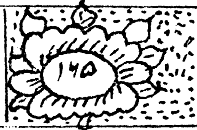
ستم کرتی ہو جو ہم بیکسون پر
خبر تمکو نہین روز جزا کی

مسلمانونکی دل کیونکر نہ پہنس جائین
کہ زلف یار ہے کافر بلا کی

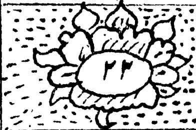
نہ آئی تم تو پہر کیونکر نہ رہتے
ہوس دل مین حصول مدعا کی

لڑائی آنکھ شب پہر کہکشان سے
جو آئی یاد مانگ اوس مہ لقا کی

سنائین بے تکلف آپنے سو — جو اک بوسی کے ہمنے التجا کی
زمانے بہر مین شہرت ہے مری جان — تمہاری جور کی میری وفا کی
اوٹہائی سیکڑون صدمی شب و روز — گئے دل سے نہ مہر اوس مہ لقا کی
نہ آیا و صنم اللہ ری نفرت — رسائی دیکھہ لی آہ رسا کی



دل مومن مین کرتے ہین یہ بت گھر
عجب ہے آبرو قدرت خدا کی



موت عشق ابروی خمدار ہے میرے لیئے — ماہ نو اک برہنہ تلوار ہے میرے لیئے
گر مسیحا لب دم گفتار ہے میرے لیئے — چشم جانان باعث آزار ہے میرے لیئے
دیکہکر حاصل ہو کیفیت بادہ کشی — جام می چشم بت میخوار ہے میرے لیئے
دیکہنے کو غیر کی ہے چودہوین کا چاند وہ — برق خرمن جلوہ دیدار ہے میرے لیئے
یاد روی یار مین ہو خاک لطف میکشی — زہر قاتل بادہ گلنار ہے میرے لیئے
کیا عروسان چمن پر سحر مین ڈالون نگہ — صحن گلشن وادی پرخار ہے میرے لیئے
دیکہہ لیتا خواب ہے مین شاید اونکی شکل مین — دشمن جان دیدہ بیدار ہے میرے لیئے
ناز آفت قہر غمزہ ہے غضب انداز وہ — موت کا سامان خرام یار ہے میرے لیئے
دیکہی دل ہر جائی کو ہون قید مذہب سے رہا — اب تو یکسان سبحہ و زنار ہے میرے لیئے
سونگہتا ہون رات بہر خوشبو معطر ہی دماغ — یاد گیسو نافہ تاتار ہے میرے لیئے
گل گریبان چاک ہے گلشن مین تیری اے سطی — بن مین ایذا کہینچتا ہر خار ہے میرے لیئے
برچہیون سے کم نہین ہین موی مژگان صنم — بال ابرو کا ہر اک تلوار ہے میرے لیئے
خط روی یار سے کیا کیا اوٹہاتا ہون خلش — وای بیدردی کہ سبزہ خار ہے میرے لیئے

عشق گیسو مین زبان کا ذائقہ تبدیل ہے — شربت شکر ہے زہر مار ہے میرے لیئے

سن کے مین خواب عدم مین چونک اوٹھونگا ضرور — حشر اگر آواز پائی یار ہے میرے لیئے

دل مین اونکی میری جانب سے جو ہے گرد ملال — اوٹھہ گئی پردی کی یہ دیوار ہے میرے لیئے

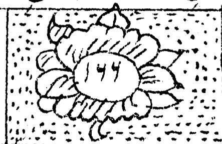
مصرعہ موزون سمجھتا ہون قد دلدار کو — بیت سیفی ابروی خمدار ہے میرے لیئے

اک اکیلی جان پر ڈھاتا ہی کیا کیا آفتین — ہجر بہی کیا چرخ ناہنجار ہے میرے لیئے

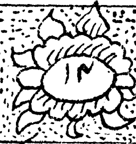
آگیا یان دم لبون پر اور روان کل ہے وہی — روز محشر وعدۂ دیدار ہے میرے لیئے

چومتا ہون گاہ آنکھون سے لگا لیتا ہون مین — سنگ اسود خال روی یار ہے میرے لیئے

مانع الفت ہوا ای ناصح نادان خموش — مجکو کیا تکلیف اور آزار ہے میرے لیئے



خاکساری کیون نہ پہلے سے کرون ای آبرو
خاک ہونا جب مآل کار ہے میرے لیئے



بسمل ہوئی ہین ہمتو انہین تیر جفا یار کے — ناز وادا و غمزہ و انداز یار کے

باد صبا یہ کان مین کہنا ہزار کے — پہول اب خوشی سے توکہ دن آئی بہار کے

کاندھے پہ ہے سوار نسیم بہار کے — کیا ہے عروج ہین میری مشت غبار کے

جوبن رہا نہ وہ نہ رہے دن بہار کے — میرے گلی کا ہار وہ ہولے ہین ہار کے

دیوانے ہین جو گیسوئی مشکین یار کے — اونکی نظر مین خاک ہین نافی تتار کے

آنکھین چرائین نرگس شہلا نے باغ مین — تیور نرالی دیکھکی چشمان یار کے

کل شب کو ہمنے وصل مین اوس مہ لقا کی ساتہ — کیا کیا مزی اوٹھائی ہین بوسی کنار کے

تمنے تو ایک بوسہ پہ تیوری چڑہائی ہے — ہمسے کہو تو رکھدین ابھی سر اوتار کے

زاہد بلا سے خلد پہ دیتا ہے جان دے — ہم مرکی بھی نہ جائین گی کوچہ سے یار کے

وہ سیر باغ کو آگر آئین تو رنگ و بو — گل اونسے بھیک مانگین کی دامن پسار کے

آیا ہے فاتحہ کی لئی کون رشک گل — ہین تحفہائی باغ جو تحتی مزار کے

نرگس کے پہول صدقی اوتارون اوس آنکھ پر — مشک ختن کو پہیک دون گیسو پہ وار کے

کیا کیا بنائین صورتین اک مشت خاک سی — قائل ہین ہمتو صنعت پروردگار کے

۱۶۷ — ۱۲

اونکو بھی آبرو سے تھی اک الفت دلی
دلوادی دشمنون نے عداوت اوبھار کے

اک فعل عبث ہے غم دنیا میرے آگے — اک خبط ہے ہیش و پس عقبی میرے آگے

ہو خیال سے کچھہ کم نہین رفتار تمہارے — ہے فتنۂ محشر قد بالا میرے آگے

چاہون تو ابھی زیر و زبر آہ سے کردون — کچھہ چیز نہین عالم بالا میرے آگے

کیا مرگ پہ ہے زیست کو تفضیل یہ پوچھون — آجائین اگر خضر و مسیحا میرے آگے

وہ رند بلا نوش ہون اس دہر مین ساقی — اک گھونٹ سے کم ہے خم صہبا میرے آگے

وہ دشت نورد رہ وحشت ہون جہان مین — ہے چرخ بھی اک پاؤنکا چھالا میرے آگے

وہ بیخ اوٹھائی ہین تجسس مین کمر کے — اب راحت و آرام ہین عنقا میرے آگے

کہتا ہے مرا حال دلی سنکی وہ مہوش — کرتا ہے عبث شکوۂ بیجا میرے آگے

کیون اونکو لکہون خط وہ لکہین غیر کو نامہ — آتا ہے یہ تقدیر کا لکہا میرے آگے

غیبت مین بہت دو کے لیتا تھا ولیکن — بولا بھی عدو آنیسے دیکھا میری آگے

وہ بلبل خوش لہجہ ہون گلزار جہان مین — جمتا ہے نہین رنگ کسیکا میرے آگے

۱۶۸ — ۱۸

کرتے ہین ستم پر وہ ستم آبرو دیکھو
اور لیتی ہین پہر نام وفا کا میرے آگے

کہولئی زلف سیہ کو تو وہ ناگن ہو جائے
ملئی لب پر جو مسی تو گل سوسن ہو جائے

ہم بغل غیر سے جب وہ بت پرفن ہو جائے
طالب تیغ نگہون یان رگ گردن ہو جائے

اے صنم تم جو اوٹھا دو رخ روشن سے نقاب
بخدا سارا جہان وادی ایمن ہو جائے

قتل فرما کے مری لاش چھپا لے ہو عبث
سرخ دیکھو نہ کہین خون سے دامن ہو جائے

روئین اوس رخ روشن کی تصور مین اگر
غرق سیلاب ابہی ماہ کا خرمن ہو جائے

تم چلو نار سے گر پاؤئین ملکر مہندی
ہے یقین نقش قدم تختۂ گلشن ہو جائے

ہوئین وادی محبت مین وہ برگشتہ نصیب
رہبری کی لئی خضر آئی تو رہزن ہو جائے

تیغ موج مے گلگون ہی جو تیز اے ساقی
قلم اک روز صراحی کے نہ گردن ہو جائے

فاتحہ پڑہنی جو تربت کا ان پہ پرو آئین نہ
صاف اندر کا اکہاڑا مرا مدفن ہو جائے

ہو اگر نالۂ دلسوز عنادل مین اثر
شجر طور ابہی شاخ نشیمن ہو جائے

دیکھ لے مصحف رخسار جو تیرا او بت
کیا عجب چہوڑ کے دین شیخ برہمن ہو جائے

چہوڑ دے تیغ کا اک ہاتھ کہین او سفاک
کام ہو جائے مرا خوش دل دشمن ہو جائے

سیر گلشن مین جو یاد آئی تمہاری رفتار
خندہ کبک دری سنگ فلاخن ہو جائے

ایک تو قاتل مردم ہے یونہین تیغ نگہ
قہر ہو جائے جو برہم کہین چتون ہو جائے

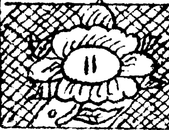
رخ گلگون جو ترا دیکھ لے او غنچہ دہن
شرم سے لالۂ احمر گل سوسن ہو جائے

رخ روشن کا تصور جو لحد مین آئے
مشرق مہر مرا گنبد مدفن ہو جائے

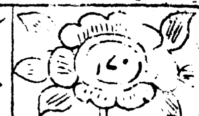
ہجر کی پہانس نکالی دل عاشق سے کوئی
مژۂ یار ہے یارب کہین سوزن ہو جائے



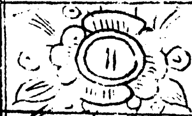
آبرو تذکرۂ زلف رسا خوب نہین
باتون باتون نہ دیکھو کہین الجھن ہو جائے



جوکہ انکھین تری ای صید فگن دیکھین گے — نشۂ ہوش و خرد کو وہ ہرن دیکھین گے
دشت غربت سے نہ جاؤنگا تو اک مدت تک — ساتھ بیٹھے ہوئی یاران وطن دیکھین گے
کسطرح کرتی ہین یہ گوش مین گل کی تاثیر — ہم بھی نالے تری ای مرغ چمن دیکھین گے
ہم کرینگی قد بالائی صنم کی اوصاف — ایکدن اپنی بلندی سخن دیکھین گے
حور و غلمان یہین جنت سی بسین گی اگر — تیری کوچہ کو جو ای رشک چمن دیکھین گے
اسکے سوزش نے جلا یا دل سنگین قریب — آپ کیونکر مرے سینہ کی جلن دیکھین گے
مرا اوٹھائی جو رہے اپنی یونہین نالۂ دل — ایکدن تجکو بھی ای چرخ کہن دیکھین گے
گر یونہین یاد رخ و زلف رہے تو ایکدن — دیکھکر ملک حلب سیر ختن دیکھین گے



آبرو اور بھی اس طرح مین پڑھی اشعار
جمع ہین اہل سخن طرز سخن دیکھین گے



غنچہ لب جوکہ ترا گل سا بدن دیکھین گے — آنکھ اوٹھا کر نہ وہ پھر سوئے چمن دیکھین گے
جائیگی ولسی نہ ان ماہ وشون کی الفت — تو دکھائیگا جو ای چرخ کہن دیکھین گے
ہوش اوڑ جائینگے بلبل کی گلگون جو بن — آپ پھر کر جو نظر سوی چمن دیکھین گے
دشت غربت مین زخود رفتہ رہین یونہین — کاہیکو روی عزیزان وطن دیکھین گے
یاد جب آئیگی گلشن مین تری گفت و شنید — گوش گل دیکھکے غنچہ کا دہن دیکھین گے
فتنۂ حشر کو کیا لائین گے وہ خاطر مین — جوکہ بیداد بت عہد شکن دیکھین گے
کثرت داغ ہی یان جسم پہ فصل گل مین — ابتو گھر بیٹھے ہوئی لطف چمن دیکھین گے
وای ای مرگ غریبی کہ چھوڑا یا ایسا — حشر مین اسد نہ یاران وطن دیکھین گے
تا کجا تشنۂ دیدار رہینگے بیتاب — ڈوب مرنے کو ترا چاہ ذقن دیکھین گے

چشم زخم نگہ غیر سے اللہ بچائے
کچھ نئی رنگ مرے زخم کہن سے دیکھے گئے



آبرو طرز خرام اپنا جو بولین گے صاف
چال ڈھال اونکی جو طاؤس چمن دیکھین گے



شرارت کی ادا دل جو خو ہے کسیکی
تو کیون پھر تجھے آرزو ہے کسیکی

یہ پیوند نمایان مین جو سینے مین اے دل
تجھے بھی مگر جستجو ہے کسیکی

ترو تازہ ہے باغ جہان دو عالم
مہک کسقدر چار سو ہے کسیکی

کلی کا چٹکنا بھی ہے بار خاطر
پسند اونکو کب ہائے ہو ہے کسیکی

صبا جو اوڑاتی ہے تو خاک سر پر
بلا شک تجھے جستجو ہے کسیکی

بشر کوئی دنیا مین یکسان نہین ہے
کسیکی بری اچھی خو ہے کسیکی

نہین بے سبب تیر مژگان سنبھالی
تری چشم شاید عدو ہے کسیکی

وہ موجود ہے خانۂ دل مین اپنے
عبث جستجو چار سو ہے کسیکی

نہ صندل سے جائیگا یہ درد سر کا
مجھے فائدہ بخش بو ہے کسیکی

بھڑکتی جو ہی رات دن یہ سبب ہے
میری چشم کو جستجو ہے کسیکی

نہین بخت پر کچھ اجارہ کسیکا
کوئی خوار ہے آبرو ہے کسیکی

۱۷۲

سمائی بھلا آبرو کیا نظر مین
کمر جبکہ مانند مو ہے کسیکی

۱۷

بہار آئی ہی پھر جوش جنون کچھ رنگ لایا ہے
مبارک نشتر فصاد خون نے جوش کھایا ہے

خیال دشت جب زندان مین مجھ وحشی کو آیا ہے
سلاسل کی صدا سی پائی خفتہ کو جگایا ہے

نہین جھیلی تن خاکی نے جبر اوس ناطاقتی کا
زمین سے نے فی الحقیقت آسمان سر پر اوٹھایا ہے

اُٹھایا اسمین نقدِ جان و ایمان و دل و دین کو
خیالِ چشمِ فتان مین گئیلیون جب سوی صحرا
کھنچا رہتا ہے شکلِ قوس ہر دم آپ کج طینت
کبھی موڑا نہ مُنہ ہمنی اذیت سے زمانے کی
نتھا شغل اور کوی بجز جانان مین سوا اسکے
اُسنکہ اسکو ہوئی کوی بت قاتل مین جانکی
مین شکلِ راحت و آرام کیا دیکھون کہ خالق نے
وہ لاغر ہون کہ وحشت مین گیا جب جانبِ صحرا
نہین ہیوجہہ تابش اسقدر خورشید گردون مین
دل اپنا پہنس چکا تھا گیسوی پر پیچ مین انکی
فزون ہوتا ہے زور افتادگی مین خاکسارونکا
جو لکھا اسمین مضمون اپنی کچھہ بیتابی دل کا
حسینان پریرو دیکھتے ہین آکی کیفیت

محبت کا مزہ ہمنی بہت کچھہ کہو کے پایا ہے
غزالون نے سرے تو ونکو آنکھو نسی لگایا ہے
کھینچے ابروی قاتل نہ کب چلہ چڑھایا ہے
لیا ہے سر پہ جو بار مصیبت پیش آیا ہے
مجھے کہایا ہے غم نے اور غم کو مینے کھایا ہے
ہماری دلکو شوق دید کی پہر گدگدایا ہے
مجھے تو سر سے پا تک یاس کا پتلا بنایا ہے
ہوا سے بید مجنون کی طرح تن تہر تھرایا ہے
کسیکی آتش رخسار نے اسکو جلایا ہے
خدا ہی نے نا ہے موذی کی چنگل سے بچایا ہے
زمین کو دیکھہ لو کیونکر فلک سر پر اوٹھایا ہے
قیامت سر زمین شعر مین بھونچال آیا ہے
مرا دیوانہ پن بھی آجکل کیا رنگ لایا ہے

۱۷۳

سخن سنجی کا بیشک آبرو دعوی ہے نا تھی
بھلا کسنے زمین شعر مین مسکن بنایا ہے

۱۴

تہ دامِ بلا ہر طائر دل کو پہنسا یا ہے
شبِ وصلت ہے کہان پہلو صنم آج اپنی عاشق سے
خیالِ عیش و عشرت ہے نہ کچھہ فکرِ اذیت ہے
تماشاگاہِ عالم گر نہین ہے حسن روز افزون

تری گیسوی سرکش نے نہایت سر اوٹھایا ہے
بدن کو شرم سے کسواسطی تمنے چرایا ہے
وہ خوش ہر حال مین ہے جسنے تمسے دل لگایا ہے
تو کیون ہر شخص نے نظروں پہ صاحب کو چڑھایا ہے

چلو دیکھو تماشائی چمن اے غیرت گلشن
ہوائے سرد ہے ابر سیہ حسرت چھایا ہے

خیال جامہ زیبی تھا کہاں پوشاک تھی ایسی
دعائیں دی ہمیں اوبت تجھی انسان بنایا ہے

ہر اک انداز میں سو سو ادائیں ہیں کرشمے ہیں
یہ وہ ہے جانتا ہی جس نے تمسے جی لگایا ہے

نگہ نیچی کئے بیٹھی ہیں جو اس وقت محفل میں
انہیں نے دل مرا دزدیدہ نظروں سے چرایا ہے

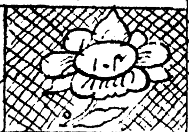
اثر کیا خاک ہو اس نالۂ جانسوز کا میرے
خدا نے دل تمہارا ای بتو پتھر بنایا ہے

غضب آفت قیامت قہر ہے اللہ جانے دو
خرام ناز نے صاحب جہاں میں حشر ڈھایا ہے

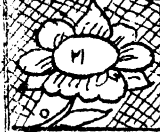
قدم کس طرح لے آگر نہ اعجاز مسیحائے
کہ تمنے لطف قدم کا ایک ٹھوکر دکھایا ہے

وہ ہے پیش نظر ہر وقت میرے دلکو حیرت ہے
یہ آئینہ ترے نظروں میں کیونکر ایسا سمایا ہے

اوٹھا دیتی ہیں پردہ کہہ کے یوں کے دیکھنے والے
ہماری جذب الفت نے اثر اتنا دکھایا ہے



نہ شب کو نیند آتی ہے نہ دن کو چین ہے دم بھر
کہو تو آبرو کس شوخ سے دلکو لگایا ہے



دل بہا جاتا ہے یہ اشک کی طغیانی سے
لب و دندان کی تصور میں کھو پائی ہے

شعلۂ طور کا باعث رخ نورانی ہے
لیلۃ القدر کی یہ زلف سیہ بالی ہے

خانۂ دلمیں غم یار کی مہمانی ہے
لخت دل اپنی غذا خون جگر پانی ہے

یہ ہی غفلت ہے کہ امید وفا ہے تمسے
مہربان تمکو سمجھتے ہیں یہ نادانی ہے

حسرت دید رہی جاتی ہے میرے دل میں
تیزیوں پر ترے خنجر کی یہ بُرّانی ہے

ہم بھی نالوں کا دکھائیں گے اسی زور کبھی
ڈالی آفت فلک پیر کو جو ٹھانی ہے

جان و دل پھونک دی حسرت مہکش میں
آب انگور رہیں آتش پنہانی ہے

تیغ قاتل کا گلہ ہے نہ قضا کا شکوہ
دشمن جان مرے خود اپنے گرانجانی ہے

پیچ ہی گیسو تیرے پر پیچ کے الجھا دیئے
وہ رہی لوہی کہ لاکھونکو کیا قتل مگر
بستی بہتی تیری گیسو کی مہک ہے یہ صنم
ہر کسی کو پیچ گیسو کا ہوا ہے سودا
در شاہ جسکے طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھا
ہمون شیرین سخن زخم تن عاشق ہو
پیچ تیری کہ محبت نہیں ہے دیکھی کی
ڈوبتی کا تنکا دل ہے غضب میں خیال
خون آنکھون سے ٹپکتا نہیں یہ فرقت مین
کوئی جان کا پتا کچھ تو بتا دی ہمکو
مجھکو ہوتا نہیں معلوم سبب کچھ اس کا
اپنا دل دیتی ہین مفت انکو لاکھون عاشق

لکھی جس شخص کی قسمت مین پریشانی ہے
تیغ ابرو مین تمہارے وہی برانی ہے
یا شمیم گل شبو گلستانی ہے
جسسے ہیرا ج کچھ اسباب پریشانی ہے
وہ نگہ تیر ہے یا تیغ صفاہانی ہے
ٹپکی شربت سی ہے خنجر کا تری پانی
تجھسے ای جان مجھی الفت روحانی ہے
کہ یہ اندھا ہے کنوان ہمین نہین پانی ہے
یاد رخسار مین اوس گل کی گل افشانی ہے
مدتون خاک صبا لوٹی وہان چھانی ہے
حسرت و یاس کی جو دل مین فراوانی ہے
ابتو اس جلنی گران کی بہت ارزانی ہے



آبرو ابروی قاتل یہ جو دیتی ہو جان
دل مین بھی تو سہے آپ نے کیا ٹھانی ہے

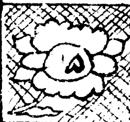


اشک طوفان اوٹھائی جب آتا ہے
خانہ تن کو ڈھائی جاتا ہے
حیرت انکو سنائی جاتا ہے
غم یہان دلکو کھائی جاتا ہے
ہجر مین یہ تو جنون ہوئی آتش تر
آگ پانی لگائے جاتا ہے
الله داد وفور جذبہ شوق
کوئی آنکھین چرائی جاتا ہے
درد فرقت سی اور بڑھتا ہے
ضعف طاقت گھٹائی جاتا ہے

تجھکو خوف خدا نہین او بت — کعبۂ دل کو ڈہائی جاتا ہے
رخصت ای صبر الوداع ای ہوش — کوئی دلکو لبھائی جاتا ہے
چال وہ قہر ڈہائی جاتی ہے — فتنی وہ قد اوٹھائی جاتا ہے
نامے لکھہ لکھہ کی وہ رقیبون کو — دل کی پرزی اوڑائی جاتا ہے
ای فلک یہ ہے ہی کوئی انصاف — ظلم پر ظلم ڈہائی جاتا ہے
کیا وہ جام شراب ہے جو تو — غیر کو منہ لگائی جاتا ہے
نہین سکتا ہی ای طبیب بھی — آئینہ کیون دکھائی جاتا ہے
تیغ قاتل پہ خون سرا دم قتل — رنگ اپنا جمائی جاتا ہے
وہ خدنگ نگہ کی بسمل کو — چٹکیون مین اوڑائی جاتا ہے



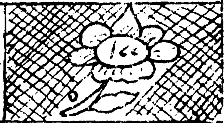
آبرو عشق زلف سے باز آ
سانپ کو کیون کہلائی جاتا ہے



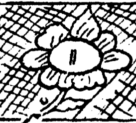
آنکھ بھر کر جب نظر کی اوس بت بی پیر نے — جان دیدی دیکھتے ہی عاشق دلگیر نے
تشنگی دلکی بجھائی تہی مژہ کے تیر نے — حلق بھی تر کردیا اب دم شمشیر نے
تین وہ بیکس ہون کیا نالہ جو زندان مین کبھی — چشم تر رو دیا ہی حلقۂ زنجیر نے
یاد مژگان مین خیال ابروی جانان ہوا — کیہہ تو ذبح [illegible] کی تہی کچھہ کیا شمشیر نے
دلکو سکتہ ہوگیا جب دم نظر آئی شبیہ — کردیا بت تمکو صاحب آپکی تصویر نے
سر کی گریہ سی سمندر مین تلاطم آگیا — آگ دی دوزخ کو برق آہ پر تاثیر نے
از زمین تا آسمان ہے ایک شور الامان — حشر برپا کردیا اس نالۂ شبگیر نے
دیکہ [illegible] آتا نہین ہمکے آل رو زمسرتی گھر وہ آپ — گر گشتہ [illegible] آہ پر تاثیر نے

سینہ و دل توڑ کر میرا جگر بر ما گیا
پھر گیا خنجر گلی پر جب نظر ابرویہ کی
طرز سیکھا ہے قیامت نے تمہاری چال کا
دستگیری ہتکڑی نے کی ہنگام جنون
سیکڑون مُردی جئی جس دم کیا منہ سی کلام
ہر طرف سی اوٹھگیان اوٹھتی ہین ای جان جہان

خوب ہے پلّہ کیا اُوترک تری تیر نے
یاد مژگان جب ہوئے مارا قضا کی تیر نے
خاکِ پا کا کچھ اثر حاصل کیا اکسیر نے
پاؤن پر سر رکھدیا ہے بشتر زنجیر نے
کر دیا اعجازِ قُم ظاہر تری تقریر نے
تمکو بھی رسوا کیا آخر مری تشہیر نے



اس زمین مین آبرو تمنے کہی ایسی غزل
کی ہے تعریف آکی جسکے رُوح پاک میر نے



گلزار پہ کیا فیضِ نسیم سحری ہے
اللہ ری غفلت کے ہنسی بلبل سجاہل
کیا تاب کہ چمکے ترے رخسار کی آگے
دل آبلی کی شکل ہے پہلو مین ہمارے
کرتا نہ کبھی رازِ محبت کو مین افشا
کیونکر ہو یقین ترکِ جفا کا ہمین اوترک
اب شغل یہ ہے وحشئی کاکل کو تمہاری
تو غیرتِ لیلی ہے تو مین صورتِ مجنون
وہ مہر جہان تاب ہے تو ای مہِ خوبی
وہ آنکہ نہین جسمین نہو نشۂ الفت

ہر نخل بھلا پھولا ہے ہر شاخ ہری ہے
یان جان ہے ہونٹون پہ وہان بخبری ہے
تابِ رُخ خورشید چراغ سحری ہے
زوروں پہ بہت حدّت سے زجگری ہے
غماز ہوئی یہ میری شوریدہ سری ہے
خلقت مین تری شیوۂ بیدادگری ہے
کچھ دشت نوردی ہی کبھی جامہ دری ہے
دیوانہ ہون مین بھی تو اگر رشکِ پری ہے
ہر خاک کی ذری مین تری جلوہ گری ہے
وہ دل نہین جو مہر و محبت سی بری ہے

ای آبرو سب عشق کی آثار عیان ہین

١٧٨ — ہونٹون پہ جو خشکی ہے تو انکھون مین تری ہے — ٩

نہ ضعف دل ہے ہون خائف ہراسان ہون نہ مین تب سے
گر دم تاک مین آیا ہے ظالم ہجر کی شب سے

وہ سرخی و نزاکت مین نہین پاسنگ ہے اسکا
کہان لعل بدخشان کو بھی نسبت اسکی لب سے

بنا انکو ہدف تیر نگاہ ناز کا قاتل
جگر اور دلمین پہلو مین ہماری منتظر کب سے

لحاظ دین و ایمان عشقبازی مین بھی تہا ہمکو
بتون پر جان دی دلمین مگر ڈرتی رہی رب سے

سبق جو لوگ پڑہتے ہین کتاب وحشت دلکا
سمجھتے ہین وہ مجنونکو بھی کم اک طفل مکتب سے

رہا کچھ شیخ سے مطلب کچھ زناری رشتہ
ہوی آزاد الفت مین کسیکی قید مذہب سے

رہین وا یاد افشان جبین یار جالنے مین
نہ جھپکین رات بھر آنکھین ہماری چشم کوکب سے

نہین اس بت کی صورت پر مین شیدا ہی [illegible]
یہ انداز و ادا سیکھے ہین متنی پھر بان کب سے

١٧٩ — نہ واقف تھی ادائین لینے سے نہ تہا مد نظر غمزہ
ہوا خواہ خون ہے سرکار کی یہ آبرو جب سے — ١٨٠

جو کہ شیدا روی روشن پر تمہاری ہو گئے
اونکی نظرون مین مہ و خورشید تاری ہو گئے

اور گلگونی کی ملنی سے ہوا جوبن فزون
گوری گوری گال تیرے پیاری پیاری ہو گئے

یہ نہین ہین قطرے پسینی کی جبین یار پر
قرص مہ مین جلوہ گر دیکھو ستارے ہو گئے

تو وہ ہے مہر سپہر حسن ای زہرہ جبین
ماہرو آگے ترے گھٹ گھٹکے تاری ہو گئے

بحر غم مین ہاتھ پاؤن مارتے کب تک بچے
کشتی ٔ می کی بدولت ہم کنارے ہو گئے

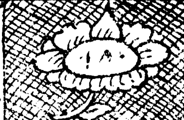
پھر دل سوزان مین کچھ معلوم ہوتی ہے جلن
مشتعل پھر آتش غم کے شراری ہو گئے

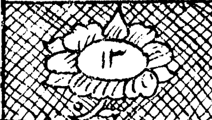
عقد پروین سے لڑائین ہمنے آنکھین رات بھر
یاد جب اوس ماہرو کے گوشواری ہو گئے

کعبہ نکی ہنی برت کعبہ ایمان پر نظر
بے تکلف ای بتو بندی تمہاری ہو گئے

کسطرح ہوتی جیحی نظر دین اعلے کی بھلا
اوس لب شیرین کا بوسہ جب کبھی ہمنی لیا
کہتے کہتے راز دل ای جان جان رکتی ہو کیون
نقد جان دیتی ہین دل کیا مال ہی ای شاہ حسن
ایکدن بہی خوش کیا تمنی نہو کر بسم بغل
دیکہکر تیری رخ روشن کو ای یوسف جمال
دل سی دلکو راہ ہوتی ہی مثل مشہور ہے
اور کیا باعث بتائین اپنی حال زار کا

دیکہین جب آنکھین ترے آہو شکاری ہو گئی
دلکو حاصل ذائقی دنیا کی ساری ہو گئی
باتکا پردہ ہے کیا جب بسم تمہاری ہو گئی
حوصلی دونی فقیری مین ہماری ہو گئی
گور کی اس آرزو مین ہم کناری ہو گئی
مہر و مہ غمسی گہٹی ایسے کہ تاری ہو گئے
ہم تمہاری ہو گئی جب تم ہماری ہو گئے
سو کہہ کر تمکا غم فرقت کی ماری ہو گئے





اکبر وہ کہہ ہی نہ سمجہے غیر اپنی رمز کو
یار سے آنکھون ہی آنکھون مین اشاری ہو گئے

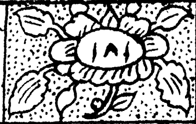
سینہ پہ سنان نرگس فتان لگانے لگا ہی
لو شعلہ رخونسی دل سوزان لینے لگا ہی
وہ آ گیا یا وعدہ پہ باور نہین مجکو
یاد آگیا بارش مین جو وہ ساقی مہوش
پہلو مین بہکی جاتے ہین از خود جگر و دل
کہتے اسی اعجاز مین زندہ ہوی مردہ ہی۔
شمشاد کہون قد کو تو ہو جبا تا ہی سیدھا
بی یار کی گلشن مین گیا مین تو چٹکر
بی بلیہ کیا غیر سے جب بوسی کا اقرار

اور اوس پہ کٹاری تری مژگان لگانے لگا ہی
سینہ مین یہ آتش اسی دامان لگانے لگا ہی
آنچل مین گرہ گو بت نادان لگانے لگا ہی
ساون کی جہڑی دیدہ گریان لگانے لگا ہی
یہ اگ ہے کسکی تپ ہجران لگانے لگا ہی
ٹہوکر اگر اوس عیسی دوران لگانے لگا ہی
شاخ سمین بہی اوس سرو خرامان لگانے لگا ہی
گولی مری ہر غنچہ بستان لگانے لگا ہی
کیا بات مری دل پہ تری کان لگانے لگا ہی

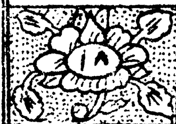
مائل تو ہوا آپ یہ اوس رشکِ پری پر
ہمت مری مراس دلِ ناداں نے لگائی

ہ رہ گئی ہاتھونسے کلیجے کو پکڑ کر
یہ ضرب ہماری دلِ نالاں نے لگائی

خون جسم کا بالکل رگ گردن سے بہا کر
پیاس اور مجھے خنجر براں نے لگائی



وہ دیکھکے ای آبرو دریہ مجھے بولے
یاں آمد و رفت آپکی درباں نے لگائی



جس جگہ ذکرِ شہِ ہر دو سرا ہوتا ہے
ورِ دلبر سے کے وہاں صلِ علیٰ ہوتا ہے

وہ صنم جب مری پہلو سی جدا ہوتا ہے
دم مرا حق میں مرے تیغِ قضا ہوتا ہے

ساری عالم میں ترا زخمی تیغِ ابرو
صورتِ ماہِ نو انگشت نما ہوتا ہے

باغ کی سیر کو جاتا ہے وہ رشکِ شمشاد
دیکھئے سرو پہ کیا حشر بپا ہوتا ہے

کیا خیالِ مژہ چشم ستمگر ہے مجھے
یار جو دل سے مرے تیرِ قضا ہوتا ہے

کیوں نہ احوالِ بد و نیک ہو اسمیں ظاہر
عکسِ آئینہ دلِ اہلِ صفا ہوتا ہے

باغِ دیدہ ہے کسو سطحی نما ہر ای دل
ان بتوں میں نہیں کیا نورِ خدا ہوتا ہے

کشتہ تیغِ ادای بتِ بیمہر ہوں میں
اب مسیحا بھی اگر آئیں تو کیا ہوتا ہے

کیوں نہ بھر آئی مری زخمونکی منہ میں پانی
تیغِ قاتل کا انہیں یاد مزا ہوتا ہے

پھرتا ہے کوچہ و بازار میں سودا لیے سا
عشق تیرا جسے ای زلفِ دوتا ہوتا ہے

جب بہی دشمنِ جاں ہے تو کسی سمجھیں دوست
کوئی مونس نہیں اس دل سی سوا ہوتا ہے

اپنی لب دیکھکی آئینہ میں وہ کہتے ہیں
اب سکندر کو نصیب آبِ بقا ہوتا ہے

وائے قسمت دیا غیر کو خط قاصد نے
[illegible]

چشمِ تو سر سے نظر کرتے ہے تیغِ قاتل
[illegible]

کشتہ دست حنائی ہون تو سبزے کے عوض
میری تربت سے نونخل حنا ہوتا ہے
میں نے پوچھا سبب قتل تو بولے ہنسکر
خون عشاق بہر طور روا ہوتا ہے
نالۂ بلبل کی پہنچ جائین جو گوش گل تک
تجھسے اتنا بھی نہین پیک صبا ہوتا ہے

۱۸۲ — ۵

آبرو دل مین نہ رکھ اپنے رہائی کی امید
زلف کا کوئے گرفتار رہا ہوتا ہے

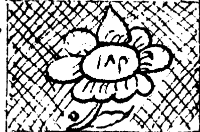
وعدۂ وصل سے جو یار بدل جاتا ہے
تیغ کی طرح سے فقرہ کوئی چل جاتا ہے
تری شوخی سے یہ تنگ آیا ہون ای طفل شکر
عین آنکھون میں مرے آگے مچل جاتا ہے
کیون نہ سینے سے لگائے رہون تصویر تری
جان جان دل مرا کچھ اس سے بہل جاتا ہے
جیتے جی خاک مین ہے مجکو ملانا منظور
عطر گل آگے میرے یار جو مل جاتا ہے

۱۸۳ — ۱۰

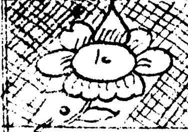
ایسے ہرجائی سے ای آبرو ملتی ہو عبث
تم جہان جاتے ہو اوس جا سے وہ ٹل جاتا ہے

رہین ہم ابر سی گریان ادہر یون ہو تو بہتر ہے
وہ بجلی کی طرح تڑپین اودہر یون ہو تو بہتر ہے
یہ میت بھی صورت ناقوس بتخانے مین ملائیں
ہمارے نالۂ دل مین اثر یون ہو تو بہتر ہے
نہ کوئی دیکھنے پائے مکان و باد صرصر کا
گذر تیرا وہان ای نامہ بر یون ہو تو بہتر ہے
میری تربت پہ رکھکر دست نگارین کہا اونے
کہ روشن شمع اسکے قبر پر یون ہو تو بہتر ہے
ملا بدلی حنا کی خون عاشق ہاتھ پاؤن مین
میری قاتل کی گر تر نظر یون ہو تو بہتر ہے
میری آغوش مین خود آ دہمکی وہ رشک پری آئی
ترے افسون افسون گر اثر یون ہو تو بہتر ہے
نمک افشان ہو ہنس ہنس کر وہ قاتل دمبدم اسپر
ہمارا چارۂ زخم جگر یون ہو تو بہتر ہے
پس مردن ہوا سے خاک اوڑا کر وہان پہنچی
کوئی دن کوئی جانا نہین گذر یون ہو تو بہتر ہے

یہی کو چلین سر سے درِ کعبہ پہ سر رگڑین | ہمارا ہند سے ای دل سفر یون ہو تو بہتر ہے



رہے ای آبرو دل نوکِ مژگان ستمگر پر
جو پیدا نخلِ الفت مین ثمر یون ہو تو بہتر ہے



تیرے وحشی جو صنم قیدیٔ زندان ہونگے | چاک دامن بخدا دشت و بیابان ہونگے

زخمِ دل میرے جو گلزار مین خندان ہونگے | غنچہ سان سیکڑون گل سر بگریبان ہونگے

رخنہ گر دلمین جو یون ناوکِ مژگان ہونگے | دور یک لخت غم و حسرت و حرمان ہونگے

وار جو تیغِ نگہ کی سرِ میدان ہونگے | خون اکدم مین ہزارونکی میہ بجان ہونگے

گر یونہین صدمۂ دردِ شبِ ہجران ہونگے | تجہپہ قربان ہم اک روز میری جان ہونگے

ہاتھ سے اپنے اگر وہ نمک افشان ہونگے | کیون نہ پوری دلِ مجروح کی ارمان ہونگے

ہم وہ جانباز نہین ہین جو ہراسان ہونگے | جان و دل دیکے بہی ہمکو نہ پشیمان ہونگے

لیکے چہوڑین گے لبِ زہرہ جبین کا بوسہ | اب تو ہم مشتریٔ لعلِ بدخشان ہونگے

گہر مین اوس شوخ کی ہم جائین گی مثلِ صرصر | تابع غیرت نہ منت کشِ دربان ہونگے

آمدِ فصلِ بہاری ہے پہر ای جوشِ جنون | ہونگے تلوی میرے اور خارِ بیابان ہونگے

پردہ کچہہ حشر مین رہجائیگا اوسکا قاتل | جو ترے زخمیٔ شمشیر گریبان ہونگے

اوس کماندار کی دیکہین کی جو تیرِ مژگان | مین تو کیا ہون ملک الموت بہی قربان ہونگے

مین جگر سوختہ کیا جاؤن پی سیرِ چمن | پہول لالی مجہے داغِ عزیزان ہونگے

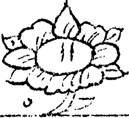
مصحفِ رخ کی تلاوت کو نہ چہوڑین گے کبہی | ہی یہی جی مین کہ اب حافظِ قرآن ہونگے

دیکہکر زلف کو رخسار کی دیکہین گے بہار | ہو کی کافر ترے عشاق مسلمان ہونگے

جان نثاری کا دکھاوینگے کسیدن جوہر | اپنا سر کاٹکی ہم آپ پہ قربان ہونگے



آبرو کیا گلہ دادِ سخن نادان سے
داد دین گی وہی جو لوگ سخندان ہونگے



شعلہ رویوں سے دل لگا بیٹھے -
جان کو مفت ہم جلا بیٹھے ؛

دلِ سوزان پہ داغ کھا بیٹھے -
آگ مین آگ ہم لگا بیٹھے

آئینہ رُو سی دل لگا بیٹھے -
آبرو خاک مین ملا بیٹھے ؛

ایسے اچھا مریضِ غم ہو جائے
وہ مسیحا جو پاس آ بیٹھے

کس قیامت کی میری نالے ہین -
فتنۂ حشر کو جگا بیٹھے

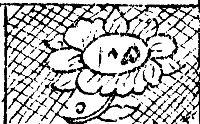
کل سرِ بزم ہو کے شلے پردہ -
پاس اغیار کے وہ جا بیٹھے

مہربانی نہ حال پُرسی ہے
تیری پاس آ کے کوئی کیا بیٹھے

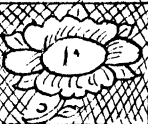
طلبِ بوسہ پر یہ ڈر ہے مجھے
اولٹی سیدہی نہ وہ سنا بیٹھے

ایک ہی جام مین ہم ای ساقی
غمِ دنیا و دین بُہلا بیٹھے ؛

ایتو دل اپنا ہوا ٹھنڈا
گرمیان کر کے دل جلا بیٹھے



آبرو عشقِ سادہ رُویان مین
مفت تم آبرو گنوا بیٹھے



زبان پہ آٹھہ پہر ذکرِ کردگار رہے
محبتِ شہِ کونین و چار یار رہے

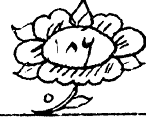
گذر چمن مین جو اوس گل کا بار بار رہے
تو باغبانکو نہ پہر خواہشِ بہار رہے

ہوئی مین جیبِ و گریبان جو صرفِ دستِ جنون
لباسِ آبلہ پائی بہی وقفِ خار رہے

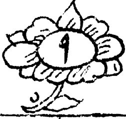
ہر ایک داغِ جگر رشکِ مہر ہے میرا
جو ماہ دیکہلے اسکو تو شرمسار رہے

الٰہی سینے مین جب تک رہی دلِ وحشی -
اسیرِ حلقۂ گیسوئی تابدار رہے -

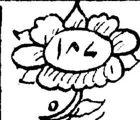
نہ سیر باغ کی خواہش رہی ذرا دل مین — فروغ چشم جو حسن رخ نگار رہے
چمک دمک یہ ہے اپنی بہت غرور اسکو — دکھا دو چہرہ کہ سورج کو یادگار رہے
گواہ رہنا مری رونی کی شب فرقت — جو تابصبح تو ای شمع برقرار رہے
لیا تو وصل کا وعدہ ہی آج اوس بت نے — عجیب لطف ہو گر بخت سازگار رہے



گناہگار ہوا ای آبرو ہزار انسان
خدا کی فضل کا لیکن امیدوار رہے



جنتری مین تار ہین جسطرح زرگر کھینچتے — بس یونہین تار رگ جان مین دلبر کھینچیے
خوش قدی کا تری سکہ جم گیا ای شاہ حسن — روبرو کیا سر ترے سرو صنوبر کھینچیے
اور جنیدی تو جو رہتا غافل ای لیلے منش — دامن صحرا ای مجنون ترے مضطر کھینچیے
عاشق فاسد ترا جاتا اگر جنت مین بھی — تیز ہو کر برگ طوبے اوسیہ خنجر کھینچیے
گر کشیدہ دل ہین ہین مجھسے تو یہ فرمائیے — لائے ہین کیون آپ مجکو اپنے گھر پر کھینچیے
ہین وہ ناشاد و حزین ای چرخ تیری کیا اکل — عرش اعظم کو ہلاتے نالے ہم گر کھینچیے
کون تھا ایسا نکرتا جو سر تسلیم خم — میان سے مقتل مین تم جس روز خنجر کھینچیے
دشنۂ مژگان ہے کافی ہی ہمارے قتل کو — دست نازک سے عبث ہین آپ خنجر کھینچیے



جب تجھی واقف ہے وہ موئی میان سے آبرو
مانی و بہزاد اوسکے شکل کیونکر کھینچتے



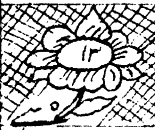
نالۂ دل میرا کچھ کچھ تو اثر کرتا ہے — گاہی گاہی جو ادھر سے ہم گذر کرتا
آئی تھی جسکی عبادت کی لئی کل سرکار — آج دنیا سے وہ بیمار سفر کرتا ہے
واقف راہ عدم خوب وہ ہو جاتا ہے — ان بتون کا جو کوئی وصف بمکر کرتا ہے

مین تو شکوہ نہین کرتا ہون جفا کا اوس تک کے
پندِ بے سود سے اے حضرتِ ناصح مطلب
سبزۂ خط کا ترے دہیان نہین زہر سی کم

نالی دل کرتا ہے فریاد جگر کرتا ہے
جو کوئی دیتا ہے دل اپنا ضرر کرتا ہے
پر زہری کرتا ہے یہ دل ٹکڑی جگر کرتا ہے

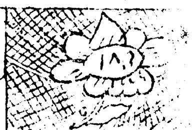


آبرو صدمۂ فرقت سے کہان تک روئے
روز طوفان بپا دیدۂ تر کرتا ہے

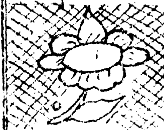


گہٹا ابر بہاری جب ہمارے دیدۂ تر سے
لگا بھی دو کہ پہر زندہ قتیل ناز ہو جائے
تمہاری آتشین رخسار کے ہین دیکھنے والے
صفِ مژگان سے کی الفت عبث تونی دلِ نادان
سمندر کو گہٹا یا چشم دریا بار نے اپنے
بھار آئی پڑا اوپہن مین پہر اپنا دلِ وحشی
نصیب اپنے کھلے چہڑکی جبین پر پر افشان
خیالِ چشم میگون حضرتِ دل یاد ابرو مین
پہنے وہ کسطرح نالے دلِ پر داغ عاشق کے
بتِ بے دین کو دل دیتی ہین نادانی ذرا دیکھو
بڑے نالون سے دلپر چوٹ پڑتی ہے حسینونکی
نہا انگہہ کا اوس ترک کی یاد آگیا او دم

تو بجلی کب تڑپ سکتے ہے زائد قلب مضطر سے
عبث صرفہ ہے تمکو ای مسیحا ایک ٹہوکر سے
ہمین کیا خاک ڈر ہو آفتاب روز محشر سے
بچا ہے آج تک کوئی نہے ان ترکونکی لشکر سے
جو کچھ ہے ابر کو دعوے تو آگر سامنی بر سے
کسی گیسو کا سودا ہو گیا سر مین نئی سر سے
چمک اوٹھا ستارا آفتاب ذرہ پرور سے
چلے میخانے کی جانب پہرے الله کی گہر سے
دیا جاتا ہے جو گل پیرہن پہولونکے زیور سے
لڑا دیتی ہین ناحق بہی ہم شیشے کو پتہر سے
اوڑاتا ہون نشانی بیٹھتا اس تیر کے پر سے
نکل کر مجکو خنجر نے جو گہورا چشم جوہر سے



خیالِ آبرو ریزی کسی اوسنی قتل کر ڈالا
کہا ای آبرو [illegible] ہمکو آب خنجر سے



دیکھہ ادہر بہی خود نمائے ہوچکی
بیمروت بیوفائے ہوچکی

ان بتونکی گر یہی ہے تاک جہانک
حضرت دل پارسائی ہوچکی

گر یہی وہ آہی نہ آی زور سے
اپنی قسمت آزمائی ہوچکی

دل شکستہ کا نہین ممکن علاج
کارگریان مومیائی ہوچکی

سر جھکاتی ہین ہمیش اہل زر
ان بتونکی بس خدائی ہوچکی

تیغ ابرو سی اگر دل بچ گیا
تیر مژگان سے رہائی ہوچکی

اوسکا اثبات دہن ممکن نہین
فکر سے عقدہ کشائی ہوچکی

صبح ہونے کو ہے کہنا مان لو
جان جان بس ہاتہہ پائی ہوچکی

دل ہے پہر رنج و الم کی سامنے
ان سی اب عہدہ برائے ہوچکی

اب وہ اکثر کہاتی ہین اسکی قسم
جان بہی اپنی پرائے ہوچکی

آبرو اسمین نہین ہے کچہہ کلام
ختم او نیر بیوفائی ہوچکے

در صنعت ذو بحرین

زلف شبگون وہ دکہاتی ہین مجہی
دیکھو دیوانہ بناتی ہین مجھے

مجہسے سبب بہر وہ مروت ہی نہین
پہر وہ کیون آنکہین دکہاتی ہین مجھے

ہوش آجاتی ابہی کیا ہی عجب
زلف کی بو وہ سنگہاتی ہین مجھے

بات بہی ہی کوئی ای غنچہ دہن
آپ کیون باتین ستاتی ہین مجھی

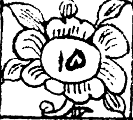
عاشق تیر مژہ دل ہی مرا
چٹکیون مین وہ اوڑاتی ہین مجھے

کیون نہ جلجائین حسد سے یہہ عدو
شعلہ رخ وہ دکہاتی ہین مجھے

نالۂ شب کا یہ اید ل ہے اثر | صبح سے وہ جو بلاتے ہین مجھے



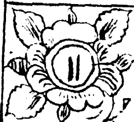
آبرو شب کو وہ گیسو کے خیال
سانپ بن بن کی ڈراتے ہین مجھے



ناپسند اونکو مِری حجابی ہے | دلِ بیتاب کی خرابی ہے
مجھسے بہتر مری کدورت ہے | جسکے اوس دل مین باریابی ہے
کیون نہ دریا بہاؤن انکھونسی | پہنی جوڑا وہ شوخ آبی ہے
کوئی گاہک جہان بہر مین نہین | دلِ عاشق کی کیا خرابی ہے
میری لاکھون سوال کو کافی | ایک اوس بت کی لاجوابی ہے
مہروش تیرا بوسۂ لبِ سرخ | ہمکو گلقندِ آفتابی ہے
اک جہان تشنۂ شہادت ہی | تیغ قاتل کی یہ خوش آبی ہے
فاش ہو کیون نہ پردۂ الفت | اونکو منظور بیحجابی ہے
تارے گنتا ہی شام ستی تا صبح | تیرا مشتاق بہی حسابی ہے
دلِ ناداں وہانپہ آیا ہے | نہین جسجا پہ باریابی ہے
دل کا پوچھو نہ مجھسے کچھ احوال | یہی تو باعث خرابی ہے
مژدہ ای میکشو بہار آئی | فصلِ سرما بہی اب گلابی ہے
جلوۂ دخترِ رز جو ہی اسمین | جام ہر ایک آفتابی ہے
شاخِ گل یون ہوا سی ہلتی ہے | جھومتا جسطرح شرابی ہے



آبرو دل نہین ہے پہلو مین
تپ فرقت کی آگ دابی ہے



یون کیا تیغ نظر نی تری یہ دل ٹکڑے
ایسی محرم کی بہی کرتا نہین قاتل ٹکڑے

نہ ہو دست جنون ایک گھڑی تک باقی
طوق کیطرح سی اڑ جائے سلاسل ٹکڑے

تیغ ابرو جو تری اپکو اوبچا کہینچے
ڈہال خورشید کی ہو اسی مہ کامل ٹکڑی

چاک داما ن مجنون کا اثر جب جانین
کردی لیلی بہی اگر پردۂ محمل ٹکڑی

ماہ نو گہٹ کی ہے جب ناخن پا سی اونکی
تیغ ابرو سی نکیون ہو مہ کامل ٹکڑی

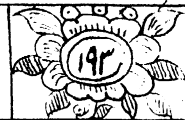
پہر گیا گہر سے میرے آکے وہ بحر خوبی
ہو گئی کشتی مقصد لب ساحل ٹکڑی

تو وہ یوسف ہے کہ دیکہین جو حسین ہاتہ تری
تیغ غیرت سے کرین اپنی انامل ٹکڑی

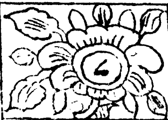
تیغ ابرو نے تمہاری یہ دکھائی تاثیر
کہ نظر پڑتی ہے انکہون کی ہوئی تل ٹکڑی

ای پری عشق یہ فرہاد کے پتہر پڑ جائین
تیری دیوانے کرین سر سے اگر سل ٹکڑی

تیغ ابرو سی اشاری نہون اغیار کی سمت
جان جان سینی مین ہوتا ہے مرا دل ٹکڑی



خوب چسپان کئی ای آبرو الفاظ بہم
جوڑنا ورنہ نہین انسان کو مشکل ٹکڑی



فرمائش اونکی سمت سی آئی ہے ہار کے
تقدیر چمکی اپنے دل داغدار کی

سنتا ہوں چار سو ہے گلستان مین آج کل
رخصت قریب آئی عروس بہار کی

بعد فنا بہی دہیان ہے رخسار کا تری
کیا احتیاج ہمکو ہے شمع مزار کی

تنتی تو ابروؤنکی اشارے مین جان جان
برش دکھائی آج مجھے ذوالفقار کی

عاشق کے دل سے پوچھئے صدمہ فراق کا
مینوش جانتا ہی اذیت خمار کی

جاتا ہے سیر باغ کو وہ گلعذار رو نہ
کیا ہے ہوا پسند ہی ہے نسیم بہار کی



انکہون مین کالی چار پہر ہمنے ابرو



اللہ رے بیقراری شب انتظار کی

جان لیگی ہجر مین یاد ابروی خمدار کی
فرط غم سے سانس ہر اک باڑھ ہی تلوار کی

ہی کٹاری ہجر مین ہر ایک مجکو برگ گل
کوچۂ شمشیر ہے ہر اک روش گلزار کی

از سر نو شوق اونہین نظارہ بازی کا ہوا
لڑ گئی تقدیر پھر کچھ روزن دیوار کی

نوح کی طوفان کو چشم تر نے قطرہ کردیا
آبرو پل مین گھٹا دی ابر دریا بار کی

جاؤن کیونکر دشت مین ہو چاک دامن کسطرح
زور بازو مین نہ طاقت پاؤن مین رفتار کی

بہر تسکین کسلئی دیکھون نہ مہر و ماہ کو
پہرتے ہی آنکھونکی اندر شکل روی یار کی

شور محشر کو سمجھتے کچھ نہین وحشی تری
وہ صدا کانونمین ہے زنجیر کے جھنکار کی

عشق ابرو مین ہوا دل خاک جلکر آبرو
سچ کہا ہے آنچ ہوتی ہے بری تلوار کی

جان و دل سے ایک عالم عاشق جانانہ تھی
محو رخ کوئی ہے کوئی زلف کا دیوانہ ہے

آ گیا ہے دلمین اسدم کسکی شوخی کا خیال
آمد و رفت نفس سینہ مین بیتابانہ ہے

کون مست ناز میخانہ مین آتا ہے کہ آج
شوق سے مانند چشم منتظر پیمانہ ہے

تختہ تابوت کو اے دل سمجھ تخت روان
کہتے ہین جسکو کفن وہ خلعت شاہانہ ہے

دلمین اوس رخ کا تصور ہے کبھی سودای زلف
یہ مکان آباد ہے گاہی گہی ویرانہ ہے

ہی لباس بی مثالی قطع تیرے ذات پر
تجھسا عالم مین حسین پیدا ہوا ہوگا نہ ہے

شکل آئینہ نکیون ہوش و خرد یان دنگ ہون
آرسی تسی لڑاتی آنکھ گستاخانہ ہے

مسجدونمین آبرو روشن کرو گھی کے چراغ
دلسی تمپر آجکل وہ شمع و پروانہ ہے

وقتِ خرامِ ناز بہی وہ چال چل گئے | دل عاشقونکے سیکڑون تلوون سے مل گئے

سب اپنی نالہای دلی بی محل گئے | پنکہا دلِ عدو پہ صد افسوس جہل گئے

مُنہ سے ترے سُنے یہ سخنہای تلخ غیر | ہم گہونٹ زہر کی تری خاطر نگل گئے

کُشتہ جو سرد مہری کا اونکے نہین تہا بتان | پہر آگ کیون کفن مین وہ کافور مل گئے۔

جو رازہای عشق مرے دل مین تہے نہان | بُن بُن کی نالی ہجر مین منہ سے نکل گئی

صبر و شکیب و تاب و توان ولیں اب نہین | اوس جانِ جان کی جاتی ہے وہ بہی نکل گئی

غالب بلا بلا یہ ہے دیکہو تو جانِ جان | گیسو تمہاری موی کمر سی نکل گئی

بیکار پہوٹ پہوٹ کی رُوتی ہین آبلی | انکہونکی سوئیان تہی جو کانٹی نکل گئی

رُعبِ جمالِ یار سی پکڑی وہین قدم | دربان کی انکہ ہم جو بچا کر نکل گئی

نرگس کو تمنی انکہ دکہائی اگر نہین | پہر کیونکر اس مریض کی تیور بدل گئی

سودای زلف مین نہین ہوش و خرد بجا | سر پہ بلا پڑی تو یہ حضرت بہی ٹل گئی

اللہ ری زور و شورِ جنون وقتِ قتل بہی | فوّاری مری خون کی ہاتہون اوچہل گئی

پوشیدہ گیسوؤن مین نہین خالِ ہای رُخ | گویا کہ بچہو ڈنکو ہین اژدر نگل گئے

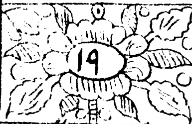
لیتی نہین جو ہاتہ سی میری وہ جام می | ثابت ہوا حسود کوئی جوڑ چل گئے

آیا وہ رشکِ باغ جو گلگشت کی لئی | پہولون کی رنگ اوڑ گئی نقشی بدل گئی

بکہری جو زلف چہوٹ گیا شانہ ہاتہ سی | غصّی کی ماری یار کے تیور بدل گئی



اور آبرو بدل کی کہو قافیہ غزل
اشعار یہ تو طبع کی سانچی مین ڈہل گئے



وہ رقص مین لچک جو کمر کے دکہا گئے | عاشق کو راہ ملکِ عدم کی بتا گئے

وہ ایکدم مین دلکی لگی کو بجھا گئے
زخموکی منہ مین تیغ کا پانی چوا گئے

بھولی خیالِ زلف تو اوس خط کی یاد ہے
ہم بچ گئی جو سانپ سے تو زہر کھا گئے

آہون سے ہجرِ یار مین دل سرد ہوگیا
جھونکی ہوا کے شمع کو آخر بجھا گئے

جھیلے دل و جگر نے مرے یار کی ستم
یہ ذرّہ کی آفتاب سے آنکھین لڑا گئے

اغیار پر رہی کرم و لطف کی نگاہ
جب میرا سامنا ہوا تیوری چڑا گئے

اللہ رہی اِن بتونکی تلوّن مزاجیان
آخر بڑہا کے ربط یہ ہمسے گھٹا گئے

اپنے ہی دل نے ڈالا ہمین اضطراب مین
اپنی ہی نالی ہوش ہماری اوڑا گئے

وہ لیگئے شکیب مرے دلکو توڑ کر
لو ایک اینٹ کے لئے مسجد کو ڈہا گئے

افسون و سحر بھر گئے چتون مین یار کے
بن بن کے شوخی چال مین فتنے سما گئے

اک نالی کا اثر ہوا دل مین یار کے
صد حیف اپنی تیر سراسر خطا گئے

دی جان تیغ ابروی قاتل پہ عم بہ
ہم وہ جبری ہین آپ سے پیشِ قضا گئے

اوس شعلہ رو کا دہیان جو گلشن مین آگیا
جھونکی نسیم کے مرے دلکو جلا گئے

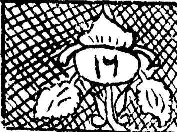
کٹتے ہیں سمجھکے مجکو کسی سحر حسن کا
نزہت پہ لگی ابر کی آنسو بہا گئے

دیتی ہین شورِ رعد سے کانون مین اونگلیان
نالی ہمارے ہوش یہ اونکی اوڑا گئے

بیٹھو ستم جو اوٹھی تو دل بیٹھ سا گیا
غمزے تمہارے ہوش ہمارے اوڑا گئے

لکھے ہے یار کے گلِ رخسار کی صفت
بزمِ سخن مین رنگ ہم اپنا جما گئے

اصغر [illegible]
چھیڑا او تارنے کو مرا منہ چھوا گئے



پھرتے ہے چشم یار کی دیکھو تو آبرو
کیا کیا نہ پلٹی مجکو مقدّر دکھا گئے



ہے شبِ وصلت مین روشن دلنشی بڑہکر چاندنی
عکس تیری رخ کا پڑ جائے جو ای رشکِ قمر

ای شہِ خوبی ہے تو غیرت دہ شمس و قمر
چودہوین شب رہتی ہے تا صبح اونکی بام پر

پاس رسوائے سے ای دل وہ شبِ مہ مین نہ آئی
بہ جہت یہ گر بارہ دری کی شب کو وہ مہرو چڑہے

چار دن کی چاندنی ہے پہر اندہیرا پاک ہے
آجکی شب جلوہ فرما ہے یہان وہ رشکِ ماہ

چودہوین شب ہے مہ ریحان چاندنی کی ہی بہار [۱۴]
خاک بہیری مین ہو داغ مہر کی اپنی نمود

ون شبِ مہتاب مین رکہو نہ اٹہلا کر قدم
ماہ رویونکی گئی الفت نہ بعد مرگ بہی

جب سے پہلو مین نہین ہے وہ بتِ رشکِ قمر
خاک کوئی یار ہے میرا بچہونا اوڑہنا

چاند سا منہ شب کو تیرا دیکہکر ای رشکِ مہر

کیون نہ چمکی ہے مری طالع کا اختر چاندنی
چاندنی کی پہول سے پیدا ہو یکسر چاندنی

روبرو تیرے ہے مثلِ گردِ لشکر چاندنی
لوٹتی ہے کیا مری اوپر سے اوپر چاندنی

محو مین اور آئینہ مین ہوی سدِّ سکندر چاندنی
نورِ رخ کو دیکھکر ہو جائے ششدر چاندنی

پاؤن کیا پہیلا ئیگی چادر سی باہر چاندنی
ہی اندہیرے گھر مین دشمن کی مہر گھر چاندنی

تم بہی بیٹہو آج کوٹہی پر بچہا کر چاندنی
چاند سے ظاہر نہین ہوتی ہے داغ پر چاندنی

خاک مین ملجائیگی ای ماہ پیکر چاندنی
بنگئے از خود مرے مرقد کی بادر چاندنی

میرے ہی نظرون مین ہے ای دل خاکِ تیرہ چاندنی
مجھسے عریان تن کو ہے بیکار چادر چاندنی

ٹکٹکی باندہے ہے گہ مثلِ چشمِ اختر چاندنی

یاد آیا تی شب مین جو وہ زلفِ سیاہ
آبرو کالی گہٹا نے بہی یکسر چاندنی

کیا جلاتی ہی دلِ عاشق نکل کر چاندنی
کیون نہ ہوش کہائے ڈر جاین شبِ مہتاب مین

نارِ دوزخ سے ہے شبِ فرقت سے بدتر چاندنی
دیتی ہی بہر بہر کی جب مہ آتش تر چاندنی

پھٹ گئی مہتاب کی منہ پر ہوائی آہ سے
روشنی داغ دل سے ہے مکدر چاندنی

چاند گل بختی ہی ای مہروش تو کیا عجب
اور بن جائی تری بستر کی چادر چاندنی

گر سرک جائے کسی شب تیری عارض سی نقاب
شعلہ رو کا نور ہو سیماب بنکر چاندنی

تا نہ پہنچی کوئی اوس مہ کو نگاہِ مہر سے
بنگئی پھر حفاظت پردۂ در چاندنی

ہجر کے شب یہ جو نکلی دل پہ آفت آگئے
ہوگئی حق مین ہماری صبحِ محشر چاندنی

نورِ عارض پر تری اسکا پھڑک جاتا ہے دم
بنتی ہے ای ماہوش لوٹن کبوتر چاندنی

آپ سے پامال ہوتی ہے یہ ہنگامِ خرام
پاون پڑتی ہے ترے ہر ہر قدم پر چاندنی

ہجر کی شب مین دلاکر اوس رخِ روشن کی یاد
زیست کرتی ہی ہماری روز دوبھر چاندنی

دھیان ہے اسدم مجھے کس چاند سے رخسار کا
نور جو آنکھون مین ہے اور دل کی اندر چاندنی

ہجرِ بت مین ناتوان وہ ہون کہ میری جسم پر
سنگ ہوتے ہے اندھیری سنگِ مرمر چاندنی

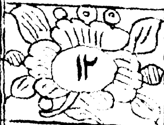
آنکھ اوٹھاکر بھی نہ دیکھو نگا شبِ فرقت اجی
ماہ اپنے سر پہ لیجائی اوٹھا کر چاندنی

گھر مرے آئی کبھی شبکو جو وہ رشکِ قمر
صحن مین لاکر بچھائے اپنا بستر چاندنی

ہے سیہ بختی سے ایسا تیرہ و تار اپنا گھر
خوف سے آتے نہین ہے جسکی اندر چاندنی



ہی شبِ مہتاب بر مین ہے وہ رشکِ ماہتاب
ابرو یہان سے وہان تک ہے برابر چاندنی



خورشید جبین سے ترے ہمسر تو نہین ہے
مہ اس رخِ روشن سے منور تو نہین ہے

ہی صور نکر شور زیادہ کہ او ٹھین گے
دن حشر کا ہے یار کی ٹھوکر تو نہین ہے

ہے چاہ جو ہر ایک مسلمان کو اوسکی
وہ چاہِ ذقن چشمۂ کوثر تو نہین ہے

حسن اپنا دکھاتا جو پھرے سارے جہان مین
خورشید سا ہر جائی وہ دلبر تو نہین ہے

کیون اگ ہوئے ہاتہہ لگانی سی پریرو — میرا سر انگشت پہ کچہہ اخگر تو نہین ہے

ہم دیکھین گے گو آتر کرو تم درم تزئین — آئینہ ہے کچہہ سدّ سکندر تو نہین ہے

کیون وحی مین پیغام زبانی کو سمجہہ لن — کچہہ قاصد دلدار پیمبر تو نہین ہے

مایوس نکر وصل سے اوس بت کی ہمین — کچہہ ہاتہہ ترے سر امُقدّر تو نہین ہے

کیون کوچہ و بازار مین ہے شہرۂ یوسف — صورت مین وہ کچہہ آپ سے بڑہکر تو نہین ہے

قاصد ہے بشر آئیگا وہ آن ہی آتی — اوڑکر جو پہنچ جاے کبوتر تو نہین ہے

فرماتے ہین کچہہ حضرت ناصح کی نہین شکل — پہ ربس مین ہمارا دل مضطر تو نہین ہے



اسی آبرو کہتے ہین جسے لوگ ثریا
سر کا یہ کسی ماہ کی جہومر تو نہین ہے



وہ ہولی کہیلنی مین ہی ستم ایجاد کرتا ہے — کہ خون عاشق کا پچکاری مین بہی رنگ بہرتا ہے

جو ٹہنڈی گرمیان وہ آتشین رخسار کرتا ہے — تو کیا کیا دل مرا اسلینے مین آہین سرد بہرتا ہے

ترش روئی سی جاتا ہے کوئی جوش الفت مئی — یہ وہ نشہ نہین ہے جو کہٹائی سی اوترتا ہے

لب شیرین کا بوسہ دیدیا اوس بت نی بانگی — شکر خوری کا مُنہ سچ ہے خدا شکر سی بہرتا ہے

بپہرا اک طرف ترک فلک کے ہوش اوڑتے ہین — وہ سبزہ رنگ غصی سی جب آنکہین لال کرتا ہے

تمہاری جہوٹی وعدون پر بہی جیتے ہین تسکین لیتے ہین — تمہاری خالی باتون سی بہی یہ دل اپنا بہرتا ہے

گلے کو کاٹ لینا یاد ابرو مین ہی کیا مشکل — جو سر پہ کہیل جاتا ہے وہ یہ بہی کر گزرتا ہے

عبث جراح کو فکر ہے علاج زخم دل کی ہین — کہین مرہم سی اوس تیغ زبان کا زخم بہرتا ہے

تصور جبکہ آتا ہے لب و دندان جانان کا — لہو پانی دل بیتاب اپنا ایک کرتا ہے

نہ کیونکر خاکساران محبت اشک پی جائین — نشیب اکثر جہان ہوتا ہے پانی وان ہی مرتا ہے

نہین آتی ہین بہم ہچکیان بوجہہ فرقت مین
کبھی تیوری چڑہاتا ہے سناتا ہی کبھی تین
برنگِ بلبلِ تصویر جنبش کر نہین سکتے
ذرا رنگِ اثر دیکھو مہک جاتا ہی خوشبوسی
خدنگِ نازِ قاتل جالنے کیونکر نہو پیارا
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا
ببوئی نافہٗ کاخر صبا زان طرّہ بکشاید
مرا در منزلِ جانان چہ امن و عیش چون ہردم
ہمہ کارم ز خودکامی بہ بدنامی کشید آخر
شبِ تاریک و بیم موج و گردابی چنین ہائل
بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی
پشیمانی چہ سود آخر چو در اوّل خطا کردی
ز عشقِ ناتمام ما جمالِ یار مستغنی ست

فرشتہ موت کا شاید کہ ہمکو یاد کرتا ہے
نہین دم بہر بھی اوس سفّاک کا غصہ اوترتا ہے
فراقِ گلرخان مین اپنا یہ نقشہ گذرتا ہے
جو وہ رشکِ چمن کاغذ کا کوئی گل کترتا ہے
جگر کو توڑ کر یہ گھر دلِ عاشق مین کرتا ہے
چمن مین ابر پانی سے کٹورا گل کا بہرتا ہے
تو کیا کیا باغ مین سنبل اولجھتا ہی بکھرتا ہے
رقیب روسیہ آ آ کی اوسکی کان بہرتا ہے
ہوا جسکے لئے بدنام وہی نام دہرتا ہے
مگر کچھہ غم نہین وہ دم مین بیڑا پار کرتا ہے
برا کہتا ہی کیا اک تو زمانہ نام دہرتا ہے
عبث اے دل اولجھکر زلف مین فریاد کرتا ہے
عبث وصاف اوسکے حسن کی تعریف کرتا ہے



بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
سجادہ در پردہ حافظ ابرو ارشاد کرتا ہے



مدارِ گردشِ دوران تمہارا دورِ داماں ہے
دلِ شوریدہ مین عشقِ رخ و گیسوئی پیچان ہے
نہ جیب و آستین باقی نہ ثابت تارِ داماں ہے
چلو اے میکشو ہر سمت جوشِ ابرِ باران ہے

ظہورِ فتنۂ عالم تمہاری چشمِ فتان ہے
برنگِ نکہتِ گل جو دماغ اپنا پریشان ہے
جنونِ وحشی سے تیری کس لئے دست و گریبان ہے
اُمنگون پہ بہارِ سبزہ و صحنِ گلستان ہے

وہان فرطِ نزاکت سے جو تن پر بارِ داماں ہے
ہوئی جاروب کش آگر پری وبعدِ مُردن ہے

فدا روز ازل سے ہین تمہاری زلفِ شبگون پر
ہوئی مدت مگر پورا نہین ہوتا نہین ہوتا

نمک پاشی نہین کرتا جو قاتل میری زخمون پر
خیالِ خام سی کچی گھڑی کی چڑھ گئی زاہد

رہون ساکت نکیونکر ڈالی تصویر کی صورت
دلیلِ سرخروئی زردی رخسارِ عاشق ہے

کسیکا خونِ ناحق ہے حنا سمجھے ہو تم جسکو
چلو بس ہوچکی گرمی تماشا دیکھہ لو اگر

نہین کم تابِ ماہ داغِ الفت دستِ وحشت سے
دل و جان لوٹتا ہین ازبسکہ تیری جامہ زیبی پر

بہفتاد و دو ملت گردش چشم تو می سازد
چو شمع از کشتنِ ما دامنی رنگین نمی گردد

ببزم می پرستان سرکشی بر طاق نہ زاہد
برنگ غنچہ ام جز بوی او در دل نمی گنجد

حیاتِ جاودان خواہی بصحرائی فنا رو کن
حدیث از مطرب می گو و رازِ دہر کمتر جو

گریبان میدرد اشکم قیامت می کند آہم
یہان زورِ جنون سی طوق ہمشکل گریبان ہے

شہیدِ ناز کی تربت ہے یا گورِ سلیمان ہے
ہمین اتول ہے سے صبحِ وطن شامِ غریبان ہے

تمہارا وعدہ بہی شاید کہ میری دلکا ارمان ہے
عدو کی شورِ بختی سے بہرا شاید نمکدان ہے

زمانی بہر مین گو مشہور تو یکتا مسلمان ہے
بشکلِ آئینہ پیش نظر وہ روئی خندان ہے

شکستِ رنگ ہی گویا کہ اک فتح نمایان ہے
جسے کہتے ہو آئینہ کسیکے چشمِ حیران ہے

دلِ پُر داغ میرا غیرتِ سروِ چراغان ہے
کہ پہنچا تا بدامن چاک ہو کر پان گریبان ہے

ہلالِ عیدِ قربان انکو شمشیر گریبان ہے
جسے کہتی ہین دورِ چرخ تیرا دورِ داماں ہے

مگر آبِ دمِ تیغِ بتان خونِ شہیدان ہے
عبث اس گنبدِ دستار پر تو اپنی نازان ہے

بغیر اوس گل کی صحنِ باغ مجکو کنجِ زندان ہے
کہ تشنہ لب مین جسکے خضر یہ وہ آبِ حیوان ہے

چمن سرسبز ہین ہر سمت جوشِ ابرِ باران ہے
مگر بحرِ تعشق بہی غضب آفت کا طوفان ہے

اگر زر در کلبۂ تارم بتابد روز روشن را
جدائی از تو آسان ہے پیوستن ہے تو مشکل
ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن

ہوا جب سے مجھے سودائے زلف عنبر افشان ہے
جدا ہوکر عدو تجھ سے محبت ملنی کا خواہان ہے
اوسیکا نور ہر تن مین بشکل روح پنہان ہے

۲۰۳ غبار خاطر دانا ست اظہار سخن کردن
بیان راز دل اے آبرو بس کار نادان ہے ۱۴

پردہ یا شاہ عرب رخ سے اوٹھاتی جاتی
یا ہنی طالع خفتہ کو جگاتے جاتے
آپ ہین ہادی کل آپ ہین دین کے رہبر
دیتی ہین دلمین جگہ عشق رخ احمد کو
آستان پر تیرے سر دہرتی ہین ہر کش آکی
بادشاہی جہان کی نہین رکہتی پروا
چہوڑکر کاکل شبرنگ رخ روشن پر
عشق احمد سے دل و جان و جگر ہین پرنور
کہتے جاتے ہین وہ بال آنکہون کیونکر والے
جہہ پاک کی الفت نے بنایا وحشی
ہوتی جاتی ہین پہ انوار مرے آنکہ کی تل
پہنچین گے کعبۂ مقصود کو نہ وہ جو کہ الگ
ان دونون لکہتے ہین ہم مہر غوث کی صفت

دولت حسن خدا داد لٹاتے جاتے
خواب ہی مین مجھے دیدار دکہاتے جاتے
ہو نہین گمراہ مجھے راہ بتاتے جاتے
ہم بہی اس اوجڑی نگر کو ہین بساتی جاتے
دریہ مغرور ہین گردن کو جہکاتی جاتے
در دولت پہ ہین جو لوگ کہ آتی جاتے
ابر کی قدر ذرا آپ گہٹاتے جاتے
پہلوی مہر ہین یہ ذری دباتے جاتے
دام الفت مین ہین ہم دلکو پہنساتے جاتے
دامن دشت کی نسبرتری ہین اوڑاتی جاتے
شکل مردم ہین وہ آنکہون مین سماتے جاتے
اپنی ہر پڑا انیٹ کی مسجد ہین بناتی جاتے
کشور نعت مین سکہ ہین ٹہاتی جاتے

کعبۃ اللہ کہو کہتے تہے کہ کل جائین گے

آبرو رکہی تو آج بہی جالے جاتے

اشعار نعتیہ

محمد تاجدارِ دو جہان ہے
محمد زینتِ کون و مکان ہے

محمد باعثِ تخلیقِ آدم
محمد ہر امر کن فکان ہے

محمد رازدارِ خالقِ کُل
محمد فخرِ جملہ انس و جان ہے

محمد مہبطِ جبریلِ اکرم
محمد سرورِ قدوسیان ہے

محمد ہے گلِ گلزارِ وحدت
محمد سروِ باغِ لامکان ہے

محمد ہے حبیبِ خاصِ داور
محمد فی الحقیقت جانِ جان ہے

عزا ای آبرو حامی وہی ہے
کہ جو سالارِ عیسل مُرسلان ہے

نہ مانو عدو گو کہ رنجِ دلی ہے
خوشی ہے مرے جسمین اونکی خوشی ہے

طبیعت کی آئی سے جان پر بنی ہے
کسیکا ہی رونا کسیکی ہنسی ہے

لبِ آہی جو دلمین اوسی سے ہے مطلب
ہمین کیا غرض یون تو خلقت بسی ہے

زبان کو نہ کہلواکی پردہ اوٹھاو
یہ کہتا ہون وہ بات منہ پر دہری ہے

کرین حالِ اظہار پہر کس طرح سے
وہان عرضِ مطلب سخن پر دری ہے

ابہی حضرتِ عشق تم تو ہو مرشد
تمہین دور ہی سے میرے بندگی ہے

نہین دیکھتے ہین نگہ بہر کے مجھکو
نظر کو بہی اونکی نظر ہو گئی ہے

اجتناب سے نفرت ہے تیز ونسے رغبت
بتاؤ تو کیونکہ یہ کیا منصفی ہے

ہوا منتون سے نہ راضی ستمگر
نہین بات بگڑی ہوئی بہی بنی ہے

غرض مُدعا چھیڑنے سے عدو کے
ہی نسیان سے آکودہ انسان بطرسہ

سمجھتے ہین ہم خوب جو دل لگے ہے
خطا کیون نہ سرزد ہو پھر آدمی ہے

۲۰۶

نہین آبرو لی سبب لب پہ نالے
طبیعت کہین ایکی آگئے ہے

۱۱

کیون ملی پر آرزو سے نوک مژگان دور رہے
پاس تک آنے نہین دیتا ہی ملنا درکنار
کسطرح آئین گی میرے پاس وہ ای نامہ بر
ہو مبدا سر چند پیدا کے سے آو لی کو ہی فیض
بھول جاتا ہے ہما را وہ ای مہربان
کب قرین فہم ہوسکتا ہے قول مدعی
جانفشانی کا صلہ الزام ہے یکو بلا
قتل کیا پاس عدو سے وہ مجھے فرمائینگے
دل فدائی رخ ہے شیدائی خم گیسو نہین
وہ چلی ہے آئین گی مندسی میرے گھر تاشتہ

آبلی سے کھینچیے خار مغیلان دور رہے
آنکھ سے ہو کے کچھ اونکا دربان دور رہے
اس عبارت سے تو اونکی خط کا عنوان دور رہے
دیکھ لو ذرہ سے خورشید درخشان دور رہے
یاد دشمن کی لئی تو دل سے نسیان دور رہے
کھائی جو رخ کی قسم کب اوس سے قرآن دور رہے
آپ سے تو مشفق من پاس احسان دور رہے
دور سے ہو نا ہو اس مشکل کا آسان دور رہے
جبل سازی سے تو یہ مرد مسلمان دور رہے
تو کہی جانا یہی ادلسی کہ ہان ہان دور رہے

۳۷

شعر جو کہیو پاس ہو جوہ ہی سناؤ آبرو
یہ تو بتا آپکا اسوقت دیوان دور ہے

۶

تیرا جو ہی ہے جوانی میری
دل کو کیا جان بھی دیدون تجکو
گو بغل لسی کبھی سنی تیرا

تیرا شہرہ ہے کہانی میری
نہین الفت ہے زبانی میری
ای صنم رام کہانی میری

چشم دشمن مین بھی آنسو بھر آئی — دیکھکر اشک فشانی میری
کیون شب وصل نہون شادی مرگ — موت ہے دشمن جانی میری

۳۰۸ — ۹

آبرو عشق بت کم سن مین
مٹ گئے ہائے جوانی میری

جب نظر برق طپان آتا ہے — یاد شوخی بتان آتی ہے
دل چرائی کو وہ دزدیدہ نظر — پردہ پردی مین نہان آتی ہے
آمد شیب ہے جاتا ہے شباب — لوٹنی باغ خزان آتی ہے
چونک پڑتا ہے وہ کافر جو صدم — کان مین صوت اذان آتی ہے
توبہ توبہ کی صدا سب سے ہے — تا در پیر مغان آتی ہے
گل کھلانے ہی صبا گلشن مین — خاک اوڑانی کو یہان آتی ہے
منہ کو آتا ہے کلیجہ میرا — دل سے لب تک جو فغان آتی ہے
لک شطا ہے طبیعت میری — ایسے ویسی پہ کہان آتی ہے

آبرو وعدہ وصلت پہ مگر
اک نہین یار کو ہان آتی ہے

مسدس دربیان ولادت باسعادت

آج آمد حبیب خدائی غفور ہے — ہر نخل باغ دہر بنا نخل طور ہے
جوشش بہار عشرت و عیش و سرور ہے — گلزار سی جہان کی خزان دور دور ہے
کیا نور احمدی کا چمن مین ظہور ہے

ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

یہ دن ہے روز مولد محبوب دو جہان
ساماں خرمی ہے بہم زیر آسمان
ہر برگ گل ہے مدحت والا میں تر زبان
یہ کہہ رہی ہے باغ میں سوسن کو باغبان

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

جب تک کہ نور دیدۂ مضطر میں نہ تھا
آنکھیں ہوئیں نہ شکل حقیقت سے آشنا
بینائی جبکہ خالق مطلق نے کی عطا
اوس وقت دیکھ بھال کی بیساختہ کہا

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

جب ایسی شی جہان میں نہ آئی کوئی نظر
جس سے کہ شان نور نبی ہو نہ جلوہ گر
اول بغور دیکھکے ہر شاخ و برگ و بر
آخر یہی کہا دل دانا نے سوچ کر

کیا شان احمدیؐ کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

تھا پیشتر زمین نہ عالم ہستی کا کچھ نشان
جیسا کہ اب ہے ایسا نہ آباد تھا جہان
اونسے ہے باغ باغ ہوا گلشن جنان
کہتے ہزار ہی ہے یہ سوسن بصد زبان

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

شاداب و سبز گلشن جنت اوسی سے ہے
ہر پھول پھل کی شوخ یہ رنگت اوسی سے ہے
غنچوں کی منھ میں نکہت بضاعت اوسی سے ہے
باغ جہان کی رونق و زینت اوسی سے ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

بلبل کی چہچہے ہین اونہین کی سبب سے ہین
سبزی کا یہ لہلہی ہی اونہین کی سبب سے ہین
کہکہو کی قہقہی بہی اونہین کے سبب سے ہین
گلزار ڈنڈہی بہی اونہین کے سبب سے ہین

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

گل اونکی رنگ رُخ کے سبب باغ باغ ہے
لالہ کا رنجِ ہجر سے دل داغ داغ ہے
غنچہ بہی قیدِ تنگدلی سے فراغ ہے
یان عندلیبِ عقل کا بہی گُل چراغ ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

کیون متصل نہ رحمتِ باری کا ہو ورود
ہر ایک سروِ باغ کی اوس قدسی ہے نمود
ہر پہول پہل کی ہے رخِ احمدؐ سے ہست و بود
کیونکر نہ قمریون کی زبانون پہ ہو درود

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

اوسنے غلام آپکا ہے موسمِ بہار
قربان لاکہہ جان سی عنادل ہین صد ہزار
قدمون پہ پہر عروسِ چمن کیون نہو نثار
طاؤس وقتِ رقص یہ کہتی ہین بار بار

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

جب تک دہن مین دخل ہی یارب زبان کا
جب تک زبان مین نطق کا جوہر ہے یا خدا

لب پر یہ آبرو کی رہنے شعر تر سدا | پھولی نہ ایک دم کو کبھے نام مصطفا

کیا شان احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

سراپای نبئ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

سر نامہ لازم ہے حمد خدا
قلم جس نے قدرت سے پیدا کیا

لکھون پھر سراپای سلطان دین
بنی جسکی خاطر مکان و مکین

یہ ہے حلیۂ سرور انبیا
بلا ریب تہے جو حبیب خدا

بزرگی سر شاہ کونین کی
دلیل اونکی سرداری مولی کی تہے

سیہ اور پیچیدہ تہے موی پاک
بناگوش تک تہے وہ گیسوی پاک

اونہین کی تو واللیل تعریف ہے
اونہین کی تو قرآن مین توصیف ہے

رخ شاہ تہا رشک شمس الضحے
عیان تہا جبین سے جلال خدا

عذار مبارک کا یہ رنگ تھا
کہ نازک کہین پہول سے ہی سوا

صباحت ملاحت مین تہا بی نظیر
وہ حسن رسول بشیر و نذیر

تہی ابروی پیوستہ رشک ہلال
اور او سین چشم حق بین ڈوری تہی لال

کبہی سرمہ دینی کی حاجت نہ تھی
سیاہی تہی بس کحل ما زاغ کے

کہیلا تہا ہر ایک موئے مژہ
سیاہی نہ اوٹہتے تہے سر گر نگہ

وہ بینی بلندی مین تہے دلفریب
کہ لیجائی عاشق سے صبر و شکیب

لکھون وصف اونکی دہن کا مین کیا
معما تہا یا سر ذات خدا

کہوں عقدۂ خاطر عاشقاں | تو ہاں مان لیگا اسی سب جہاں

ہر اک دانت تہا گوہر آبدار | تبسم وہ تہا رشک صبح بہار

صفت سین دندان کے یٰسین سے ہے | جسے شک ہو قرآن مین دیکہ لے

زنخدان وہ تہی سیب باغ جناں | وہ گردن تہی شفاف آئینہ ساں

وہ ریش مطہر تہے نور خدا | کہ دل جس سے مانوس تہا خضر کا

وہ سینہ تہا گنجینۂ معرفت | صفائی مین آئینۂ معرفت

سیہ ایک بالونکے تحریر تہے | زصدر نبی تا بناف نبی

تہی مہر رسالت کمر پہ عیاں | مگر دونو شانونکی تہی درمیاں

بہت دست و پا بہی خوش اسلوب تہے | کہ ہر اہل بینش کو مرغوب تہے

ملائم تہی قاقم سے افزون وہ ہاتہ | ہر انگشت موزون لطافت کی ساتہ

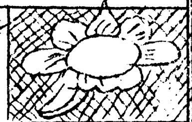
وہ پائے مقدس سدا بیکراں | رہ حق مین تہی مثل دریا رواں

سراپا وہ تہا قدرت کردگار | کہ شان خدا جس سے تہی آشکار

الٰہی بحق جناب حبیب | مجہے عشق آل نبی کر نصیب

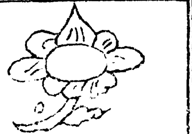
مجہے مال و دولت کی الفت نہیں | کچہ آرام و راحت کی چاہت نہیں

یہی آرزو ہے کہ روز جزا | مجہے بخشدینا سپے مصطفیٰ

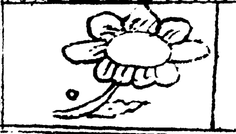


عجب کیا طفیل جناب رسول
جو اپنی دعا آیرو ہو قبول





اشعار متفرقات



تجھ سے ہمسر نہ کبھی حور کی صورت ہوگی — بد بلی ہرگز نہ تری کوچے سے جنت ہوگی

یاد آئی جو ہمین حشر مین اونکی قامت — دیکھنا اور قیامت مین قیامت ہوگی

ہون وہ عاشق کہ مجھی زمرۂ عشاق مین بھی — پیش تسبیح کی مانند امامت ہوگی

روز فردا پہ اگر وصل کا ٹھیرا اقرار — پھر تو ای جان یقین ہی کہ قیامت ہوگی

ایضاً

تازہ ہر روز دل پہ آفت ہے — یاد قامت ہے یا قیامت ہے

ہمکو قرآن سے ہوگیا ثابت — فرط عسرت دلیل عشرت ہے

مجکو یہ حال کچھ نہین کھلتا — دل سے رحمت کو کیون عداوت ہے

ایضاً

نہین ہین داغ میرے تن پہ اونکی چھلّونکی — کئی ہین عشق نے روشن چراغ کاٹھی مین

وہ سوز ہے مرے تلوونکی آبلون مین بھرا — چُبھی جو پاؤنمین پڑجائی داغ کانٹی مین

در صنعت ملمع

این درد کہ اگر چہ درمان نہ کند مرہم — کوئی مجھے ہمدرد جہان مین نہین ملتا

صبر تلخست ولیکن بر شیرین دارد — ہمکو غم کھانی سے بوسہ لب شیرین کا ملا

خاطر بدست تفرقہ دادن نہ زیرکیست — ای دل جہان مین وسوسۂ این و آن نکر

پارہ خواہد شد ازین دست گریبانی چند — کچھ مجھے پر نہین ہاتھ اپنا کیا اوسنی صاف

صد جان فدای آنکہ زبان و دلش یکیست — عاشق ہزار جان سے ہین باوفا پہ ہم

عمر آن بود کہ در غم جانان بسر شود — بی دل لگائی زیست کا کچھ بھی مزا نہین

نامردی و مردی قدمی فاصلہ دارد — میدان محبت مین ہی سب سے ہم آگی

آوازِ سگان کم بخشد رزق گدارا — بہکائین عدو لاکہہ وہ بوسی مجہی دینگے

ایضاً

بعدِ وصلت بہی وہی ہے اضطرار — درد باقی ہے مُدا وا ہو چکا
بڑہ چلے کوچۂ گیسو سی کہان حضرتِ دل — راستہ بہول گئی خضر طریقت ہوکر
الفت کہان کی ذکرِ بتان بہی ہی اب گران — ایسے دبی ہین بارِ محبت اُوٹہا کی ہم
یہ بی سبب نہین خاموش بزم رندان مین — لگا ئی کان ہے زاہد صدائی قلقل پر
خنجر کو پہیر الو تونے گلو ئی امام پر — ای شمر بین حرف سدا تیری نام پر
تیری تن سے گل کے خوشبو ہے عیان — لوٹ ہین ہو نری اسی بو باس پر
آبرو لب آئی اوس کافر کی یاد — جب نظر ڈالی گلِ عبّاس پر
نگہِ دیر دیر نے مارا — مجکو قسمت کی پہیر نے مارا
کیا سُبک رو ہی اپنا توسن عُمر — نقش تک گام کا نہین ملتا
طورِ سینا سے یا کلیم اللہ — نقشہ اوس بام کا نہین ملتا
غیر آیا ہے لیکے نامۂ شوق — بہید پیغام کا نہین ملتا
حشر کی دن بہی خاص ہی بخشش — اذن کیون عام کا نہین ملتا
رُوبرو غیر کے سناتے ہو — لطف دشنام کا نہین ملتا

ایضاً

غیر کا خط وہ مجہے یون تو دکہا دیتی ہین — مدعا جس سے عبارت ہے مٹا دیتی ہین
اپنا بہہ زور بہر طور دکہا دیتے ہین — ولولی اوٹہکی میرے دلکو بیٹہا دیتے ہین
دل و جان لیکے مجہے دیتی ہین اُلٹا الزام — آپ فرما ئی کیا لیتی ہین کیا دیتے ہین

مردمِ دیدہ ترے دید کے نظارے شوخ
غرفۂ چشم سے پردے کو اوٹھا دیتی ہین

غیب کا بھید ہے یا ہے کوئی امر موہوم
کچھ دہن کا بھی رد وہم بہنا دیتی ہین

مٹ گئے پر بھی مرے جور وہی ہین اونکی
نام لکھ لکھ کے سرِ لوح مٹا دیتی ہین

ولولہ دل مین نہ وہ ہے نہ وہ دلکا ہی جگر
صبر مرحوم کو ہم دلسے دعا دیتی ہین

نذر انداز ہے جان نازیہ قربان ہی دل
آپ اسپر بھی یہہ فرماتے ہین کیا دیتی ہین

سخنِ تلخ بھی ہے قند سے بڑھکر ہمکو
رو کھی فقرے بھی تری یار مزا دیتی ہین

سنتے پھر دلکی لگی کو نہین کسو جہ سے آپ
دل لگی کے توجگہہ کان لگا دیتے ہین

گم نگاہی کو بھی لیتی نہین سستے مولون
جنسِ دل ہم رقمِ جان سے جدا دیتی ہین

ٹھنڈی ٹھنڈی چلو گھر حضرتِ دل کیا ہوا
اپنی دامن کے تئین کب وہ ہوا دیتی ہین

آبرو باندھکے نیرنگیٔ جانان کا خیال
روز ہم دلکو نئی سیر دکھا دیتی ہین

ایضاً

کیا قہر ہے کہ تمکو تو پاسِ وفا نہو
تاکید مجھکو یہ کہ لبِ شکوہ وا نہو

پاسِ حجابِ اوگلِ رعنا ضرور ہے
پردے مین رخنہ گر مجھے ڈر ہے صبا نہو

بیٹھا رہون خموش مین خلوت مین کسطرح
ممکن نہین کہ دل مین کوئی حوصلا نہو

ایضاً

کون جیتا ہے ستمگر کا نہین اے دل مریض
سیکڑون کو کرتے ہین بیمار یہہ بیمار دو

زندگی سے تنگ ہین زلف و مژہ کی عشقباز
وار خنجر کا ہو یا پھانسی ہمین دلدار دو

ایضاً

روز ہوتا ہے یہان نیر بھی طلوع آفتاب
ہے بجا مشرق کہین گر خانۂ خمار کو

نمک ہے یہ کو زیادہ فائدہ دینا مین ہے	پہول پایا گر سپر نے بہل بلا تلوار کو

ایضاً

ستم اپنی ہستی کو کیون ستائین یہہ کچہہ کسیکے کمر نہین ہے
دفا سے ہم آنکہہ کیون چرائین یہہ کچہہ کسیکے نظر نہین ہے
جفا مین ثانی نہین تمہارا وفا مین ہمسا بشر نہین ہے
کہان نہین ہے ہمارا چرچا تمہارا شہرہ کدہر نہین ہے
ہمین تصور مین جائین اون تک جہان ظاہر گذر نہین ہے
پیام پہونچائین آپ اپنا نہو اگر نامہ بر نہین ہے
اثر بیان مین ہو آبرو کیا کہ درد ہے مین اثر نہین ہے
لگاؤ تہا جسکو دل لگے سے وہ دل نہین وہ جگر نہین ہے

مہربانی کیجئے یا ظلم مجہپر کیجئے ایسی کچی گولیان کہیلی نہین ہم پختہ کار	آپکی نزدیک ہو جو بات بہتر کیجئے یہ خیال خام اپنی دل سے باہر کیجئے

ایضاً

نگاہ ناز چرالنے سے ہو گیا ثابت	کہ پردہ دار تغافل ترے حیا بہی ہے
یہ غیر ہین کہ سدا تیرے کان بہرتے ہین	میری زبان سے کبہی تو نی کچہہ سنا بہی ہے
مری لپیٹ مین ڈر ہے نہ غیر آجائے	کہ بیشتر ستی قاتل مین سنگہندا بہی ہے
تمہاری دلکا شب وصل کم ہوا ہے غبار	یہ ٹکڑا ابر کا تان ٹرہکی کچہہ گہٹا بہی ہے
جمی کا فاتحہ خوانی سے رنگ پہولنگا	حنائی ہاتہہ مین قاتل کی خونبہا بہی ہے

ایضاً

اُنسے جا نبر ہو کوئی کیا ممکن | حضرت عشق ہین عجب کو لے

ایضاً

قہر پر گشتہ ابرو کی چیترہاتی ہین تری | دم شمشیر سے جو پہول جہڑا کرتا ہے

ایضاً

ہمسر تمہاری قامت موزون نہین ہوتا ہے | احمق ہے سرو باغ کہ قد کا دراز ہے

مخمس بر غزل نجم الدولہ دبیر الملک حضرت اسد اللہ خان غالب دہلوی مرحوم و مغفور

مہ سے اچہی وہ تجلی تہرے سے گال اچہا ہے | دانت تارون ہی شفق سے لب لال اچہا ہے

ماہ نو سے کہین ابرو کا ہلال اچہا ہے | حسن مہ گرچہ بہنگام کمال اچہا ہے

اوس سے میرا مہ خورشید جمال اچہا ہے

سنگدل کیسی ہین واللہ بتان گمراہ | انہین بیرحمی بیرحمی ہے خالق کی پناہ

دیکہنے مفت بری انکے عیاذاً باللہ | بوسہ دیتی نہین اور دلیہ ہے ہر لحظہ نگاہ

جی مین کہتی ہین کہ مفت آئی تو مال اچہا ہے

مین ہون مست مئی وحدت نہین رکہتا پروا | محتسب دل شکنی ترے یہ سب بیجا

نہین پابند خلائق دل وحشی اپنا | اور بازار سے لی آئی اگر ٹوٹ گیا

جام جم سے یہ مرا جام سفال اچہا ہے

مانگنے والونکو جز رنج کی کیا ملتا ہے | جو کہ تقدیر مین جسکے ہے لکہا ملتا ہے

گر قناعت ہو تو گہر بیٹہے خدا ملتا ہے | بی طلب دین تو مزا اسمین سوا ملتا ہے

وہ گدا جسکو نہو خوئی سوال اچہا ہے

ہجر مین شکل سحر گرچہ مرا رنگ ہے فق | یہ خبر اونکو ہو کسطرح کہ اسکو ہے قلق

تجھکو وہ آئین گے یان پہونچیگی چہرہ پہ شفق | اونکے دیکھے سے تو آجاتی ہے منہ پر رونق

وہ سمجھتے ہین کہ بیمار کا حال اچھا ہے

دیکھون اب اوسنی مرے حال پہ ہوکیسا فیض | شجر شمع سے کیا پائیگا پروانا فیض

سرو کا قمری پہ بلبل پہ ہو کیا گل کا فیض | دیکھئے پاتی ہین عشاق بتو سنی کیا فیض

اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

آہ بلبل نے کیا چاک گریبان گل کا | شمع کو سوزش پروانہ سے جلنا ہی پڑا

وحشت قیس نے لیلی کو دکھایا صحرا | ہم سخن تیشہ نے فرہاد کو شرین سے کیا

جسطرح کا کہ کسی مین ہو کمال اچھا ہے

وہ ہی عاشق ہے جو معشوق سراپا ہو جائے | خودنمائی نہو آئینہ اوسے کا ہو جائے

دل سی نقش دوئی اوٹھ جائی تو یکتا ہو جائے | قطرہ دریا مین جو ملجائی تو دریا ہو جائے

کام اچھا ہی وہ جسکا کہ مآل اچھا ہے

آبرو کوچۂ دلدار کے جو ہین ساکن | اونکو کونین سے مطلب نہین اوس کوچہ بن

نامناسب ہے کہ اظہار ہو راز باطن | ہمکو معلوم ہے جنت کے حقیقت لیکن

دل کی خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

نامہ

بلیون سی جو یکتا مثل جان ہو | خدایا وہ نمک خوار فلان ہو

در دولت پہ ہو اقبال حاضر | پریرویون کا جلسہ ہر زمان ہو

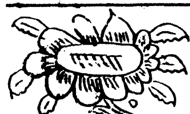
وہ در ہے مطلع خورشید تابان | جبین پر داغ سجدہ ہر زمان ہو

در دولت کا وہ پایہ ہو عالی | زمین اونچی ہو نیچا آسمان ہو

کوئی دربان اگر تلوار کھینچے ... سپرِ خورشید داغِ دل نہان ہو
عصائی موسوی دستِ تمنا ... یدِ بیضا صفت معجز کمان ہو
ہنی گر زرد روئی میرے حاجب ... تہیدستی عصائی زرفشان ہو
پتہ یوسف وشونکا دل مین لگ جائی ... اگر چاہِ زنخدان بے نشان ہو
جنون کی تیز دستی گر دکھاؤن ... ابہی دامانِ محشر دھجیان ہو
ہوئی ہم خاکِ در پامال ہو کر ... کرین کیا مہر گر نا مہربان ہو
ترے توسن کی ہے کاوی کا چکر ... زمین ہو یا محیطِ آسمان ہو
قدمبوسے نہین قسمت مین اپنی ... حنائی پاسے ہمدستی کہان ہو
خداوندِ جہان خلاّقِ عالم ... وہی ہے جان ہو یا جانِ جان ہو
مجھے کردار پر بھی رکھدی واعظ ... چمک کر قامتِ دلبر عیان ہو



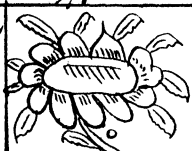
ادب کو آبرو اب طاق پر رکھہ
ثنائی پاک سے رطب اللسان ہو



وہ پایہ ہمنِ اہلِ جہان ہو ... وہ سایہ سرپرستِ خاکیان ہو
پرستان مین ہو یا ہندوستان مین ... خدا جانے مرے جان تم کہان ہو
لحد مین بہی تمنائین رہین گے ... مرا سر ہو تمہارا آستان ہو
تمہاری نور سے ہے نار پیدا ... وہ جل جائے جو تم سے بدگمان ہو
تلِ ابرو کا تہِ گیسو دکہا دو ... شبِ یلدا ہو یا زاغِ کمان ہو
نظر آجائی جب نقشہ تمہارا ... زبان پر نالی ہون لب پر فغان ہو
نگاہین تیر بل ہے ابروون پر ... لئی کیون پہرتے ہی تیر و کمان ہو

خدنگِ ناز کا مین ہون نشانہ
گریبان چاک خاک افشان پیرہن ہم
دکھائی گر دمِ تیغ اداکاٹ
دکھائی گر ہجومِ یاس پیری
رہون پریون کے جگھمٹ مین ہمیشہ
اگر مدحت سے وہ چین بر جبین ہون
دعا کو تری گلچھری اوڑا مین

رگِ جان پر میرے نشتر رواں ہو
ستم ہے یہ کہ تم دامن کشان ہو
ترحم کی نظر دار الامان ہو
پڑی ظلِ کرم دل نوجوان ہو
پڑی آنچل کا سایہ حرزِ جان ہو
مرا خطِ امانی کہکشان ہو
دعا کا ہاتھ دستِ زرفشان ہو



رہی سرسبز گلزار جوانی
دو بالا حسن تیرا ہر زمان ہو

سہرا بتقریبِ شادی خانہ آبادی صاحبزادہ محمد عبد العلیم خانصاحب

خلف الصدق جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر

فیروز جنگ سی آیس۔ آئی نائب الریاست و وائس پریزیڈنٹ محکمہ عالیہ کونسل

آج تیری رخِ پرنور پہ آکر سہرا
کہکشان بدہی تو ہے عقدِ ثریا طرا
میری نوشہ کا ہو حسن و چندان کیونکر
شش جہت مین ہی زبس دہوم جو اس شادی کی
حسنِ رخ سے تری پائی ہے نئی بات اسنی

بنگیا ہے شجرِ طور سراسر سہرا
مہر پُرنور ہے رخ ماہ منور سہرا
تار خورشید کا ہے سہرکی اوپر سہرا
گائی زہرہ بھی خوشی سے ہے فلک پر سہرا
دلکو ہر شخص کے کرتا ہے مسخر سہرا

ہمسر یکتا اسی خورشید سے اب دعویٰ ہے — رخ روشن سے ترے ہے یہہ نور سہرا
پہول کیونکر نہ بیلا مارے خوشی کے کہلجائین — سر پر آئی ہین ترے آج یہ بنکر سہرا
جب بنی میرا بنا خوب پہنکر پوشاک — قاف مین پریان نکیون گائین بنا کر سہرا
اسکو کہتے ہین خوشی کہتی ہین اسکو شادی — گایا جاتا ہے ترا شہر مین گہر گہر سہرا

فخر دوران ہے بلاشک خلفِ فخر الملک
آبرو جسکے لئے لایا ہے کہکر سہرا

گلشن دہر مین جبتک کہ رہین گل خندان — خوبیان جتنی ہین سبکا ہو ترے سر سہرا

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد یونس خان صاحب آرزو خلف صاحبزادہ محمد اسفندیار خان صاحب بہادر جرنیل لشکر ظفر پیکر بندگان حضور پرنور نواب صاحب بہادر دام اقبالہم

آرزو کی رخ روشن پہ جو آیا سہرا — چمکے تقدیر بنا ماہ دو ہفتا سہرا
حباسا ہے اسے ہر شخص شعاع خورشید — چاند سے رخ پہ ترے ہے جو سنہرا سہرا
چشم خورشید چکا چوند مین کیون ہے اسدم — رخ پر نور سے یہ کہتے اوٹھایا سہرا
چودہوین رات کا ہے چاند ترا رخ سہری — آفتاب فلک حسن ہے سر کا سہرا
کیون نہ بشاش ہو دل کیون نہ طبیعت شادان — آج سر پر ترے خالق نے دکھایا سہرا
آبرو یوسف ثانی ہے محمد یونس — کیون تصدق نہو مانند زلیخا سہرا

رسم تزویج مروج ہے الٰہی جبتک
باغ عشرت رہی سرسبز و معطر سہرا

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد عبد اللطیف خان خلف الصدق افتخار الامرا فخر الملک

جناب صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر فیروز جنگ سی ایس آئی ۔ نائب المریاست وو ایس پریذیڈنٹ

محکمۂ معتمدہ کونسل ابن حضرت نواب وزیر الدولہ بہادر جنت آرامگاہ

وہ روپ ہے ترے اس رزنگار سہرے پر
کہ مہر بھی ہے فدا ذرہ وار سہرے پر

بہار گاتی ہیں مرغان گلستان کیا کیا
یہہ کس کے رخ کی ہے چھائے بہار سہرے پر

دلوں کے عقدے کہلے ہیں کہ ہیں یہ پھول کھلے
یہ عکس رخ ہے کہ رنگ بہار سہرے پر

جو پیاری پیاری ہے صورت تو گورا گورا ہے رنگ
پیار آئی کیوں نہ بار بار سہرے پر

جو وہ بہار چمن ہے تو یہہ ہے خندۂ گل
ہی جان رخ یہ فدا دل نثار سہرے پر

گلی کا ہار بصد دل بہار عشرت ہے
ہزار جان سے فدا ہے ہزار سہرے پر

جو سہرے باندھی ہے عبد اللطیف خان نوشہ
خوشی کو ناز سے ہے افتخار سہرے پر

زہے ملاحت عارض زہی صباحت حسن
خوش النصیب ہے طرفہ بہار سہرے پر

کیا ہی ابر بہاری نے آمد وچہڑکاؤ
اب اوڑ کے آئیگا کیونکر غبار سہرے پر

سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد بشیر علے خان صاحب شمر خلف

الصدق جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم خانصاحب شرف مرحوم شاگرد مصنف

سر پر اوس مہر تجلی کی جو باندھا سہرا
بنگیا نور سے رشک ید بیضا سہرا

ایک تو پہلے ہی رکہتا تہا جواہر کی چمک
اور ہی عارض پر نور سے چمکا سہرا

تو وہ ہی رشک قمر تری لیی زیبا ہی
تارۂ خورشید کا طرہ ہو ثریا سہرا

مہر تابان ہے ترا رخ مہ کامل ہے جبین
شام گیسوئی سیہ نور کا تڑکا سہرا

ہوئی سر شب مین تو ہی سرخی رخ رنگ شفق
طرہ ہے نجم سحر نور کا بگا سہرا

گوری گوری تری عارض مین رسیلی آنکھیں
پیاری پیاری ترے صورت ہے پیارا سہرا

آب و تاب اسکے تری حسن سے بڑہی ہی حسین
لہرین لیتا ہی پڑا صورت دریا سہرا

شب نے تری لئے انجم سے بنائی بدّ ہے
روز نے نور سحر لیکے بنایا سہرا



جشن شادی یہ مبارک ہو تجہے شبیر علی
ابر و لی تری خاطر یہ بنایا سہرا



سہرا بتقریب شادی کتخدائی صاحبزادہ محمد الیاس خان صاحب خلف صاحبزادہ حافظ محمد اسحاق خانصاحب بہادر ابن یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر

آیا جس وقت میری نوشہ کے رخ پر سہرا
بنگیا مطلع انوار سراسر سہرا

رشک خورشید ترا روئی منور ہے یہی
پرتو رخ سے نہ کیون ہو مہ انور سہرا

ہون بہار رخ نوشہ یہ کہ سہرے پہ نثار
اوس سے یہ بڑہکی ہے اور اس سی بڑہکر سہرا

کیون چکاچوند نہو چشم تماشائی کو
کہ چمک مین نہین کچہہ برق سے کمتر سہرا

بڑہ کی جو حسن مین ہے اہل جہان سے نوشہ
سب کے سہرون سے نہ کیون ہو ترا بہتر سہرا

آگیا اور بہی جوبن تری رخ پر سنبرے
ہی گر آئینۂ حسن کا جوہر سہرا

نظرِ بد کی حفاظت کی لئے لازم ہے
کہئے کسطرح سے آویزشِ بیجا اسکو
چمنِ دہر میں سرسبز رہے تو الیاس

سورۂ نور پڑھو دیکھکے انورِ سہرا
کہ بلائیں ترے لیتا ہے یہ جھک کر سہرا
سایۂ عمرِ خضر کا ہو ترے سر سہرا

ہو مبارک تجھے یہ جشن یہ شادی نوشہ
آبرو تیرے لئے لایا ہے گہر سہرا

سہرا بتقریب شادی ختم کلام ربانی برخوردار نور الابصار سعادت مشتملے

محمد اشرف علے عرف سید جان فرزند مصنف

صاف گر جائی کا خورشید کے سر کا سہرا
کہدو مالن سے اگر گوندھتی ہے سہرے کو
اہلِ محفل کی نگاہیں جو پڑیں سہری پر
فرطِ شادی سے یہ پھولا کہ ہوا رشکِ چمن
شادی ہر روز مبارک ہو تجھے سید جان
تیرے ماں باپ کا ٹھنڈا ہو کلیجہ دلشاد

رخ نوشاہ سے جو تفت کہ سر کا سہرا
کالی ہی جائی میری رشکِ قمر کا سہرا
طرۂ اور اوسپہ ہوا تارِ نظر کا سہرا
سر پہ نوشہ کے جو آیا گلِ تر کا سہرا
حق کرے تجھپہ مبارک ترے سر کا سہرا
سر رہے ترے سبھی فتح و ظفر کا سہرا

اپنی بیگانی کہیں اسکو نہ کیوں سن سنکر
آبرو خوب کھا لختِ جگر کا سہرا

سہرا بتقریب شادی کتخدائی خانصاحب محمد عبدالقادر خان خلف محمد امان خان صاحب لشکر ساگر

واہ کیا رخ پہ ہی نوشہ کی سہانا سہرا
صبح گھڑی دیکھکے سہرے کو جو لائے مالن

ہو مبارک یہ سدا یارِ خدایا سہرا
دھوم محفل میں مچی دیکھو وہ آیا سہرا

آئی پھولوں سے ہے بو باس جو پہنے بہنئے
جلنے رنگ کا جب عکس پڑا نوشہ کے
پھول سب رنگ کی تو گوندہنا اسمین ہالن
نظر آنے لگا خورشید کا جلوہ سب کو
ٹکٹکی کیون نہ بندے دیکھنے والونکی بھلا
شادی ہم ہو مبارک تجھے عبد القادر

کس گل اندام سنیار نے یہ گوندہا سہرا
نظر آنے لگا آنکھوں مین سنہرا سہرا
ایسے البیلے کو زیبا ہے چھبیلا سہرا
اپنی چہرہ سے جو نوشہ نے اوٹھایا سہرا
ایک عالم سے نرالا ہے انوکھا سہرا
سر پہ بنت نت ہو ترے ظل ہما کا سہرا

آبرو کیون دل عالم کو نہ تسخیر کرے
نقش محبوب کا بخدا رکھتا ہے نقشا سہرا

قطعہ

وہ خالہائے رخ سے دل چھین کر ہمارا
کیا بر محل مثل ہے ای آبرو یہ بیشک

اب ایسے ہو گئے ہین کچھ میل ہے نہ بن کا
گویا کہ ان تو مین اب تیل ہے نہ ہین ہے

رباعی

کوئی تو نجوم پر ہے نازان بیجد
رمال کوئے ہے کوئے جفر

فاخر کوئے پان ہے باحساب ابجد
ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

قطعۂ تاریخ ترتیب مثنوی حافظ سید محمد حسین صاحب بسمل

خیر آبادی وکیل سرکار ٹونک حاضر باش محکمہ رزیڈنسی راجستان

واہ کیا مثنوی ہے ہوش ربا
فکر تاریخ آبرو گر ہے

اچھے مضمون ہین اور زبان اچھی
ہی یہ کہدو بہار باغ دلی

۱۲ ۹۴

الحمدللہ کہ یہ دیوان بلاغت عنوان بے مثال مسمی بہ خیابان خیال تصنیف شاعر فصاحت بیان شستہ زبان ہمزبان ناصر علیے سو کے منشی حکیم سید محمد اصغر علیے آبرو خلف الصدق زبدۃ الفضلا قدوۃ الحکما حکیم سید محمد انور علیے صاحب مصطفی آبادی کے ۱۳۰۰ھ

دستخط بلی ربط بدیع عنوان ہیچکارہ زمان حافظ محمد عزیز الرحمن خان اختتام کو پہنچا

قطعۂ تاریخ آغاز طبع دیوان من نتائج افکار گہر بار شاعر مستند جناب نواب محمد سلیمان خانصاحب اسد لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبوع کلام آبرو شد ۔ دارد اسلوب مذاق صائب

تاریخ چنین طلسم آن ۔ گفتیم عجائب و غرائب

قطعۂ تاریخ اختتام طبع دیوان از حضرت اسد لکھنوی ۱۳۰۰ھ

شدہ طبع بسکہ درین زمان چو کلام شاعر خوش بیان ۔ ہمہ پاک صاف زعیبہا بنظر گذشتہ نہ این چنین

چہ فصاحتی چہ بلاغتی چہ مذاق شعر و چہ بندشی ۔ پی سال طبع اسد بگو شدہ آبروی سخن آئینہ

قطعۂ تاریخ طبعزاد جناب صاحبزادۂ محمد شیر علیخانصاحب تشنہ خلف الصدق جناب صاحبزادۂ محمد عبدالرحیم خانصاحب شرف تلمیذ حضرت مصنف ۱۳۰۰ھ

اوستاد کا وہ طبع ہوا انتخاب اب ۔ تہی مدتوں سے جسکی ہر اہل سخن کو چاہ

مجہسے کہا یہ ہاتف غیبی نے بہر سال ۔ کہدو تم ای تشنہ سخن بیمثال واہ

قطعۂ تاریخ طبعزاد سید محمد ناظر حسین صاحب ناظر سکندرآبادی شاگرد رشید حضرت مصنف ۱۳۰۵ھ

چو دیوان اوستاد من طبع شد ۔ بصد شوکت و زینت دلفریب

کہ ہر شعر او ناظر از نکتہ دان ۔ دل از دست برد ست و از دل شکیب

بگفت از سر دانش از من سروش ۔ پی سال او مطلع علم غیب

۱۳۰۵ھ

ایضاً

چھپا اوستاد کا دیوان جو ناظر ‖ کہی سب نے بعجلت اوسکی تاریخ
دل بہزاد کہو کر مینے لکھے ‖ نگارستان الفت اوسکی تاریخ

ایضاً

چھپا حضرت آبرو کا کلام ‖ کہ اہل سخن جسکا بھرتے ہین دم
کہا عیسوی سال ناظر نے یون ‖ دُرِ بی بہار شاخ باغ ارم

قطعہ تاریخ موزون کردہ محمد ابراہیم خان تخلص عزیز شاگرد حضرت خسرد

فضلِ خدا سے رمزیہ دیوان ہوا جو طبع ‖ غمگین ہوئی حسود تو شاد ان ہوئے حبیب
لکھہ سیف خامہ سی مرا اندا کو کا شکر ‖ دیوان سخن کا پھول تو اوستاد عندلیب
۶۱۸ ۸۸

ایضاً

کلام آبرو مرغوب دل ہست ‖ فراہم گشت رمز این بی بہا گنج
پی تاریخ دیوان گفت ہاتف ‖ ز ہجرت یکہزار و سہ صد و پنج

ایضاً

دیوانِ آبرو چو شد طبع بہر سال ‖ طبع رسا بقطعہ تاریخ گشت مست
ہاتف بہ دل ز رمز پئے سال زد ندا ‖ تاریخ طبع این چمن بینظیر ہست

قطعہ تاریخ رقمزدہ صاحبزادہ محمد حمید اللہ خان صاحب وفا۔
برادرزادہ جناب ضبط شاگرد حضرت مصنف

جب چھپا دیوانِ اوستاد زمن ‖ دل ہوا یون زمزمہ سنج بیان
قرۃ یہ مین کا شکر لکھدو یہ سال ‖ ہی وفا بیشک یہ مرغوب جہان
١٣٠٥ھ

ایضاً

کیا تو فا منتخب چھپا واللہ	جو کہ مجموعہ ہے بلاغت کا
فرق بر بین کو دور کر کی کہو	ہی جہان گلستان فصاحت کا

قطعۂ تاریخ من نتائج افکار گہر بار مولوی عبدالحلیم خان صاحب تخلص سحر

آبرو آنکہ نام عالے او	سید اصغر علی زبان زد دہر
چون بحسن طبع و صحت تام	طبع دیوان شدش بمطبع شہر
سال تاریخ علیسوے ہجرے	بدو مصرع نمود سحر عصر
آبروئی سخن سے ہے بخشد	سخن آبروی زبدۂ عصر

سہرا بتقریب شادی دیگر حکیم مولوی منشی سید محمد اصغر علی صاحب آبرو طبعزاد صاحبزادہ احمد سعید خان صاحب تخلص عاشق خلف اکبر صاحبزادہ محمد سعید خان سعید

سر نوشاہ پہ بندہا سہرا	جامہ زیبی سے کیا کہلا سہرا
سب یہ کہتے ہیں سید اصغر علی	ہو مبارک تجھے ترا سہرا
پہلا سہرا بندہا تھا اچھی گھڑی	کہ بندہا آج دوسرا سہرا
کہہ رہے ہین یہ سب تماشائی	رخ نوشہ سے اب اوٹھا سہرا
رہی آپس مین الفت و اخلاص	کرتا جھک جھک کے ہے دعا سہرا
آملا تجھسے ایک مدت مین	تیرا سہرا ہے باوفا سہرا

یہ خدا سے دعا ہی عاشق کی

که مہکتا رہے سدا سہرا

مبارک باد

بیاہ یہ دوسرا مبارک ہو — اک نیا دلربا مبارک ہو

اسم سنین کہہ رہے ہین دلہن ہے — تجھے یہ مہ لقا مبارک ہو

تم بھی استاد سید اصغر علے — سچ تو یہ ہے کہ کیا مبارک ہو

تمنے دلہن کی کہولدی ہے قسمت — جب یہ سب نے کہا مبارک ہو

یار دل شاد ہون عدو پامال — تیرے عاشق دعا مبارک ہو

رنگ

الہی آج یہ کیا چھا گیا رنگ — ہے شاید شادی استاد کا رنگ

کوئے افشان گلابی ہے کوئی یہان — جسے دیکھو تو دیکھو گی نیا رنگ

لب معشوق مین بہی اب نہین ہے — تیری شادی مین کچھ اتنا اڑا رنگ

مذاق اکہتے ہین نوشہ سے ہمدم — کرو خوشیان کہ یہہ ہے دوسرا رنگ

کرو تسلیم عاشق تم سے استاد — یہہ کہتی ہین کہ اچھا تو کہا رنگ

بنے دولہا جو سید اصغر علی — دہوم شادی کی ہوگئی گہر گہر

کوئی سہرا کوئے مبارکباد — لکھکے لایا کہ خوش ہون سب پڑھکر

مین کہ ایک خوشہ چین ادنےٰ تہا — مجھہ مین کچھ تھے نہ تہا کوئی جوہر

آخر الامر فکر سال ہوئے — اسمین بہی ناتمام تہا احقر

جیسے کچھ ہو سکے ابہی کہدے — یہ بری ہو اگر تو مین ہون بشر

شعر آخر کا مصرعۂ ثانی	سال شادی بتاتا ہے یکسر
سن کو گر پوچھے تو ابھی کہدو	اہل اخلاص شادی دیگر

تقریظ پیچیدہ کلک جواہر سلک منشی ناظر حسین صاحب ناظر ساکن سکندرآباد ضلع بلندشہر ملازم سرکار ابد قرار ٹونک شاگرد رشید حضرت مصنف

مطبوع دل اہل جہان ہے یہ کلام	ہین حور و پری اسکے مضامین تمام
ہر شعر نے پایا ہے سراپا موزون	ہر مصرعہ برجستہ ہے اسکا گلفام

اللہ اللہ یہہ دیوان ہے یا مرقعۂ تصاویر نکتہ رانی + اشعار آبدار ہین یا گوہر دریائے معانی + ہر غزل عاشق مزاجونکے حسب حال + ہر بیت مثل بیت ابرو بیمثال + ہر فقرہ چلبلی معشوق سے سوا + ہر مصرعہ موزونیت مین قد رعنا سے بڑھا + جسجگہ معاملہ بندی کے ہے + اوس عالم کی بعینہ تصویر کھینچدی ہے + جہان کہین مضمون عالی کا خیال آیا ہے زمین شعر کو آسمان ہفتم کر دکھایا ہے + طرز بیان کا انداز سب سے جدا روزمرہ صاف ستھرا منجھا ہوا + الفاظ کی نشست ایک دوسرے کا پہلو دبائے ہوئے محاورات کی صفائی عذار معشوقہ کا رنگ ڈھنگ اوڑائی ہوئے + ردیف و قافیہ عاشق و معشوق کیطرح باہم دست و گریبان چشمک و تبسم ابتدائے مطلع غزل سے مثل عدم بے نام و نشان + ادابندی کا انداز نرالا شکایت کی بوچھار رکنا بول بالا + باہم کے گلے کا ڈھنگ ہی جدا ہے اظہار رشک عدو کا نیا پہلو نکالا ہے + حق تو یہہ ہے کہ شاعری اسیکا نام ہے اور سخنگوئی حضرت آبرو ہی کا کام ہے + انکے اوصاف حمیدہ کی چارسو دہوم ہے + ذات مبارک مجمع العلوم ہے چنانچہ فیض تحریر کشاف اسرار خفی و جلی ہے + اسم گرامی مولوی منشی سید اصغر علی ہے + علم فارسی مین بیمثال ہین

نظم ونثر مین یکتا ہے جہان مین نستعلیق لکہنے کو جب قلم کو اوٹہاتے ہین اسم یوسف کو
یوسف ثانی کردکہاتے ہین انکو سب منصف مزاج مانتے ہین حسد گو بظاہر نہ مانین مگر دلمین جانتے ہین
انکی تعلیم وتفہیم سی اکثر شاعر ہو گئے جنکو کچھ بھی سلیقہ نتہا وہ ماہر ہو گئے انکا ہر طفل دبستان
اوستاد زمان ہے سچ تو یہہ ہے ایسا اوستاد کہان ہے اور انکی تصنیف وتالیف سے اکثر کتابین اردو وفارسی
نظم ونثر مثل - مثلث ادراک - باغ افکار - خلاصۃ الاخبار فی ذکر الاخیار - معوذات فی تشریح
التعویذات - خلاصۃ البیان ١٢٩٦ھ - فتح ذکر الاعیان ١٣٠٥ھ - کارآمد طلبہ - کلید امید - گنجینۂ نصیحت
جوہر آبرو - قصہ نامہ - انشاء صغیر - وغیرہم مکمل ومرتب ہین انشاء اللہ العزیز عنقریب طبع ہوکر
شائقین کی نظر منہر سرور سے گذرینگے اس کلام فصاحت انضمام کو مشت نمونہ از خروارے
تصور فرمائین اور مصنف صاحب کے عمر شریف اس قطعۂ تاریخ سے معلوم ہوسکتی ہی

ے شوق من حکیم وہم سید + یافت فرزند مثل در نجف + ہاتفی گفت ازپی تاریخ +
کہ بگو آفتاب برج شرف +

مصنف صاحب ممدوح المدح علاوہ جمیع کمالات کے عالی خاندان ذی
شریف النسب سردار جہان ہین اپکی والد ماجد زبدۃ الحکماء قدوۃ الفضلا مولانا حکیم سید
محمد انور علی صاحب مرحوم مغفور فن طبابت مین مشہور نزدیک ودور رہتی بعہد جناب نواب
امیر الدولہ بہادر شمشیر جنگ اپنی وطن دار الریاست مصطفی آباد عرف رامپور سے یہان تشریف
لائے او معالج خاص حضور مدح الصدر رہے اور جناب نواب وزیر الدولہ بہادر نصرت جنگ
مرحوم ومغفور نے بشرف اوستادی خود معزز فرمایا اور تاحیات خود روز بروز ترقی مراتب کا
خیال رکہا شاگردون مین حکیم مولوی عبد الاعلی صاحب حکیم مولوی عبد الغفار خان صاحب
مرحوم برادر قاضی مولوی عبد الکریم خانصاحب مغفور وغیرہم بڑے نامی گرامی طبیب ومولوی
ریاست ہذا مین ہوئے ہین اور انکی اکثر شاگرد رامپور مین بھی ہین اور حکیم صاحب موصوف نے

سنہ ۱۲۷۳ ہجری میں بعہد جناب نصیر الدولہ بہادر اس جہان فانی سے بملک جاودانی رحلت فرمائی چنانچہ قطعہ تاریخ رحلت یہ ہے

حکیمے کہ انور علی بود نامش	روانش روان جانب لامکان شد
بتاریخ سالش سر آئید ہاتف	مسیح الزمانے بجنت روان شد ۱۲۷۳ھ

واضح ہو کہ جناب حضرت آبرو کو تلمذ مطلع دیوان نجابت مقطع قصیدہ نقابت مخمس کتاب فصاحت مسدس بیاض بلاغت فارس مضمار ریختہ دانی شناور بحر خوش بیانی غالب شاعران سر دفتر نکتہ سنجان شیر بیشہ سخنوری گوہر دریائے ہنر پروری سلیمان سیرت سلمان طبیعت محاورہ دان اردو صاحب زبان لکھنو سرآمد شعرائے سرہند خرد جناب نواب محمد سلیمان خان بہادر اسد خلف الصدق نواب محمد موسی خان بہادر مرحوم ابن نواب محبت خان بہادر مغفور شہباز جنگ خلف الرشید کرم الدولہ حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ نور اللہ مرقدہ سے ہے اور وہ شاگرد رشید جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علی خان بہادر بہادر جنگ اسیر مرحوم کی ہیں اور جناب منشی صاحب مغفور کہ زمانہ حال میں انکو پیغمبر سخن کہا بلکہ خلاق سخن کہنا روا ہے تلامذہ جناب غلام ہمدانی مصحفی مبرور سے تھے سلمہ اللہ تعالی مصنف صاحب کو

سلامت رکھے

تقریظ ہمہ تاریخ افکار خاکسار سراپا انکسار محمد ابراہیم خان المتخلص بہ خرم تاریخی اصغر خلف الصدق منشی محمد خان نیٹو ڈاکٹر داروغہ سائر امیر گنج شاگرد جناب خسرو ۱۲۹۱

بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا سرور اصفیا احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خاکپائے شعرا نازک خیال محمد ابراہیم خان کمترین ذرہ مثال بخدمت ناظرین باتمکین عرض پرداز ہے کہ جو رنگ ڈھنگ اس دیوان جادو بیان یعنی سحر حلال مسمی خیابان خیال معروف بہ منتخب آبرو تصنیف جناب افضل الفضلا زبدۃ العلما جوہر عرض سخندانی گوہر درج ہمہ دانی مقبول حضرت ظل سبحانی

مظہر خفی وجلی مولوی سید محمد اصغر علی صاحب آبرو کا ہے بخدا یہہ حسن بیان وترکیب بندش ولطف
مضامین کسی پایا۔ اگرچہ صدہا دیوان شعرا اور دہلی کے نظر سے گذری مگر ایسے مضامین کبھی
نہ سنے۔ ماشاءاللہ دیوان کیا ہی فتنۂ محشر چشم بد دور عاشق مزاجونکا کھلونا ہے گلگونہ
مضامین ہے ہر غزل کا رنگ دونا نکھر آیا ہے رشک سے گل چمن پانی پانی ہوا ہے مطلع
ہر شعر انتخاب عجیب مضامین کا آئینہ چمکایا ہی کہ ہر ایک سخن انگشت بدندان رہ گیا
طرفہ رنگ ہے اردو کلام کا عجب ڈھنگ ہی میرا بیان بلا غلو ہے دیکھنے سے
قواعد عربی وفارسی میں کیا آئی زبان محاورہ اردو میں مشتہر جہان میں انکی تصانیف [illegible]
عام ہیں جنکے یہہ نام ہیں تثلیث ادراک - بلوغ الافکار - خلاصۃ الاخبار فی ذکر الاخیار گوہر نایاب در بندگی
نایاب گنجینۂ نصیحت - معوذات فی تشریح التعویذات کلید امید - کارآمد طلبہ - انشائی جعفری
وامد نامہ - [illegible] فی ذکر الاعیان - یہہ عجیب وغریب کتاب ہے اسمین کل حال ریاست
دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک کا انتخاب ہے حق تو یہہ ہے کہ مصنف صاحب نے دریا کوزہ مین بند کیا
ابتدائی ریاست سے آجتک کی صورت حال کا آئینہ بنایا ہی علاوہ ان کتب مندرجہ کے اور بھی کتابین
آپکے تصنیف مین اگرچہ اس کم استعداد کا تقریظ لکھنا گویا چھوٹا منہہ بڑی بات ہے مگر بمصداق
مصرعہ نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا + مصنف صاحب کا اس شہر پر کیا موقوف
دور دور شہرہ ہی لہذا یہہ خاکسار اس تحریر تقریظ کو کلمہ دعا پر ختم کرتا ہی حضرت استاد
صاحب کے حق مین دعائے خیر وعافیت دارین مانگتا ہی مصرعہ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

تمت بالخیر

۸۹۱۶۳۱۶

نسخی حکیم سید محمد اصغر علی صاحب آبرو

دیباچہ منتخب آبرو

۱۱ مع ۲ / ۱۱ ۱۵ فآلوا

۱۱ کے نمبر سال اول عا ۱۵۰

۱۲ سن سال اول عا ۱۸

۲ / ۱ سال اول ۵۵

۲۶ / ۱ سال سوم عا ۶۸

۱ سال سوم

۱۰ / ۱ سال

۱۲ / ۱